Aawami News
Urdu Daily Ranchi-Kolkata-Patna
Website : www.live7tv.com
Group Editor : **Aziz Burney**
अवामी न्यूज़
روزنامہ عوامی نیوز
کوئی بھی مشورہ یا شکایت کیلئے رابطہ کریں
directoraawaminews@gmail.com
بے باک صحافت کا علمبردار
₹5/- only
کوئی بھی خبر، تصویر، اطلاع، اعلان ہمیں اس واٹس ایپ نمبر پر ارسال کریں
9102122786
شادی، سالگرہ اور بچوں کی سالگرہ کی تصویر ہمیں Email کریں

Titas® FOOTWEAR

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ روپے کے بغیر کوئی چیز کام نہ دے گی۔
(مجمع الزوائد ۴:/۶۵)

کلکتہ ● منگل، ۱۱/ اگست ۲۰۲۶ء ● بمطابق ۲۷ صفر المظفر ۱۴۴۸ھ ● E-mail- News: aawaminewskolkata@gmail.com, Advt : kolkataadvt@gmail.com, Ph. 033-46034477 / 40651166, Fax : 033-4062-8332 ● RNI No. WBURD/2014/56804 ● Tuesday, 11th August 2026 ● KOLKATA ● جلد:13 ● شمارہ:215 ● Pages-08

کولکاتا میں وزیر اعلیٰ شوبھیند وادھیکاری کی قیادت میں ترنگا یاترا، حب الوطنی اور قومی اتحاد کا پیغام

کولکاتا 10 اگست (نور عالم): یومِ آزادی کی تقریبات سے قبل کولکاتا میں پیر کے روز قومی جوش و جذبے سے سرشار ایک عظیم الشان ترنگا یاترا نکالی گئی، جس کی قیادت وزیر اعلیٰ سُوبیندو ادھیکاری نے کی۔ ''ہر گھر ترنگا'' مہم کے تحت منعقد اس مارچ میں بی جے پی کارکنان، حامیوں، سماجی شخصیات، طلبہ، خواتین اور عام شہریوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ شہر کی اہم سڑکیں ترنگے کے رنگوں سے مزین نظر آئیں اور شرکاء نے ہاتھوں میں قومی پرچم تھام کر حب الوطنی، قومی اتحاد اور ملک کے تئیں اپنی وابستگی کا اظہار کیا۔ یاترا کا آغاز نیتا جی سبھاش چندر بوس کے مجسمے کے قریب سے ہوا اور یہ برلا پلانیٹوریم کے گیٹ نمبر 7 تک پہنچی۔ راستے بھر ''بھارت ماتا کی جے''، ''وندے ماترم'' اور ''ہر گھر ترنگا'' کے نعروں سے فضا گونجتی رہی۔ اسکول کے بچوں کی شرکت نے اس پروگرام کو خاص طور پر پر جوش اور علامتی بنا دیا، جہاں نئی نسل کو قومی پرچم کی عزت، آزادی کی قربانیوں اور آئینی ذمہ داریوں سے روشناس کرانے کی کوشش کی گئی۔ بڑی تعداد میں لوگوں کی شرکت کے پیش نظر کولکاتا پولیس اور انتظامیہ کی جانب سے وسطی کولکاتا کے مختلف علاقوں میں خصوصی ٹریفک اور سکیورٹی انتظامات کیے گئے۔ مارچ پرامن ماحول میں اختتام پذیر ہوا، جسے منتظمین نے عوامی شمولیت اور قومی شعور کا مثبت مظاہرہ قرار دیا۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ سُوبیندو ادھیکاری نے کہا کہ ''ہر گھر ترنگا'' صرف ایک مہم نہیں بلکہ شہریوں اور قومی پرچم کے درمیان جذباتی، ثقافتی اور آئینی رشتے کو مضبوط کرنے کی ایک کوشش ہے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ یومِ آزادی کے موقع پر اپنے گھروں، دکانوں اور اداروں پر ترنگا لہرائیں اور آزادی کے مجاہدین کی قربانیوں کو یاد رکھیں۔ انہوں نے نوجوانوں سے خاص طور پر کہا کہ وہ ملک کی ترقی، سماجی ہم آہنگی اور قومی سالمیت کے لیے مثبت کردار ادا کریں۔ قابلِ ذکر ہے کہ اس سے قبل بھوانی پور میں بھی وزیر اعلیٰ نے ''ہر گھر ترنگا'' مہم کا آغاز کرتے ہوئے عوامی شمولیت، قومی فخر اور اجتماعی ذمہ داری کے

(باقی صفحہ 5 پر)

مدھیہ پردیش: راج گڑھ میں سیلابی پانی میں بہہ گئی کار، 4 بچوں سمیت 9 افراد لاپتہ

اندور، 10 راگست: مدھیہ پردیش میں مسلسل ہو رہی بارش کے باعث معمولات زندگی درہم برہم ہو گئے ہیں۔ راج گڑھ ضلع میں اتوار کی رات سے جاری بارش کے سبب کئی علاقوں میں سیلاب کی صورتحال پیدا ہو گئی ہے۔ ضلع کے کئی قصبے اور شہر زیر آب آ گئے ہیں۔ سارنگپور بلاک کے پڑانا میں اتوار کی رات ایک خاندان ایکو کار میں سوار ہو کر نئے بائی پاس کے راستے دیواس ضلع کے ستواس سے سارنگپور کے کڑلا ودجا رہا تھا۔ اس دوران بائی پاس پر بنے پل پر بارش کا پانی جمع تھا۔ باہر سے آئے ہوئے ڈرائیور کو پانی کی گہرائی اور پل کی صورتحال کا اندازہ نہیں ہو سکا۔ کار جیسے ہی پانی میں اتری، بے قابو ہو کر بہہ گئی۔ کار میں سوار 11 افراد میں سے 2 کسی طرح باہر نکل آئے جبکہ 4 بچوں سمیت 9 افراد اور کار کا اب تک کچھ پتہ نہیں چل سکا ہے۔ گاؤں والوں نے بتایا کہ بائی پاس کے پل پر پانی جمع تھا۔ اس دوران وہاں موجود لوگوں نے کار ڈرائیور کو پل کی جانب جانے سے روکنے کی کوشش کی لیکن وہ نہیں مانا اور گاڑی کو آگے لے گیا۔ اس کے بعد پانی کے تیز بہاؤ میں ایکو کار بہہ گئی۔ فی الحال موقع پر ریسکیو ٹیم، پولیس اور انتظامیہ کی ٹیمیں موجود ہیں۔ لاپتہ افراد کی تلاش کے لیے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔

واقعے کی اطلاع ملنے کے بعد ایس ڈی ایم، ایس ڈی او پی، تھانہ انچارج سارنگ پور سمیت پولیس انتظامیہ کی ٹیمیں موقع پر پہنچ گئیں۔ ریسکیو ٹیم نے تلاش شروع کر دی ہے۔ کرین کی مدد سے پانی میں کار اور لاپتہ افراد کی تلاش کی جا رہی ہے۔ موقع پر بڑی تعداد میں گاؤں والے جمع ہیں۔ حادثے کے وقت کار میں مجموعی طور پر 11 افراد سوار تھے۔ ان میں 3 مرد، 4 خواتین اور 4 بچے شامل تھے۔ فی الحال کار اور لاپتہ افراد کی تلاش جاری ہے۔ قابل ذکر ہے کہ بارش اور آبی جماؤ کے باعث بھوپال سمیت کئی اضلاع میں انتظامیہ نے تمام اسکولوں کو بند کر دیا ہے۔

یوکرین کا روس پر مہلک ڈرون حملہ! سیاہ دھواں آسمان پر چھا گیا، خوف و ہراس پھیل گیا

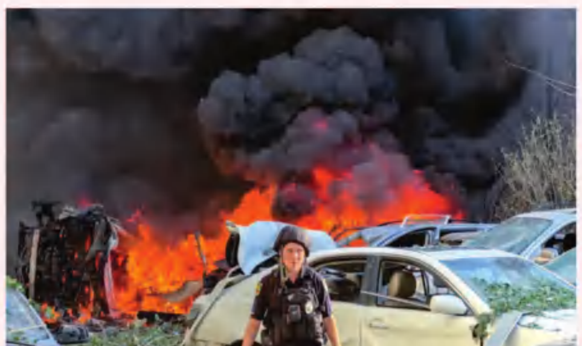

10 راگست: مغربی ایشیا میں جنگ کے شعلے اب بھی جل رہے ہیں۔ روس یوکرین جنگ چار سال بعد بھی جاری ہے۔ اس بار یوکرین نے روس پر جان لیوا حملہ کیا۔ یہ کیف کے اب تک کے سب سے مہلک حملوں میں سے ایک سمجھا جاتا ہے۔ اس حملے میں کم از کم 13 افراد ہلاک ہوئے تھے۔ 75 زخمی ہوئے۔ ان میں سے 21 کو اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ دریں اثناء روسی وزارت دفاع نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے یوکرین کے 456 ڈرون مار گرائے ہیں۔ مرنے والوں میں ایک بچہ بھی شامل ہے۔ وسطی روس میں تاتارستان کے ایک صنعتی شہر نزہنکامسک میں ایک

(باقی صفحہ 5 پر)

'بجرنگ دل اور وی ایچ پی کے غنڈے جس طرح طالبات سے معافی منگوا رہے ہیں، وہ غلط ہے'، بہار میں بربریت پر پپو یادو کا تبصرہ

پٹنہ، 10 راگست: دہلی کی طرف بہار میں بھی تعلیمی نظام کے خلاف آواز بلند کرنے والے طلبا و طالبات پر ظلم و بربریت کا معاملہ سامنے آیا تھا، جس سے متعلق آج ایک اہم پریس کانفرنس کانگریس کے ذریعہ منعقد کی گئی۔ اس پریس کانفرنس میں

(باقی صفحہ 5 پر)

کابل اور شام سے آگے ساحل 'عالمی جہاد' کا مرکز ہے، وسطی افریقہ قذافی کی موت کی قیمت چکا رہا ہے

10 راگست: پورا افریقہ ابھی تک اس دھماکے کی تپش میں جل رہا ہے جو نیٹو نے 2011 میں لیبیا میں کیا تھا۔ کابل اور شام کبھی عالمی دہشت گردی کا مرکز تھے۔ تاہم، وقت کے ساتھ، دہشت گردی کا وہ مرکز بدل گیا ہے۔ آئی ایس آئی ایس سے القاعدہ تک، وسطی افریقہ کا ساحل علاقہ اب دہشت گردی کے گھناؤنے سیاہ چہروں کے لیے کھلا اسٹیج بن چکا ہے۔ اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق افریقہ کا یہ خطہ گزشتہ تین سالوں سے دہشت گردی میں سرفہرست ہے۔ 2024 میں، دنیا بھر میں دہشت گردی کے حملوں میں 7,555 افراد ہلاک ہوئے، جن میں سے نصف سے زیادہ صرف ساحل میں ہلاک ہوئے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جب پوری دنیا ٹیکنالوجی اور ترقی میں مسابقت کر رہی ہے تو افریقہ دھیرے دھیرے اندھیرے، خون اور موت کی طرف کیوں داخل ہونے لگا ہے؟ اطلاعات کا کہنا ہے کہ ساحل کے اس خوفناک نتائج کا پوشیدہ دھاگہ لیبیا میں قذافی کے زوال سے جڑا ہوا ہے۔

وسطی افریقہ کا ساحل کا یہ علاقہ صحارا کے جنوبی بحر اوقیانوس سے بحیرہ احمر تک پھیلا ہوا ہے۔ موریطانیہ، مالی، برکینا فاسو، نائجر، چاڈ، سوڈان اور نائیجیریا کا شمالی حصہ، جو 5000 مربع کلومیٹر کے رقبے پر محیط ہے، اس خطے میں آتا ہے۔ آج، ان علاقوں کو خطرناک سمجھا جاتا ہے، لیکن یہ ایک چھوٹی سی بات ہے۔ اندھیروں میں ڈوبے ہوئے ان ممالک میں خونریزی، موت اور مظالم عام ہیں۔ یہ وسیع خطہ اس وقت عالمی دہشت گردی کی پروٹو اسٹیٹ ہے۔ تین خوفناک دہشت گرد تنظیموں نے کئی ممالک میں دہشت کا راج قائم کر رکھا ہے۔

.JNIM1 جو کہ القاعدہ کے قریب ہے اور اس کی سرگرمیاں مالی اور برکینا فاسو میں ہوتی ہیں۔

.ISGS2 اور ISWAP، اسلامک اسٹیٹ کی دو شاخیں، اور

.3 بوکو حرام۔ افریقہ کے ان خطوں میں، جو انتہائی غربت میں دھنسے ہوئے ہیں، جہاد کے عفریت نے اپنے دانت گہرائی تک پیوست کر لیے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ ان کے ہتھیار بھی ترقی یافتہ دنیا کے

(باقی صفحہ 5 پر)

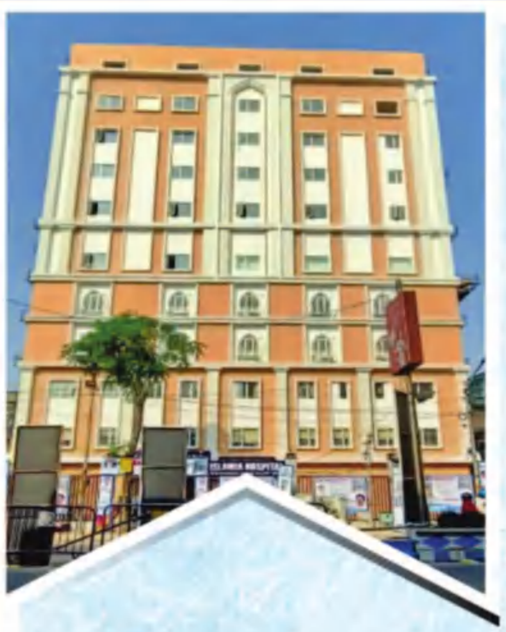
IH
ISLAMIA HOSPITAL
اسلامیہ اسپتال
ISLAMIA HOSPITAL
سُپر اسپیشلٹی اسپتال
73۔ چترنجن ایونیو، کولکاتا ۔ 700012
A 200 Beded Hospital Refurbished and Modernized to Cater to The Medical Needs Our Main Aim is to Provide Affordable Medical Treatment to All (Especially The Economically Weak Patients)
DEPARTMENT AVAILABE
• GENERAL MEDICINE
• CHEST MEDICINE
• DIABETIC
• DIABETIC FOOT CARE
• CARDIOLOGY
• SURGERY (GENERAL & LAP)
• GASTROENTEROLOGY
• NURSERY
• ORTHOPAEDIC
• UROLOGY
• GYNAECOLOGY & OBSTETRICS
• NEUROLOGY & NEUROSURGERY
• NEPHROLOGY
• CANCER SURGERY
• CANCER MEDICINE
• PAEDIATRICS
• DENTISTRY
• OPHTHALMOLOGY
• ENT
• DERMATOLOGY
• PLASTIC SURGERY

PHARMACY : 24 x 7
Discounted medicines available
(FOR IPD, OPD PATIENTS AND WALK-IN CUSTOMERS)
ULTRAMODERN ICU OPERATION THEATRE
8 STARE OF THE ART OPERATION THEATRE
(SPECIAL LABOUR ROOM)
• PATHOLOGY
• DIALYSIS
• CT SCAN
• X-RAY
• ECG
• ECHOCARDIOGRAPHY
• ENDOSCOPY
• PHYSIOTHERAPY
• ULTRASONOGRAPHY WITH
• COLOUR DOPPLER
24x7 EMERGENCY SERVICE
FIRHAD HAKIM
President
AMIRUDDIN (Bobby)
Hony. General Secretary
Ph.: 033-2237-8737 I 4602-3709 E-mail: islamiahospital.011@gmail.com

''آپ جہاں چاہیں جائیں، لیکن اپنی حفاظت کو یقینی بنانے کیلئے پولیس کو بروقت مطلع کریں، شبھیندو نے ممتا سے درخواست کی

کولکاتا: 10 اگست (عوامی نیوز سروس) سابق کے تئیں موجودہ عہدہ دار کی ذمہ داری کا احساس! وزیر اعلی شبھیندو ادھیکاری نہیں چاہتے کہ سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کی سیکورٹی میں کوئی کوتاہی ہو۔ ممتا بنرجی کی گاڑی پر حملے کی — جب وہ اتوار کو ہالی شہر میں ترنمول کے ایک متوفی کارکن کے گھر جا رہی تھیں، کی پوری بورڈ میں مذمت کی گئی ہے۔ سابق وزیر اعلیٰ کی سیکیورٹی پر بھی سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ پیر کو شبھیندو نے اس معاملے پر ممتا کو یقین دلاتے ہوئے کہا کہ اگر وہ پولیس کو اپنے سفری منصوبوں کے بارے میں پیشگی اطلاع دیتی ہیں تو مناسب حفاظتی انتظامات کئے جائیں گے۔
سوموار کو شبھیندو ادھیکاری نے ترنمول کے مرحوم کارکن برجو کیوٹ کے ہالی شہر میں گھر گئیں۔ دورے کے بعد نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے، وزیر اعلیٰ نے اپنے پیشرو کو مخاطب کرتے ہوئے کہا، ''آپ کل پولیس کو بتائے بغیر گئیں تھی، عوامی غصہ بڑھ گیا تھا۔ جیسے ہی ہمارے ایم ایل اے کو صورتحال کا علم ہوا، انہوں نے پولیس کو کارروائی کرنے پر مجبور کیا۔ میری درخواست ہے کہ اب سے جب بھی آپ کہیں بھی جائیں، پولیس کو پہلے سے مطلع کریں۔ آپ جسے چاہیں مطلع کر سکتے ہیں، اگر آپ DIG یا کولکاتا میں کوئی ڈی آئی جی کو نہیں بتانا چاہیں تو بتائیں۔ ورنہ ہماری پولیس آپ کی حفاظت کا انتظام کرے گی۔ پولیس کی حراست میں رہتے ہوئے ہالی شہر ترنمول کارکن برجو کیوٹ کی موت کی خبر اتوار کی صبح سامنے آئی۔ اس کے اہل خانہ نے الزام لگایا کہ دوران حراست اسے مارا پیٹا گیا۔ خبر سنتے ہی ترنمول لیڈر ممتا بنرجی نے دو ممبران پارلیمنٹ کلیان بنرجی اور ڈولا سین کے ساتھ علاقے کا دورہ کیا۔ انہیں ہالی شہر میں داخل ہوتے ہی احتجاج کا سامنا کرنا پڑا۔ الزام تھا کہ ان کی گاڑی پر پانی، مٹی، پتھر اور جوتے پھینکے گئے۔ ممتا کے خلاف ''چور'' اور ''ڈاکوؤں کی رانی'' جیسے نعرے بھی لگائے گئے۔ اس کے بارے میں وزیر اعلی شبھیندو ادھیکاری نے اتوار کو ریمارک کیا تھا، ''آپ نے اتنی چوری کی ہے، آپ کو چور کہنے والے نعرے سننے کے پابند ہیں، گھر والے اپنے دروازے بند کر رہے ہیں، پھر بھی آپ زبردستی اندر جانے پر اصرار کر رہی ہیں۔ براہ کرم ایسی باتیں نہ کریں۔'' تاہم، پیر کو ہالی شہر میں واقعہ کی جگہ کا دورہ کرنے پر، وزیر اعلیٰ نے سابق وزیر اعلیٰ کے تئیں مفاہمت والا لہجہ اپنایا اور اپنی ذمہ داری کے احساس پر زور دیا۔ انہوں نے کہا، ''سیکیورٹی میں کوئی کوتاہی نہیں تھی، آپ کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ مقامی پولیس کے لیے ایک مسئلہ تھا۔ ہمارے ایم ایل اے نے خبر ملتے ہی پولیس کے ذریعے صورتحال کو سنبھالا، پولیس ہر جگہ ایک ساتھ نہیں ہو سکتی، انہیں جواب دینے کے لیے تھوڑا وقت درکار ہے، کسی بھی صورت میں، میں آپ کو مشورہ نہیں دوں گا، اس کے بجائے، میری درخواست ہے کہ آپ جہاں چاہیں جائیں، لیکن براہ کرم پولیس کو پیشگی اطلاع دیں۔ وہ مناسب سیکیورٹی انتظامات کریں گے۔''

پہاڑیوں کے ٹوٹنے سے شمالی بنگال الگ تھلگ ہونے کا خطرہ ہے

ماہرین ارضیات شمالی خطے کی 'لائف لائن' 20 میل کا ایک اہم حصے کو لے کر فکرمند

شمالی بنگال: 10 اگست (عوامی نیوز سروس) پہاڑ کے کنارے غیر یقینی طور پر پھیل رہے ہیں، کسی بھی لمحے گرنے کے لیے تیار دکھائی دے رہے ہیں۔ تقریباً روزانہ، پتھر اور زمین کے بڑے بڑے نیچے گرتے ہیں، جس سے قومی شاہراہ 10 بلاک ہو جاتی ہے جو کہ سلی گوڑی اور سکم کو جوڑنے والی اہم 'لائف لائن' ہے۔ اس بحران کے درمیان، JCBs اور بلڈوزر جیسی بھاری مشینری کا استعمال کرتے ہوئے سڑک کے نئے حصوں کو تراشنے کی کوششیں مسلسل جاری ہیں۔ پھر بھی، یہ مرمت قلیل المدتی ہیں۔ بحالی کا کام مکمل ہونے سے پہلے ہی تباہی کا وہی منظر دہرایا جاتا ہے، جب کہ لینڈ سلائیڈنگ دوبارہ ہوتی ہے۔ یہ صورتحال نہ صرف روزمرہ کی زندگی کو درہم برہم کرتی ہے بلکہ سیاحت کی صنعت کو بھی شدید نقصان پہنچاتی ہے۔ اس بارے میں سوالات اٹھائے جا رہے ہیں کہ یہ کب تک جاری رہ سکتا ہے، محققین اس اہم شاہراہ کی طویل مدتی عملداری کے بارے میں شکوک کا اظہار کر رہے ہیں۔
تشویش کی ہر وجہ ہے؛ زمین کی تزئین کی وسیع پیمانے پر لینڈ سلائیڈنگ سے داغدار ہے۔ یہ واقعی ایک خطرناک منظر ہے۔ وہاں کھڑے ہو کر، کوئی بھی 20 میل کے لمبے راستے سے لاحق خطرے کو آسانی سے سمجھ سکتا ہے، جہاں ہر روز چٹان اور مٹی تھوڑی تھوڑی دور پھسل جاتی ہے۔ بار بار لینڈ سلائیڈنگ کے بعد سڑک کو دوبارہ گزرنے کے قابل بنانا ایک ناقابل یقین حد تک پیچیدہ چیلنج بن گیا ہے۔ الزامات سے پتہ چلتا ہے کہ پہاڑی کاٹنے کی تازہ کارروائیاں خطرے کو بڑھا رہی ہیں۔ چوپڑا کالج کے پرنسپل اور جغرافیہ کے محقق مدھوسودن کرماکر بتاتے ہیں، ''ہمالیہ کا یہ خطہ ارضیاتی طور پر جوان ہے۔ اس کی چٹان اور مٹی انتہائی کمزور اور تیزی سے کٹاؤ کا شکار ہے، جس کی وجہ سے وہ شدید بارش کے دباؤ کو برداشت نہیں کر پاتے؛ نتیجتاً، مٹی اور چٹانیں راستہ بناتی ہیں۔'' وہ NH-10 کے اس 20 میل کے رقبے میں بار بار ہونے والے لینڈ سلائیڈنگ کی بنیادی وجوہات کی نشاندہی کرتا ہے جیسے طوفانی بارش، کمزور اور ڈھیلی پہاڑی مٹی، اور غیر مستحکم علاقہ۔ جیسے جیسے بھاری گاڑیوں کی آمدورفت بڑھتی ہے، کمپن کی وجہ سے نرم چٹان اور مٹی میں دراڑیں پڑ جاتی ہیں، مزید لینڈ سلائیڈنگ کو ہوا دیتی ہے۔ بارش کے دوران، بڑے پیمانے پر پتھر اور ٹن کیچڑ نیچے گرتا ہے، جو براہ راست سڑک سے ٹکرا جاتا ہے۔
مسٹر کرماکر نے الزام لگایا کہ سڑک کو چوڑا کرنے کے منصوبوں اور دیگر تعمیراتی سرگرمیوں نے پہاڑیوں کی قدرتی ڈھلوان سے سمجھوتہ کیا ہے۔ جس کی وجہ سے علاقے میں لینڈ سلائیڈنگ کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ ایسی ہی صورتحال قومی شاہراہ 10 پر پیدا ہوئی ہے۔ یہاں بھی رابطہ منقطع ہو رہا ہے، غیر منصوبہ بند ترقی بڑے پیمانے پر نقصان پہنچا رہی ہے، اور بارش کے انداز بدل رہے ہیں۔ بہت سے جغرافیہ کے محققین کا خیال ہے کہ صورتحال اتنی نازک ہو چکی ہے کہ قومی شاہراہ کی بقا اب سوالیہ نشان ہے۔ دریں اثنا، '20 ویں میل' اسٹریچ کو تقریباً ایک ماہ بعد ہلکی گاڑیوں کے لیے دوبارہ کھول دیا گیا ہے۔ سڑک کو پیر کی صبح کھول دیا گیا جس سے باردانگ اور سنگتم کے رہائشیوں کو راحت ملی۔ سڑک کی طویل رکاوٹوں نے باردانگ، سنگتم، رنگپو اور آس پاس کے علاقوں میں لوگوں کی روزمرہ کی زندگی کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ وہ آخر کار راحت کی سانس لے سکتے ہیں۔ تاہم، اس حوالے سے کافی شکوک و شبہات موجود ہیں کہ ٹریفک کی یہ نقل و حرکت کب تک برقرار رہ سکتی ہے۔

شوہر کی موت کا انصاف اور بچوں کی ذمہ داری، ہلاک شدہ ہالی شہر ترنمول کارکن کی اہلیہ وزیر اعلیٰ کے احساس فرض سے متاثر

شمالی 24 پرگنہ: 10 اگست (عوامی نیوز سروس) گھر میں اس کے دو چھوٹے بچے ہیں۔ اس کی بیٹی نو سال کی ہے، اور دوسرا بچہ اس سے بھی چھوٹا ہے۔ نتیجتاً شوہر کی موت کے بعد ان کے کندھوں پر ایک بھاری ذمہ داری آ گئی ہے۔ اپنے جیون ساتھی کو کھونے کے شدید غم کے باوجود، ہالی شہر کے مقتول ترنمول کارکن کی بیوی نے عزم اور عزم کے ساتھ لڑنے کا عزم کر رکھا ہے۔ اس کا واحد مقصد اپنے شوہر کی موت کا انصاف حاصل کرنا ہے۔ اس جدوجہد میں وزیر اعلیٰ کو ان کے شانہ بشانہ کھڑے پا کر وہ بہت متاثر ہیں۔
متوفی کی اہلیہ جینی شرما کیوٹ نے کہا کہ انہیں وزیر اعلیٰ پر پورا بھروسہ ہے۔ وزیر اعلیٰ نے اسے بطور اٹینڈنٹ ملازمت فراہم کی ہے اور اس کے بچوں کی تعلیم کے لیے 10 لاکھ روپے کی مالی امداد کا انتظام کیا ہے۔ تاہم، اس کا بنیادی مطالبہ اپنے شوہر کی موت کا انصاف ہے۔ جینی کا الزام ہے کہ پولیس خود اس کے شوہر کی موت کی ذمہ دار ہے۔ وہ جمعہ کی رات 10 بجے اپنے شوہر سے ملی تھی۔ وہ اس وقت بالکل صحت مند تھا۔ اس نے اس راز سے پردہ اٹھانے کے لیے تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے کہ اس ملاقات کے چند ہی گھنٹوں میں اس کی موت کیسے ہوئی۔
انہوں نے پیر کو وزیر اعلیٰ سے بات کی۔ اس سے پہلے اتوار کو سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے ہالی شہر میں مقتول ترنمول کارکن کے گھر کا دورہ کیا تھا۔ تاہم، انہیں راستے میں 'عوامی غصہ' کا سامنا کرنا پڑا۔ ان کی گاڑی پر مٹی اور جوتے پھینکے گئے۔ اگرچہ ممتا آخر کار ترنمول کارکن کے گھر پہنچی، لیکن وہ ان کیپوی جینی سے نہیں ملی۔ جینی ان سے کیوں نہیں ملی؟
انہوں نے دعویٰ کیا کہ وہ اس وقت سو رہی تھی۔ یہ پوچھے جانے پر کہ کیا وہ سابق وزیر اعلیٰ سے دوبارہ ملیں گی، جینی نے سوال کو ٹال دیا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ پولس نے گزشتہ جمعہ کی رات شمالی 24 پرگنہ کے کنچراپارہ کے وارڈ نمبر 24 کے رہنے والے برجو کمار کو گرفتار کیا تھا۔ اس کے اہل خانہ کا دعویٰ ہے کہ طبی معائنے کے دوران وہ صحت مند تھا لیکن رات دیر گئے پولیس کی حراست میں اس کی موت ہو گئی۔ خاندان کا الزام ہے کہ برجو نے پولیس کی بربریت کی وجہ سے اپنی جان گنوائی۔ اس واقعہ نے ریاست میں گرما گرم سیاسی بحث چھیڑ دی ہے۔

خضر پور کے مومن پور سے لاپتہ 11 سالہ بچہ بحفاظت بازیاب پولیس کی فوری کارروائی سے خاندان کو راحت

کولکاتا: 10 اگست (عوامی نیوز سروس) خضر پور کے مومن پور علاقے سے لاپتہ ہونے والے 11 سالہ بچے کو اقبال پور پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے بحفاظت تلاش کر لیا۔ ضروری قانونی کارروائی مکمل کرنے کے بعد بچے کو اس کے اہل خانہ کے حوالے کر دیا گیا۔
پولیس رپورٹ کے مطابق 8 اگست کی شام تقریباً ساڑھے چار بجے بچہ مومن پور میں واقع اپنے گھر سے لاپتہ ہو گیا تھا۔ بچے کے گھر واپس نہ لوٹنے پر اس کی والدہ نے اپنے طور پر مختلف مقامات پر اس کی تلاش شروع کی، لیکن رات بھر بچے کا کوئی سراغ نہیں مل سکا۔
اگلی صبح تقریباً ساڑھے پانچ بجے پریشان والدہ اقبال پور پولیس اسٹیشن پہنچیں اور اپنے بیٹے کے لاپتہ ہونے کی اطلاع پولیس کو دی۔
معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے پولیس نے فوری طور پر بچے کی تلاش شروع کر دی۔ ڈیوٹی افسر سب انسپکٹر سریف الاسلام کی نگرانی میں علاقے میں نصب سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج کی جانچ کی گئی۔ پولیس نے بچے کے رشتہ داروں اور دوستوں کے گھروں پر بھی جا کر اس کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ پولیس کی مسلسل کوششوں کے دوران بچے کا سراغ میورنج بھنج روڈ کے قریب ملا۔ پولیس ٹیم نے وہاں پہنچ کر بچے کو بحفاظت اپنی تحویل میں لیا اور اسے اقبال پور تھانے لایا۔ ضروری قانونی کارروائی مکمل کرنے کے بعد بچے کو اس کے اہل خانہ کے حوالے کر دیا گیا۔ بچے کی بحفاظت واپسی کے بعد خاندان نے راحت کی سانس لی۔ پولیس کی فوری کارروائی، سی سی ٹی وی فوٹیج کی جانچ اور مقامی سطح پر کی گئی مسلسل تلاش کے نتیجے میں لاپتہ بچے کو مختصر مدت میں تلاش کر لیا گیا، جس سے ایک پریشان حال خاندان کو بالآخر اپنے بچے کی بحفاظت واپسی کی خوشی نصیب ہوئی۔

گارڈن ریچ اکیڈمک سوسائٹی کا آزادی پروگرام، 'ہر گھر ترنگا' مہم اور 'دی وائس آف ٹائم' ای-جرنل کا اجراء

کولکاتا: 10 اگست (عوامی نیوز سروس) گارڈن ریچ اکیڈمک سوسائٹی کے زیر اہتمام 9 اگست، بروز اتوار، ایس کوچنگ سینٹر میں جشنِ آزادی اور 'ہر گھر ترنگا' مہم کے حوالے سے ایک پروقار تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر طلباء میں مطالعہ، تحقیق اور تحریر کا شوق پیدا کرنے کے مقصد سے اسٹوڈنٹ ای-جرنل 'دی وائس آف ٹائم' کا بھی باضابطہ اجراء کیا گیا۔
تقریب میں ایڈووکیٹ جمشید خان، قومی سطح کے اینکر شمیم اشرفی، معروف ماہر تعلیم ماسٹر عیدی امین، محمد شہاب الدین، شبیر اشرف اور دیگر معزز شخصیات نے شرکت کی۔
تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مہمانِ خصوصی ایڈووکیٹ جمشید خان نے جشنِ آزادی کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ حکومت ہند کی 'ہر گھر ترنگا' مہم کے تحت ہر مذہب اور طبقے سے تعلق رکھنے والے شہریوں کو اپنے گھروں پر قومی پرچم لہرانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ترنگا ہماری قومی یکجہتی اور حب الوطنی کی علامت ہے اور ہم سب کو مل جل کر ملک کی ترقی میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔
ماسٹر عیدی امین نے طلباء و طالبات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جشنِ آزادی کو ہندوستانی روایات اور حب الوطنی کے جذبے کے ساتھ تہوار کی طرح منایا جانا چاہیے۔ انہوں نے 15 اگست کے موقع پر ملک کی آزادی کے لیے اپنی جانیں قربان کرنے والے شہدائے وطن کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کی بھی اپیل کی۔
اس موقع پر شمیم اشرفی نے ترانۂ ہند اور حب الوطنی پر مبنی نغمے پیش کیے، جس سے تقریب کا ماحول مزید پُرجوش ہو گیا۔
تقریب کا ایک اہم حصہ گارڈن ریچ اکیڈمک سوسائٹی کے اسٹوڈنٹ ای-جرنل 'دی وائس آف ٹائم' کا اجراء تھا۔ سوسائٹی کے مطابق جرنل کا بنیادی مقصد طلباء کو تحقیق، مطالعہ اور تحریر کی جانب راغب کرنا ہے۔ موجودہ دور میں طلباء کے اخبارات اور تحقیقی و علمی مضامین سے کم ہوتے تعلق کے پیش نظر اس منصوبے کے ذریعے انہیں اپنے خیالات اور علمی صلاحیتوں کو تحریری شکل میں دوسروں تک پہنچانے کا موقع فراہم کیا جائے گا۔
سوسائٹی نے بتایا کہ 'دی وائس آف ٹائم' تمام طلباء کے لیے بالکل مفت دستیاب ہوگا۔ اس تعلیمی و تحریری منصوبے کو عملی جامہ پہنانے میں گارڈن ریچ اکیڈمک سوسائٹی کے روحِ رواں محمد شاکر اور ان کی ٹیم کی اہم کاوشیں شامل ہیں۔
تقریب میں موجود مہمانوں اور طلباء نے اس اقدام کو سراہا اور امید ظاہر کی کہ 'دی وائس آف ٹائم' طلباء میں مطالعہ، تحقیق اور تحریر کا ذوق پیدا کرنے میں مؤثر کردار ادا کرے گا۔

کارپوریشن اسکول کے سبکدوش اساتذہ کی خدمات کا اعتراف ہوڑہ کے فیل خانہ میں الوداعی تقریب، معززین کی شرکت

ہوڑہ: 10 اگست (پریس ریلیز) ہوڑہ میونسپل کارپوریشن کے اردو میڈیم اسکولوں ل کے سبکدوش اساتذہ کی خدمات کے اعتراف میں ساتھی اساتذہ کی طرف سے فیل خانہ کے حافظ عبداللہ میموریل کارپوریشن فری پرائمری اسکول میں ایک الوداعیہ تقریب منعقد کی گئی جس کی صدارت سینئر سبکدوش ٹیچر اکبر علی نے کی جب کہ مہمان خاص کی حیثیت سے ہوڑہ ہائی ہائیر سیکنڈری اسکول کے ہیڈ ماسٹر آفتاب عالم شریک محفل ہوئے۔
سبکدوش ہونے والے تین اساتذہ محترم محمد فخر عالم عرف فہیم انور، محترم محمد سراج الدین عرف ظفر سراج اور محترمہ شاہدہ پروین شامل ہیں۔
اس تقریب میں ہوڑہ کارپوریشن ایجوکیشن محکمہ کے اسسٹنٹ آفیسر پربھات بنرجی، وارڈ ایجوکیشن سکریٹری یوگندر یادو بھی شامل ہوئے۔
محکمہ تعلیمات اور اپنی طرف سے تحفے پیش کئے اور اس بات کا اظہار کیا کہ یہ ایسے ٹیچر ہیں جن کی وجہ سے کارپوریشن اسکولوں کو وقار حاصل ہوا ہے۔ آج جب کہ اسکول میں اساتذہ کی کمی اور گارجین کا سرکاری اسکولوں سے عدم دلچسپی بڑا مسئلہ ہے ایسے میں نہایت قابل اور محنتی اساتذہ کا سبکدوش ہونا اسکول محکمہ کے لئے فکر یہ لمحہ ہے۔ (شاداب خسرو)

پیر کو، آئی پی ایس افسر امیت ورما (ایس پی، ایچ آر ڈی) نے سیلاب کی صورتحال کا جائزہ لینے اور سول انتظامیہ کے اہلکاروں کے ساتھ تیاری کے اقدامات کا جائزہ لینے کے لیے یواین پور میں دریا کے کنارے کے حصوں کا معائنہ کیا۔ ان کے ساتھ ایڈیشنل ایس پی (آئی پی ایس) شووک مکھرجی، البیڑیا کے ایس ڈی او مانس کمار منڈل، یواین پور کے بی ڈی او مانک کرماکر، محکمہ آبپاشی کے ایک اسسٹنٹ انجینئر، اور آفیسر انچارج (او سی) سومین گنگو پادھیائے تھے۔ (نور الاسلام خان)

سی پی آئی ایم کے 'جیل بھرو' تقریب کو لے کر چنسورہ میں کشیدگی 70 سے زائد کارکن حراست میں

ہگلی: 10 اگست (محمد شبیب عالم) سی پی آئی ایم کی جانب سے منعقد کیے گئے 'جیل بھرو' پروگرام کو لے کر چنسورہ میں پیر کے روز کشیدگی پیدا ہو گئی۔ پروگرام کے تحت سی پی آئی ایم کے قائدین، کارکنان اور حامیوں کی بڑی تعداد کے جمع ہونے کے بعد علاقے میں تناؤ کی صورتحال پیدا ہو گئی جس کے پیش نظر موقع پر بڑی تعداد میں پولیس اہلکار تعینات کیے گئے۔
پولیس نے مظاہرین کو حراست میں لینا شروع کیا۔ چنسورہ تھانے کی پولیس کے مطابق اس معاملے میں 70 سے زائد سی پی آئی ایم کارکنان اور حامیوں کو حراست میں لے کر تھانے منتقل کیا گیا ہے۔ حراست میں لئے جانے کے دوران پولیس اور مظاہرین کے درمیان بھی کشیدگی پیدا ہونے کی اطلاع ہے۔ واقعے کے بعد چنسورہ کے سیاسی حلقوں میں ایک بار پھر الزام تراشی کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔
سی پی آئی ایم نے الزام عائد کیا کہ جمہوری طریقے سے احتجاج کرنے کے لیے پہنچنے والے کارکنان اور حامیوں کو پولیس نے زبردستی حراست میں لیا۔ دوسری جانب پولیس کا کہنا ہے کہ امن و امان کی صورتحال کو قابو میں رکھنے کے لئے مظاہرین کو حراست میں لیا گیا۔ واقعے کے بعد چنسورہ تھانے کے سامنے اور آس پاس کے علاقوں میں پولیس کی نگرانی مزید بڑھا دی گئی ہے۔ انتظامیہ کی جانب سے صورتحال پر مسلسل نظر رکھی جا رہی ہے۔

حضور سرکار دادا پیر محمد عبداللہ شاہ علیہ الرحمہ کا عرس سراپا قدس

تمام عاشقانِ اولیاء کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ہر سال کی طرح امسال بھی ولی ابن ولی صوفی باصفاء شیخی و امامی دستگیر حضور عبداللہ شاہ صاحب نقشبندی مجدی برکتی ابولیثی عثمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سالانہ عرس مبارک حسب ذیل پروگرام منعقد ہونے جا رہا ہے:
بتاریخ: 10؍اگست مطابق 25؍صفر المظفر 1447ھ بروز سوموار، فاتحہ خوانی: 11 بجے، بتاریخ: 15؍اگست بروز سنیچر بعد نماز مغرب عید میلاد النبیؐ، بتاریخ: 16؍اگست بروز اتوار، عرس مبارک 11؍بجے قل شریف بعد ظہر لنگر خوانی، تمام عاشقان دادا حضور سے گزارش ہے کہ عرس مبارک میں تشریف لا کر ثواب دارین حاصل کریں

الداعی: حضرت مولانا عبدالحفیظ نقشبندی مجددی برکتی ابولیثی
گدی نشین: خانقاہ نقشبندیہ، ایف-جی-اسٹریٹ، تیلنی پاڑہ، ہگلی

خانقاہ رضویہ مٹیا برج میں عرسِ اعلیٰ حضرت عقیدت و احترام کے ساتھ ہوا منعقد

کولکاتا: 10 اگست (عوامی نیوز سروس) خانقاہ رضویہ مٹیا برج میں مجددِ دین و ملت، امامِ اہلِ سنت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی قدس سرہ العزیز کے 108/واں سالانہ عرسِ مبارک کی روح پرور محفل 9 اگست 2026، بروز اتوار، بعد نمازِ عشاء نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ منعقد ہوئی۔
محفل کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔ مولانا مقبول حسین صاحب، جناب اظہر الدین، جناب محمد فیروز اختر رضوی نے نعتِ رسولِ مقبولؐ اور منقبتِ اعلیٰ حضرت پیش کیں۔ علماء کرام نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری بریلوی قدس سرہ العزیز کی علمی، دینی، اصلاحی اور روحانی خدمات پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ مرکزی دارُ العلم کے مہتمم مولانا محمد نور عالم رضوی صاحب قبلہ نے کہا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن و سنت کی تعلیمات کو عام کرنے، عقائد اہلِ سنت کی حفاظت اور عشقِ رسولِ اکرم کو فروغ دینے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ہمیں آپ کے نقش قدم پر چل دین و سنیت کی تبلیغ کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔
خانقاہ رضویہ مٹیا برج کے مسند نشین خلیفہ حضور قائد ملت پیر طریقت حضرت مفتی محمد رفیق الاسلام رضوی مصباحی صاحب ڈائریکٹر مرکزی دارُ العلم نے اپنے کلیدی خطاب میں کہا کہ اعلیٰ حضرت کی پوری زندگی علم و عمل، تقویٰ و اخلاص، محبتِ رسولؐ اور خدمتِ دین سے عبارت تھی۔ ان کی تصانیف آج بھی اہلِ علم کے لیے علمی و تحقیقی سرمایہ ہیں اور ان کی تعلیمات امتِ مسلمہ کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہیں۔ انہوں نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی روحانی کمالات کو بڑے اچھوتے انداز میں پیش کیا۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی دینی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے ان کے نقشِ قدم پر چلنے، شریعت و سنت سے وابستہ رہنے اور اپنی نئی نسل کو دینی تعلیم و اسلامی تہذیب سے آراستہ کرنے پر سامعین سے عہد لیا۔
صلاۃ و سلام اور دعا پر محفل کا اختتام ہوا۔
اس پروگرام میں کافی تعداد میں عوام اہل سنت نے شرکت کر کے اپنے محسن کی بارگاہ میں اپنی محبتوں کا خراج تحسین پیش کیا۔ پھر لنگر اعلیٰ حضرت بشکل بریانی تقسیم ہوا۔

مردم شُماری میں اپنی مادری زبان ''اردو'' لکھائیں: انجمن ترقی اردو مغربی بنگال،

کولکاتا: 10 اگست (پریس ریلیز) انجمن ترقی اردو مغربی بنگال ریاستی کمیٹی کے دفتر ''اردو گھر'' میں بروز اتوار 9 آگست 2026ء کو منعقدہ میٹنگ سے انجمن کے ریاستی جنرل سکریٹری جناب ڈاکٹر واصف اختر صاحب نے اعلان اور اپیل کی کہ انجمن کی تمام علاقائی شاخیں اپنے اپنے علاقے میں اپنے اپنے طور پر 15 اگست کے دن یوم آزادی کی تقریب کا انعقاد کریں اور قومی پرچم کشائی کر کے ہر گھر ترنگا مہم کا حصہ بنیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ انہوں نے تمام برادران ملت سے گذارش اور اپیل کی کہ چونکہ مردم شُماری کا کام شروع ہو چکا ہے۔ اس لئے آپ سبھی مردم شُماری کے فارم کی خانہ پری کرتے وقت مادری زبان کے کالم میں اپنی مادری زبان اردو ہی لکھائیں۔ (محمد صادق، سکریٹری ریاستی کمیٹی)........................

Aawami news
Kolkata
Tuesday, 11th August 2026
Also published from Ranchi & Patna

کولکاتا
Kolkata

روزنامہ عوامی نیوز
کولکاتا
منگل، ۱۱ر اگست ۲۰۲۶ء

حکومت کی پہل پر ہر سال 'راکھی بندھن' منایا جائے گا، وزیراعلیٰ کا ترنگا یاترا میں اعلان

کولکاتا،10 راگست: (عوامی نیوز سروس) مغربی بنگال حکومت نے پہلی بار مرکزی حکومت کے 'ہر گھر ترنگا' پروگرام میں حصہ لیا ہے۔ اس پروگرام کے تحت سوموار کو کولکاتا میں ایک جلوس نکالا گیا۔ اس جلوس میں حصہ لیتے ہوئے وزیراعلیٰ شوبھندو ادھیکاری نے کہا کہ اب سے ریاستی حکومت کی پہل پر ہر سال 'راکھی بندھن' پروگرام بھی منعقد کیا جائے گا۔ اس دن گوشٹ پال سرانی سے وکٹوریہ میموریل کے شمالی دروازے تک قومی پرچم کے ساتھ جلوس نکالا گیا۔ وزیراعلیٰ شوبھندو ادھیکاری اس جلوس میں سب سے آگے تھے۔ اس پروگرام میں ریاست کے کئی وزراء اور ایم ایل ایز نے بھی شرکت کی۔ وزیراعلیٰ نے یہ بھی کہا کہ ریاست میں 'ہر گھر ترنگا' پروگرام کے لیے تقریباً 75 لاکھ قومی پرچم پہلے ہی تقسیم کیے جا چکے ہیں۔ پروگرام کے درمیان شوبھندو نے کہا کہ ریاستی حکومت کی پہل پر 'راکھی بندھن' تہوار شروع ہونے جا رہا ہے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ اس بار راکھی بندھن کا تہوار سرکاری طریقے سے منایا جائے گا۔ رکشا بندھن کا تہوار نہ صرف ایک مذہبی تہوار ہے بلکہ یہ ہم سب کے درمیان رشتے کو بھی مضبوط کرتا ہے۔ تاکہ ہم اس مغربی بنگال کو دوبارہ بنا سکیں۔ ہم ہندستان کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ ذہن نشیں رہے کہ مغربی بنگال کے وزیراعلیٰ شوبھندو ادھیکاری نے سوموار کو کولکاتا میں ہر گھر ترنگا ریلی کو جھنڈی دکھائی۔ واضح ہو کہ یہ ریلی یوم آزادی سے قبل وزیراعظم نریندر مودی کی کال پر ملک بھر میں نکالی جا رہی ہے۔ شوبھندو ادھیکاری کے ساتھ ریاستی وزیر ٹرانسپورٹ ارجن سنگھ، وزیر صحت شردوتا مکھوپادھیائے، اور حکمراں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے دیگر ایم ایل ایز بھی شامل ہوئے۔ اس مہم کے تحت ریاستی حکومت 15 اگست سے پہلے ریاست بھر میں 70 لاکھ قومی پرچم تقسیم کرے گی۔ وزیراعلیٰ نے ترنگا لے کر میو روڈ سے وکٹوریہ میموریل تک ریلی کی قیادت کی۔ ایک سینئر اہلکار نے کہا کہ اس مہم کا مقصد ریاست بھر کے لوگوں کو ان کے گھروں پر قومی پرچم لہرا کر اور سیلفی لے کر یوم آزادی کی تقریبات میں شامل ہونے کی ترغیب دینا ہے۔

مساجد سے لاؤڈ اسپیکر ہٹانے کے خلاف ہائی کورٹ میں مفاد عامہ کی عرضی دائر، جمعرات کو سماعت

کولکاتا، 10 راگست: (عوامی نیوز سروس) مغربی بنگال میں بی جے پی حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد مساجد سے لاؤڈ اسپیکر ہٹانے کے خلاف کلکتہ ہائی کورٹ میں ایک مفاد عامہ کی عرضی (PIL) دائر کی گئی ہے۔ ہائی کورٹ نے اس درخواست کو قبول کر لیا ہے اور جمعرات کو اس کی سماعت کرے گی۔ درخواست میں کسی تحریری حکم یا ڈیسیبل ٹیسٹنگ کے بغیر لاؤڈ اسپیکرز کو ہٹانے کو چیلنج کیا گیا ہے۔ قائم مقام چیف جسٹس تپبرتا چکرورتی اور جسٹس اتروپ بنرجی پر مشتمل ڈویژن بنچ نے اس PIL کو قبول کر لیا ہے اور وہیں اس کی سماعت کرے گی۔ حکومت کی کارروائی کے خلاف کلکتہ ہائی کورٹ میں پی آئی ایل دائر کرنے والے عبدالصمد نے بھی کولکاتا میں ریلی نکالنے کی اجازت مانگی ہے۔ اس ریلی کیلئے راجا بازار سے سیالدہ کے راستے رانی راش مونی ایونیو تک جانے کی اجازت مانگی گئی ہے۔ ٹی ایم سی ایم پی اور سینئر ایڈوکیٹ کلیان بنرجی نے ہائی کورٹ کو بتایا کہ مغربی بنگال کی تمام مساجد سے لاؤڈ اسپیکر صرف زبانی ہدایات کے ذریعے ہٹائے جا رہے ہیں۔ بنرجی نے کہا کہ آج ہم نے ہائی کورٹ کے وکیل دانش فاروقی کی طرف سے ایک PIL دائر کی ہے، جس میں مغربی بنگال کی تقریباً 4000 مساجد سے لاؤڈ اسپیکر ہٹانے کے ریاست کی غیر قانونی زبانی حکم کو چیلنج کیا گیا ہے۔ کلیان بنرجی نے مزید کہا کہ اس سے قبل، جسٹس بھگوتی پرشاد بنرجی کی سربراہی میں کلکتہ ہائی کورٹ کی ایک ڈویژن بنچ نے اپنے بیان میں کہا تھا کہ اذان کے دوران شور کی حد کے اندر لاؤڈ اسپیکر کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بنرجی نے کہا کہ وزیراعلیٰ تمام پالیسیوں کو ڈرا دھمکا کر نافذ کر رہے ہیں، اس لیے ہم نے ایک PIL دائر کی ہے اور درخواست کی ہے کہ اذان کے دوران ان لاؤڈ اسپیکروں کو مقررہ آواز کی حد کے اندر استعمال کیا جائے۔ معاملے کی سماعت جمعرات کو ہوگی۔ واضح رہے کہ پولس نے یہ کارروائی اگست کے اوائل میں صوتی آلودگی کا حوالہ دیتے ہوئے شروع کی تھی۔ پولس نے تمام مذہبی مقامات سے لاؤڈ اسپیکر ہٹانے شروع کر دیے جس سے تنازعہ کھڑا ہو گیا۔ متعدد مساجد کمیٹیوں نے الزام لگایا کہ انہیں لاؤڈ اسپیکر ہٹانے کے حوالے سے مقامی تھانوں سے زبانی ہدایات موصول ہوئی ہیں۔ پولس کی اس کارروائی کے بعد کئی مساجد انتظامیہ نے اپنے طور پر لاؤڈ اسپیکر ہٹانا شروع کر دیا۔ پولس کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ مغربی بنگال آلودگی کنٹرول بورڈ (WBPCB) کی طرف سے مقرر کردہ شور کی حدود کی تعمیل کو یقینی بنائے۔ رہائشی علاقوں میں دن میں زیادہ سے زیادہ 55 ڈیسیبل اور رات میں 45 ڈیسیبل تک آواز کی اجازت ہے۔

مغربی بنگال کے وزیراعلیٰ شوبھندو ادھیکاری سوموار کو جنتا دربار کے لیے سالٹ لیک آفس میں عوامی شکایت سماعت کرتے ہوئے۔

کلبوں کو درگا پوجا گرانٹ دینے کے متعلق نبانہ میں میٹنگ

کولکاتا، 10 راگست: (عوامی نیوز سروس) کولکاتا کی پوجا کمیٹیوں کی تنظیم 'فورم فار درگا اتسو' کے عہدیداروں نے حال ہی میں پوجا گرانٹ اور دیگر مسائل کے سلسلے میں نبانہ میں وزیراعلیٰ سے ملاقات کی۔ اس میٹنگ میں کھیل اور نوجوانوں کی بہبود کے وزیر اندرنیل خان موجود تھے۔ نبانہ ذرائع کا کہنا ہے کہ ریاستی حکومت ریاست میں صرف ان پوجا کمیٹیوں کو مالی امداد فراہم کرنے پر غور کر رہی ہے جن کا درگا پوجا کا بجٹ 10 لاکھ روپے سے کم ہے۔ تاہم ریاستی محکمہ خزانہ چیف منسٹر کے ساتھ حتمی بات چیت کے بعد ہی فیصلہ کرے گا۔ توقع ہے کہ چیف منسٹر شوبھندو ادھیکاری خود اس معاملے کے متعلق میڈیا کو آگاہ کریں گے۔ واضح رہے کہ ریاست کی سابق وزیراعلیٰ ممتا بنرجی نے 2018 میں پہلی بار پوجا گرانٹ کا اعلان کیا تھا۔ اس سال ریاست کی ہر درگا پوجا کمیٹی کو 10,000 روپے دیے گئے تھے۔ پھر جیسے جیسے وقت گزرتا گیا، ممتا بنرجی نے گرانٹ کی رقم کو بڑھایا۔ پچھلے سال بھی اس وقت کی وزیراعلیٰ ممتا بنرجی نے ہر پوجا کمیٹی کے لیے 1 لاکھ 10 ہزار روپے دینے کا اعلان کیا تھا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق 2025 میں اس گرانٹ کی فراہمی کے لیے ریاست کی کل لاگت تقریباً 500 کروڑ روپے تھی۔ اس وقت اپوزیشن پارٹی بی جے پی نے کلبوں کو اس شرح سے گرانٹ فراہم کرنے کی مخالفت کی تھی۔ اس بار 2026 میں وہی بی جے پی اقتدار میں ہے۔ کیا اس بار درگا پوجا گرانٹ دی جائے گی؟ کیونکہ پوجا میں دو مہینے باقی ہیں۔ اس صورتحال میں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس بار تمام پوجا کمیٹیوں کو گرانٹ ملے گی؟ یہ معلوم ہے کہ ریاستی حکومت درگا پوجا کے لیے سرکاری گرانٹ فراہم کرنے میں ایک بڑی تبدیلی کے راستے پر چل سکتی ہے۔ نبانہ ذرائع کے مطابق 10 لاکھ روپے سے کم بجٹ والی درگا پوجا کمیٹیوں کو مالی امداد فراہم کرنے کے معاملے پر غور کیا جا رہا ہے۔ یعنی تمام منظور شدہ پوجا کمیٹیوں کو پہلے کی طرح اسی شرح پر گرانٹ فراہم کرنے کے بجائے، نئی حکومت ضرورت کی بنیاد پر منتخب طور پر مالی امداد فراہم کرنے کی پالیسی اپنا سکتی ہے۔ ذہن نشیں رہے کہ گزشتہ سال تک، ریاستی حکومت پولس سے منظور شدہ تمام پوجا کو گرانٹ فراہم کرتی تھی۔ نئی حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد اس بار طریقہ کار تبدیل ہونے جا رہا ہے۔ وزیراعلیٰ شوبھندو ادھیکاری نے پہلے کہا تھا کہ ممتا بنرجی کی حکومت کی طرح تمام پوجا کو گرانٹ نہیں دی جائے گی۔ اس فیصلے پر مہر لگنے والی ہے۔ نبانہ ذرائع کے مطابق اب سے تمام پوجا کمیٹیوں کو ایک ساتھ مالی امداد دینے کے بجائے، اصل وصول کنندگان کی شناخت کی جائے گی اور ضرورت کے مطابق مدد کی جائے گی۔ توقع ہے کہ وزیر اعلی شوبھندو ادھیکاری خود صحافیوں کو متعلقہ معلومات پیش کریں گے۔ کولکاتا میں پوجا کمیٹیوں کی تنظیم 'فورم فار درگا اتسو' کی جانب سے بالی گنج کلچرل کے انجان یوکل اور بہالا نوتن دل کے سندیپن بنرجی بھی وہاں نبانہ میں موجود تھے۔ وزیراعلیٰ سے ملاقات کے بعد انجان یوکل نے فورم کے واٹس ایپ گروپ میں پیغام دیا۔ وہاں انہوں نے لکھا کہ فورم کی چیف منسٹر شوبھندو ادھیکاری کے ساتھ بہت اہم اور نتیجہ خیز ملاقات ہوئی۔ اس میٹنگ میں وزیر کھیل اور یوتھ ویلفیئر اندرانیل خان بھی موجود تھے۔ اہم سڑکوں اور گلیوں پر پوجا، بجلی کی رعایت، ہورڈنگس اور بینرز پر کارپوریشن ٹیکس میں رعایت، پوجا گرانٹس جیسے مختلف مسائل پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ متعلقہ محکموں سے بات چیت کے بعد وہ اس ماہ ایک میٹنگ کریں گے اور اس حوالے سے اپنے فیصلے سے سب کو آگاہ کریں گے۔ انہوں نے ہماری ہر بات کو بہت مثبت انداز میں سنا اور کہا۔ شہر والوں کو ایک خوبصورت پوجا دینے کیلئے آپ سب کو کام پر اترنا چاہیے۔

☆

ممتا پر حملے کے خلاف احتجاج میں ریتابرتا کیمپ کے تین اراکین اسمبلی بھی شامل

کولکاتا،10 راگست: (عوامی نیوز سروس) کالی گھاٹ کے حامی ترنمول ایم ایل ایز نے حالیہ شہر میں ممتا بنرجی پر حملے کے خلاف اسمبلی احاطے میں احتجاج کیا۔ اہم بات یہ ہے کہ بروئی پور ایسٹ کے ایم ایل اے بیبھاس سردار، مٹیا برج کے ایم ایل اے عبدالخالق ملا اور بشیر ہاٹ نارتھ کے ایم ایل اے توصیف الرحمٰن احتجاج میں موجود تھے۔ ترنمول کے ٹکٹ پر جیتنے والے تینوں ایم ایل اے ریتابرتا کیمپ میں شامل ہو گئے۔ وہ ممتا پر حملے کے خلاف احتجاج کرنے کیلئے کالی گھاٹ کے حامی ایم ایل اے کے ساتھ احتجاج میں شامل ہوئے۔ قدرتی طور پر اس بات کو لے کر کافی قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں کہ آیا تینوں ایم ایل اے دوبارہ کیمپ بدل رہے ہیں۔ بروئی پور ایسٹ کے ایم ایل اے بیبھاس سردار نے کہا کہ ممتا بنرجی سے محبت کرنے والے احتجاج کر رہے ہیں۔ ہم جوڑا پھول کے نشان پر کھڑے ہیں۔ ہم میں سے 80 کو احتجاج کرنا چاہیے۔ کیمپ کی تبدیلی کی قیاس آرائیوں کو مزید ہوا دیتے ہوئے، بھاس نے کہا کہ اپوزیشن لیڈر کے عہدے کو لے کر قانونی پیچیدگیاں ہیں۔ مٹیا برج کے ایم ایل اے عبدالخالق ملا نے کہا کہ آج ہماری عوامی لیڈر ممتا بنرجی پر وحشیانہ حملہ کیا گیا۔ میں اس احتجاج میں شامل ہوا۔ میں یہ نہیں بتانا چاہتا کہ کس کیمپ میں۔ میں فی الحال رتبرتا کیمپ کا ممبر ہوں۔ لیکن میں اس لیے آیا ہوں کہ ممتا بنرجی پر حملہ ہوا تھا۔ بشیر ہاٹ شمالی کے ایم ایل اے توصیف نے کہا کہ دیدی جہاں ہیں، میں ہوں۔ میں دوسروں کی ذاتی خواہشات کو پورا کرنے نہیں آیا۔ اگر ممتا بنرجی کی تصویر نہیں ہے تو کوئی نہیں جیتے گا۔ میں بشیر ہاٹ نارتھ سے جیتا ہوں۔ میں پہلی بار جیتنے والا ایم ایل اے ہوں۔ بشیر ہاٹ کا مطلب ممتا بنرجی ہے۔ کالی گھاٹ کیمپ کے اراکین بھی ریتابرتا کیمپ کے تین ایم ایل اے کو اپنے ساتھ لے کر بہت پر جوش ہیں۔ بیلگھاٹہ کے ایم ایل اے کنال گھوش نے کہا کہ ممتا بنرجی کے نشان سے جیتنے والے آج اسمبلی میں آئے ہیں۔ جنہوں نے نہیں کیا وہ بے ایمان، غدار ہیں۔ ممتا بنرجی نے ہمیں اسمبلی اور لوک سبھا میں بھیجا، جن لوگوں نے احتجاج نہیں کیا، ان کی شناخت کریں، غداری ان کے خون میں ہے، کم از کم فیس بک پوسٹ تو کر سکتے تھے۔ کنال نے مزید دعوی کیا کہ آج 20-23 لوگوں کو آنا تھا، وہ پولس اور ان کے ساتھیوں کے دباؤ کی وجہ سے نہیں آ سکے، وہ بھی آئیں گے۔

کالی گھاٹ ترنمول حامیوں نے سائنی گھوش کا دفتر مقفل کر دیا

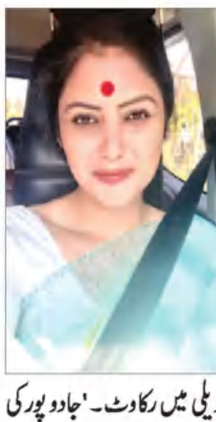

کولکاتا،10 راگست: (عوامی نیوز سروس) پارٹی کی تبدیلی میں رکاوٹ۔ 'جادو پور کی سرزمین پر غداروں کے لیے کوئی جگہ نہیں'! کالی گھاٹ کے حامی ترنمول کارکنوں نے اب ٹولی گنج کے انور شاہ روڈ پر ایم پی سینی گھوش کے دفتر کو تالا لگا دیا ہے۔ سنہ 2024 میں ترنمول کے گھاس پھول نشان پر جیت کر جادب پور سے سائنی گھوش ایم پی بنیں۔ تب سے پارٹی کے اس وقت کے ایم پی نے انور شاہ روڈ پر صفوئی پاڑہ چوراہے پر واقع ترنمول دفتر کا استعمال کیا۔ بات چیت اور ملاقاتیں ہوتی رہی۔ وہ انتخابی مہم کے پروگراموں کا بھی فیصلہ کرتی تھیں۔ دراصل سائنی کے نام کی تختی بھی دفتر کے باہر لگائی گئی تھی۔ سائنی نے ترنمول چھوڑ دیا اور اب این سی پی آئی میں ہیں۔ آج سوموار کو کالی گھاٹ کے حامی ترنمول کارکنان اس دفتر گئے اور اسے تالا لگا دیا۔ ان کے ہاتھوں میں بینرز تھے۔ ان میں سے ایک نے لکھا کہ گو بیک سائنی، دوسرے نے کہا کہ غداروں کے لیے کوئی جگہ نہیں۔ ان کا واضح بیان ہے کہ سائنی اب این سی پی آئی کے رکن پارلیمنٹ ہیں۔ وہ این ڈی اے کی میٹنگ میں شرکت کر رہی ہیں۔ تو وہ ترنمول کے دفتر میں کیوں بیٹھیں؟ ایم پی کی طرف سے کوئی رد عمل سامنے نہیں آیا۔ اس سے قبل سائنی کو اس وقت احتجاج کا سامنا کرنا پڑا تھا جب وہ بروئی پور واقعہ میں متاثرہ کے گھر گئیں تھیں۔ 'سائنی دیدی غدار' کے نعرے لگائے گئے۔ الزام ہے کہ انہیں متاثرہ کے گھر میں داخل ہونے سے بھی روکا گیا۔

ہائی کورٹ کا کولکاتا، ہوڑہ میں غیر منظور شدہ نجی اسکولوں کی تعداد کی جانچ کا حکم

کولکاتا، 10 راگست: (عوامی نیوز سروس) کلکتہ ہائی کورٹ نے سوموار کو کمشنر آف اسکول ایجوکیشن (سی ایس ای) کو ہدایت دی کہ وہ انکوائری کریں اور یہ معلوم کریں کہ کولکاتا اور ہوڑہ میں کتنے پرائیویٹ اسکول نجی احاطے میں بغیر الحاق اور شناخت کے چل رہے ہیں۔ یہ حکم ہوڑہ میں توحید انٹرنیشنل اسکول اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ کی طرف سے دائر درخواست کی سماعت کے دوران دیا گیا، جسے حکام نے مبینہ طور پر غیر محفوظ حالات میں ادارے کو چلانے کے الزام میں بند کر دیا تھا۔ جسٹس امریتا سنہا نے سی ایس ای کو دونوں شہروں میں انکوائری کرنے کی ہدایت دی تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ کتنے پرائیویٹ اسکول نجی احاطے سے بغیر الحاق اور شناخت کے کام کر رہے ہیں، جنہوں نے اسکولوں کے ڈسٹرکٹ انسپکٹر سے این او سی حاصل کیے ہیں۔ جسٹس سنہا نے ہدایت کی کہ 10 ستمبر تک اس معاملے میں فریقین کے درمیان رپورٹس سرکولیشن کی جائیں اور یہ معاملہ 14 ستمبر کو دوبارہ سماعت کیلئے پیش کیا جائے۔ عدالت نے ریاستی جواب دہندگان کو مغربی بنگال کے فائر اینڈ ایمرجنسی سروسز ڈپارٹمنٹ کے ڈپٹی سکریٹری کے ذریعہ تصدیق شدہ ایک رپورٹ درج کرنے کی ہدایت بھی کی، جس میں بتایا گیا ہے کہ اس معاملے میں نجی پارٹیوں کو سرکاری مواصلات کی کاپیاں کس طرح نشان زد کی گئیں۔ ڈپٹی سکریٹری کو یہ بھی بتانے کی ہدایت کی گئی کہ فائل میں سرکاری نوٹس ایک درخواست دہندہ تک کیسے پہنچے، جو ایک اضافی فریق کے طور پر کارروائی میں شامل ہونا چاہتا تھا۔ عدالت نے کہا کہ اس نے 16 جون کی ایک آفیشل کمیونیکیشن کی ایک کاپی بھی منسلک کی، جہاں مخصوص پرائیویٹ اسکول کے خلاف تین شکایات پر کارروائی کی رپورٹ طلب کی گئی تھی۔ احاطے کی بندش کو چیلنج کرتے ہوئے، اسکول کے حکام نے بتایا کہ تعلیمی ادارے میں طلباء کی کل تعداد 381 ہے اور یہ جونیئر کلاسوں سے لے کر آٹھویں جماعت تک چلتی ہے۔ درخواست گزار نے الزام لگایا کہ 3 جون کو ہوڑہ کے ضلع مجسٹریٹ کے دفتر سے ہونے کا دعویٰ کرنے والے کچھ افراد نے اسکول کا دورہ کیا اور زبردستی تالا لگا دیا۔ یہ دعویٰ کرتے ہوئے کہ انہیں اس بارے میں کوئی اطلاع نہیں دی گئی کہ اسکول کو کیوں بند کر دیا گیا ہے، اس کے حکام نے دلیل دی کہ طلباء کو پریشانی کا سامنا ہے، اور ان کے لیے آن لائن کلاسز کا بندوبست کرنا ہوگا۔ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز (سکنڈری تعلیم) ہوڑہ کی طرف سے CSE کو دی گئی رپورٹ کے مطابق، انسٹی ٹیوٹ احاطے میں موجود غیر محفوظ حالات میں چل رہا تھا۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ اسکولوں کے ڈی آئی نے بنیادی طور پر احاطے کی بندش کے لیے حفاظتی مسائل کو اٹھایا۔

☆

ممتا دور میں پولس کے خلاف دھماکہ خیز چارج شیٹ، اوسی سمیت 4 ملزم

کولکاتا،10 راگست: (عوامی نیوز سروس) ایس آئی ٹی نے اس وقت کے اوسی ساتھی باریک اور 4 خواتین پولس اہلکاروں کے خلاف مغربی مدنی پور کے تھانے کے اندر ایک لڑکی پر تشدد کے واقعہ میں چارج شیٹ داخل کی ہے۔ اسپیشل انویسٹی گیشن ٹیم نے اس وقت کے اوسی ساتھی باریک اور چار خاتون پولس اہلکاروں کے خلاف مغربی مدنی پور کے کوتوالی ویمنس پولس اسٹیشن میں ایک لڑکی پر تشدد کے واقعہ میں چارج شیٹ داخل کی ہے۔ واضح ہو کہ کلکتہ ہائی کورٹ کے حکم پر ایس آئی ٹی نے واقعہ کی جانچ شروع کی تھی۔ ذرائع کا دعویٰ ہے کہ تحقیقات میں میڈیکل رپورٹ اور تھانے کی سی سی ٹی وی فوٹیج کی فرانسک رپورٹ میں الزامات کے متعدد کیسز کے شواہد ملے۔ ایس آئی ٹی نے ملزم پولس اہلکاروں کے خلاف چارج شیٹ داخل کرنے کی منظوری کے لیے پچھلی حکومت کے دور میں دو بار درخواست دی تھی۔ تاہم ذرائع کا دعویٰ ہے کہ اس کی منظوری نہیں ملی۔ نئی حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد ایس آئی ٹی نے دوبارہ چارج شیٹ داخل کرنے کی منظوری کے لیے درخواست دی۔ اس کی منظوری 27 جولائی کو دی گئی۔ اس کے بعد سب انسپکٹر رینک کے افسر ساتھی باریک اور تین کانسٹیبلوں کے خلاف تعزیرات ہند کی دفعہ 115(2)، 351(3) اور 34 کے تحت چارج شیٹ داخل کی گئی۔ یہ واقعہ 5 مارچ 2025 کو شروع ہوا۔ مدنا پور میں بائیں بازو کی کئی طلبہ تنظیموں کے ارکان نے جادب پور یونیورسٹی میں افراتفری کے خلاف احتجاج کیا۔ الزام ہے کہ احتجاج کرنے والے طلبہ کو تھانے لے جا کر جسمانی اور ذہنی تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ مار پیٹ اور موم بتیوں سے جلانے کے سنگین الزامات بھی لگائے گئے۔ واقعے کے بعد ایک طالبہ نے کلکتہ ہائی کورٹ سے رجوع کیا۔ عدالت نے شکایت کی سچائی اور پولس اسٹیشن کے سی سی ٹی وی فوٹیج کی جانچ کے بعد ایس آئی ٹی اور ایف آئی آر کی تشکیل کا حکم دیا۔ اس وقت کی ریاستی حکومت نے سنگل بنچ کے حکم کو چیلنج کیا اور ڈویژن بنچ میں اپیل دائر کی، لیکن عدالت نے اپیل کو خارج کر دیا۔ ایس آئی ٹی بنانے کے حکم کو برقرار رکھا گیا۔ بعد ازاں عدالت نے اسی خصوصی تحقیقاتی ٹیم کو دوسرے طالب علم کی شکایت کی بنیاد پر تحقیقات کا حکم دیا۔ ذرائع کے مطابق اس معاملے میں سی سی ٹی وی فوٹیج کے حوالے سے سی ایف ایس ایل کی رپورٹ ملنے کے بعد مزید اقدامات کیے جائیں گے۔

ابھیشک کے قریبی سمیت رائے ہائی کورٹ سے رجوع، چار ایف آئی آر کو سیاسی سازش اور تحقیقاتی ایجنسیوں پر من مانی کا الزام

کولکاتا،10 راگست: (عوامی نیوز سروس) مغربی بنگال میں ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کے رہنما ابھیشیک بنرجی کے ساتھی سمیت رائے نے کلکتہ ہائی کورٹ میں درخواست دائر کی ہے جس میں ریاست کے مختلف حصوں میں ان کے خلاف درج چار ایف آئی آر کو چیلنج کیا گیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ یہ مقدمات ایک منصوبہ بند اور سیاسی طور پر محرک مجرمانہ عمل کا حصہ ہیں۔ جسٹس سوگتا بھٹا چاریہ نے رائے کو آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت رٹ پٹیشن دائر کرنے کی اجازت دی ہے۔ معاملے کی سماعت منگل کو ہونے کا امکان ہے۔ اپنی درخواست میں، رائے نے چار ایف آئی آرز کے ساتھ ساتھ انڈین سول سروسز کوڈ (بی این ایس ایس)، 2023 کی دفعہ 94 کے تحت انہیں جاری کیے گئے نوٹس پر بھی سوال اٹھایا ہے۔ رائے نے اپنی عرضی میں کالی تلہ چوکی کیس، بشنو پور پولس اسٹیشن کے دو کیس، اور بندر نگر تھانہ کے کیس کا حوالہ دیا ہے۔ ان کی قانونی ٹیم کا الزام ہے کہ ایف آئی آر میں ان کے ذریعہ کیے گئے کسی بھی مبینہ جرائم کی کوئی خاص یا واضح تفصیلات نہیں ہیں۔

وزیراعلیٰ بننے کے بعد شوبھندو کا پہلی بار آر ایس ایس ہیڈکوارٹر کا دورہ

کولکاتا ،10 راگست: (عوامی نیوز سروس) چیف منسٹر بننے کے تین ماہ بعد شوبھندو ادھیکاری نے کولکاتا میں آر ایس ایس ہیڈکوارٹر کا دورہ کیا۔ اتوار کی رات مانی کٹلا کے کیشو بھون میں شوبھندو اور بی جے پی کے اعلیٰ رہنماؤں کے درمیان ہونے والی ملاقات کو لے کر کافی باتیں ہوئیں۔ ذرائع کے مطابق وزیراعلیٰ انتظامی کام کو بہتر طریقے سے چلانے کیلئے سنگھ رہنماؤں سے مشورہ لینے گئے تھے۔ مختلف حلقوں میں اس بات کو لے کر بھی تجسس پایا جاتا ہے کہ آیا پارٹی کی پالیسی کے بارے میں کوئی بحث ہوئی؟ تاہم، چونکہ شوبھندو ادھیکاری وزیراعلیٰ بننے کے بعد تنظیمی معاملات میں براہ راست مداخلت نہیں کرتے، اس لیے اس بات کا قوی امکان ہے کہ اس پر کوئی بات چیت نہیں ہوگی۔ واضح رہے کہ مغربی بنگال میں راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کا قیام بہت پہلے ہوا تھا۔ اتنے عرصے سے یہ ہر ضلع میں بہت محدود پیمانے پر کام کر رہا تھا۔ اس پیمانے پر برسوں میں اضافہ ہوا ہے۔ اسکولوں یا کلبوں کے باہر، سویم سیوک تنظیم کو بڑھانے کیلئے خاموشی سے کام کر رہے ہیں۔ شوبھندو ادھیکاری ہمیشہ سے کم و بیش آر ایس ایس سے وابستہ رہے ہیں۔ اب وہ ریاست کے وزیراعلیٰ ہیں۔ ان کی ذمہ داریاں بہت زیادہ ہیں۔ اس کے علاوہ ریاست میں بی جے پی کی حکومت بننے کے بعد آر ایس ایس کے کام کا دائرہ بہت بڑھ گیا ہے۔ اس کا اثر اضلاع میں بھی محسوس کیا جا رہا ہے۔ ہمیشہ سماجی کاموں سے منسلک سویم سیوک سنگھ بنگال میں اپنی طاقت بڑھا رہی ہے۔ اس صورتحال میں شوبھندو ادھیکاری آر ایس ایس کے مشورے سے انتظامی کام کرنا چاہتے ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ وہ اس مقصد کے لیے اتوار کو کیشو بھون گئے تھے۔ بتایا جاتا ہے کہ انہوں نے آر ایس ایس کے سینئر لیڈروں سے مختصر بات چیت کی۔ قریبی حلقوں میں قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں کہ پارٹی کے اندر بھتہ خوری سمیت حالیہ پارٹی مخالف سرگرمیوں کے الزامات بھی زیر بحث آ سکتے ہیں۔ تاہم خیال کیا جاتا ہے کہ انتظامی معاملات میں سنگھ کا مشورہ لینا اصل مقصد تھا۔

جنوبی بنگال میں بدھ سے موسلا دھار بارش

کولکاتا،10 راگست: (عوامی نیوز سروس) سمندری طوفانوں کے جوڑے کے بعد اس بار خلیج بنگال میں ایک نیا کم دباؤ بن گیا ہے۔ اور اس کی وجہ سے، علی پور کے محکمہ موسمیات نے اس ہفتے کے وسط سے جنوبی بنگال میں بارش میں اضافے کے لیے موسم کی تازہ جانکاری دی ہے۔ محکمہ موسمیات نے کہا کہ اگرچہ اگلے 48 گھنٹوں میں جنوبی بنگال میں شدید بارش کا کوئی امکان نہیں ہے لیکن بدھ سے کولکاتا اور اس سے ملحقہ علاقوں بشمول ساحلی اضلاع میں بارش کی مقدار میں نمایاں اضافہ ہوگا۔ دوسری طرف، شمالی بنگال اس وقت شدید بارش سے محفوظ رہنے والا ہے۔ علی پور کے محکمہ موسمیات کے ڈائریکٹر سوریش بنرجی نے کہا کہ اس ہفتے کے اندر خلیج بنگال میں ایک نیا طوفان بن سکتا ہے، جس کے کم دباؤ میں تبدیل ہونے کا امکان ہے۔ اس کم دباؤ کے اثر کی وجہ سے اگلے بدھ سے جنوبی بنگال کے کئی اضلاع میں تیز بارش شروع ہو سکتی ہے۔ 13 اگست تک جنوبی بنگال میں بارش کا رجحان شمالی بنگال کے مقابلے بہت زیادہ رہے گا۔

حکومت سے صرف مقامی علاقوں میں رجسٹرڈ ای رکشا کی اجازت، شاہراہوں پر نہیں: وزیر

کولکاتا، 10 راگست: (عوامی نیوز سروس) مغربی بنگال کے وزیر ٹرانسپورٹ ارجن سنگھ نے کہا ہے کہ حکومت بڑی سڑکوں اور شاہراہوں پر غیر قانونی ای-رکشوں، جسے ٹوٹو کے نام سے جانا جاتا ہے، چلانے پر پابندی عائد کرے گی اور مقامی علاقوں میں صرف لائسنس یافتہ گاڑیوں کی اجازت دے گی۔ سنگھ نے لوگوں اور سوشل میڈیا مواد کے تخلیق کاروں پر بھی زور دیا کہ وہ شاہراہوں پر ایسی گاڑیوں کے چلانے سے منسلک خطرات کے بارے میں بیداری پیدا کریں۔ ان کا یہ ریمارکس ریاستی محکمہ ٹرانسپورٹ کی جانب سے پولس کو شاہراہوں اور دیگر بڑی سڑکوں پر ای-رکشا چلانے پر پابندیوں کو سختی سے نافذ کرنے کی ہدایت کے بعد آیا ہے۔ واضح رہے کہ محکمہ کے ایک پروگرام کے موقع پر نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے، سنگھ نے کہا کہ ٹوٹو کا غیر منظم آپریشن، خاص طور پر نوعمروں اور غیر تربیت یافتہ ڈرائیوروں کے ذریعے، مسافروں اور عوامی تحفظ کیلئے سنگین خطرہ ہے۔ جب کہ کولکاتا میں ٹوٹو چلانے پر پابندی ہے، اس سے ملحقہ علاقوں اور ضلع کے قصبوں میں یہ گاڑیاں کئی گنا بڑھ گئی ہیں، جو مسافروں اور مجموعی عوامی سلامتی کے لیے خطرہ ہیں۔ پولس سے پوچھنے کے علاوہ، ہم ایسی گاڑیوں پر پابندی نافذ کریں گے۔ سنگھ نے کہا کہ محکمہ مخصوص رہنما خطوط کے مطابق رجسٹرڈ کمپنیوں کے ذریعہ تیار کردہ صرف لائسنس یافتہ ای رکشوں کو چلانے کی اجازت دے گا۔ ہم سوشل میڈیا کے مواد کے تخلیق کاروں سمیت ہر ایک سے ہائی ویز پر ایسی گاڑیوں کے چلانے میں خطرے کے متعلق رائے عامہ بنانے کیلئے کہا۔ میں ٹوٹو چلانے کی وجہ سے، خاص طور پر غیر تربیت یافتہ ڈرائیوروں اور نوعمروں کی طرف سے کسی بھی سنگین حادثے کے خلاف احتیاط کرتا ہوں۔ خیال رہے کہ 7 اگست کو پولس کو لکھے ایک خط میں، محکمہ ٹرانسپورٹ کے پرنسپل سکریٹری روی اندر سنگھ نے کہا کہ ای-رکشا بنیادی طور پر آخری میل کنکٹیویٹی فراہم کرنے کیلئے ہیں اور موجودہ رہنما خطوط کے تحت بڑی سڑکوں پر ان کا آپریشن ممنوع ہے۔ محکمہ نے کہا کہ اسے قومی شاہراہوں، ریاستی شاہراہوں اور دیگر بڑی سڑکوں پر چلنے والے ای-رکشوں کے بارے میں متعدد شکایات موصول ہوئی ہیں جو رہنما خطوط کی خلاف ورزی کرتے ہیں، جس سے ٹریفک کی بھیڑ ہوتی ہے اور حفاظتی خدشات پیدا ہوتے ہیں۔

خون کے دھبے اور گلیشیئر گرنے کا خطرہ: براڈ پیک پر 10 لاپتہ کوہ پیماؤں کی تلاش کا مشن کیسا تھا

محمد زبیر خان

ہنزہ سے تعلق رکھنے والے پاکستانی کوہ پیما وقار علی اور نیپالی کوہ پیما سانوں شرپا 30 جولائی کو کے ٹو کے بیس کیمپ میں موجود تھے۔ یہ وہی دن تھا جب نیپالی کوہ پیما نرمل پرجا سمیت 10 کوہ پیما دنیا کی 12 ویں بلند ترین چوٹی براڈ پیک کو سر کرنے کے لیے کیمپ ون سے آگے بڑھ چکے تھے۔ ان دس کوہ پیماؤں میں ہنزہ کے ہی سہیل سخی بھی شامل تھے۔ وقار علی نے صبح تقریباً نو بجے سہیل سخی سے رابطہ کیا اور ان کی خیریت دریافت کی اور کچھ ہی دیر بعد، تقریباً 10 بجے وقار کو معلوم ہوا کہ براڈ پیک پر ایک بڑا برفانی تودہ گرا ہے۔ یہ اطلاع ملنے پر وقار علی نے 'براڈ پیک' پر موجود کوہ پیماؤں سے مختلف ذرائع سے رابطہ کرنے کی کوشش کی، تاہم انھیں کامیابی نہیں ملی۔ اُنھوں نے اس حادثے کی اطلاع ان کوہ پیماؤں کے ٹور آپریٹرز کو دی تاہم خود فیصلہ کیا کہ وہ سانوں شرپا کے ساتھ اگلی صبح خود براڈ پیک پر جائیں گے اور وہاں ریسکیو آپریشن میں حصہ لیں گے۔ 30 جولائی کو براڈ پیک پر جو برفانی تودا گرا وہ اپنے ساتھ معروف نیپالی کوہ پیما نرمل شرما سمیت 10 کوہ پیماؤں کی زندگی بھی لے گیا۔

ان کوہ پیماؤں جن میں زیادہ تر نیپالی شہری تھے لیکن ان کے ساتھ ایک پاکستانی، ایک امریکی، ایک عمانی اور ایک چینی شہری بھی اس مہم کا حصہ تھے۔ حادثے کے اگلے دن شروع ہونے والی تلاش اور بچاؤ کی کارروائی کئی دن جاری رہی اور ایک مشکل آپریشن اور موسم بہتر ہونے کے بعد براڈ پیک اور اس کے قریب مختلف مقامات سے ملنے والی سات لاشوں اور باقیات کو پہلے سکردو اور پھر اسلام آباد پہنچایا گیا جہاں سے انھیں ان کے متعلقہ ممالک کی جانب روانہ کیا گیا۔

براڈ پیک پر تودہ گرنے سے لاشوں کی وطن روانگی تک کے سفر کو عالمی میڈیا میں بھی بھرپور کوریج ملی۔ بی بی سی نے اس مشکل اور دشوار گزار پہاڑ پر ہونے والے ریسکیو آپریشن سے متعلق جاننے کے لیے اس میں شامل کوہ پیماؤں سے بات کی ہے۔

وقار علی کے مطابق اس سیزن میں 'براڈ پیک' پر کسی نے الگ سے بیس کیمپ نہیں بنایا تھا بلکہ کے ٹو پر قائم کردہ بیس کیمپ ہی کو استعمال کیا جا رہا تھا۔ جب حادثہ پیش آیا تو کے ٹو بیس کیمپ پر وقار علی اور سانوں شرپا کے علاوہ کوئی ماہر کوہ پیما موجود نہیں تھے۔

تاہم وقار علی اور سانوں شرپا نے 31 جولائی کو بیس کیمپ کے عملے کے ایسے ارکان کے ساتھ مل کر براڈ پیک پر اپنے سفر کا آغاز کیا، جو کہ باقاعدہ کوہ پیما تو نہیں تھے مگر اس امدادی کارروائی میں حصہ لینے کو تیار تھے۔ وقار علی کے مطابق جب وہ حادثے کے بعد براڈ پیک پر پہنچے تو وہاں انتہائی تکلیف دہ مناظر دیکھنے کو ملے۔ وقار علی کہتے ہیں کہ ان کے اندازے کے مطابق ممکنہ طور پر برفانی تودہ براڈ پیک پر 6600 میٹر کی بلندی پر گرا 'جس نے ان کوہ پیماؤں کو مختلف مقامات پر دھکیل دیا تھا۔ مختلف کوہ پیماؤں کا سامان ادھر اُدھر بکھرا ہوا تھا۔ کسی کا بیگ ایک طرف تھا تو کسی اور کا بیگ دوسری طرف۔

'میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ دیکھ سکتا تھا کہ گلیشیئر پر خون نظر آ رہا تھا۔ ہمیں ایک مقام پر، جو کہ تقریباً 4200 میٹر پر تھا، اندازہ ہوا کہ شاید کوئی لاش پڑی ہے۔ ہم نے برف کھودی تو وہاں سے ایک لاش نکل آئی۔ اسے ہم نے محفوظ کیا تو پھر تھوڑی ہی فاصلے پر ہمیں اندازہ ہوا کہ ایک اور لاش بھی موجود تھی۔ اس کو برف سے نکالا گیا اور پھر ہمیں ایک تیسری نامکمل لاش بھی ملی تھی۔' وقار علی کا کہنا تھا کہ 'ان لاشوں کو ہم نے محفوظ طریقے سے پیک کیا اور انھیں ایسے مقام پر لے کر آئے جہاں ممکنہ طور پر ہیلی کاپٹر اتر سکے کیونکہ ہم نے دو مکمل اور ایک نامکمل لاش کے ملنے کی اطلاع فراہم کر دی تھی اور ہمیں کہا گیا تھا کہ ممکنہ طور پر ہیلی کاپٹر ان لاشوں کو لینے کے لیے آ سکتا تھا۔' ان کے مطابق 'ہم نے کدالوں اور بیلچوں کی مدد سے ہیلی پیڈ بنایا اور وہاں ہیلی کاپٹر نے لینڈنگ کی تھی۔ یہ مشکل لینڈنگ تھی تاہم یہ محفوظ طریقے سے مکمل ہو گئی تھی۔'

ان کا کہنا تھا کہ اسی ہیلی کاپٹر کے ذریعے امدادی کارروائیوں میں حصہ لینے کے لیے ممتاز کوہ پیما سرباز خان بھی پہنچے تھے۔

ڈرون سے لاشوں کے مقام کی شناخت ہوئی: براڈ پیک پر حادثے کے وقت کے ٹو پر بھی مختلف کوہ پیماؤں کی مہم جوئی جاری تھی جن میں عابد بیگ، شہزاد بیگ، نیپالی کوہ پیما منگما جی اور دیگر شامل تھے۔ یہ سب کوہ پیما آپس میں قریبی تعلق رکھتے ہیں اور ان پاکستانی اور نیپالی کوہ پیماؤں میں ایک مشترکہ تعلق یہ ہے کہ وہ سب نرمل پرجا کو اپنا استاد مانتے ہیں۔ وقار علی کے مطابق حادثے کی اطلاع ملنے پر منگما جی جو کے ٹو پر چھ ہزار میٹر کی بلندی کے قریب موجود تھے، مہم جوئی ترک کر کے واپس بیس کیمپ پہنچے۔ وقار علی کا کہنا تھا کہ 'دوسرے دن ہم دوبارہ 'براڈ پیک' پر ریسکیو آپریشن شروع کرنا چاہتے تھے مگر اس موقع پر نیپالی کوہ پیما منگما جی نے ہمیں ہدایت کی کہ ابھی ہم یہ آپریشن شروع نہ کریں بلکہ وہ ڈرون کے ذریعے پہلے تلاش کا کام کریں گے اور پھر اس کے بعد زمینی آپریشن شروع کیا جائے۔'

پاکستانی کوہ پیما کے مطابق منگما جی نے ڈرون کے ذریعے تلاش کا کام کیا اور بتایا کہ چار لاشیں اس وقت اس مقام پر پڑی ہیں جہاں برفانی تودا گرا تھا اور یہ مقام تقریباً 5600 میٹر کے لگ بھگ بلندی پر ہے۔ وقار علی کا کہنا تھا کہ 'اس دوران ہمیں منگما جی نے بتایا کہ اُنھوں نے ممکنہ طور پر لاشوں کا مقام شناخت کر لیا ہے اور وہ خود بھی بیس کیمپ پہنچ گئے تھے۔ میں شہزاد اور سرباز خان دوبارہ کیمپ ون کی طرف جا رہے تھے کہ ہمیں منگما جی کا پیغام ملا کہ ہم واپس پہنچ جائیں، مل کر منصوبہ بندی کر کے تلاش کا کام کیا جائے گا۔'

ان کا کہنا تھا کہ اس موقع پر ایک اور لاش کے مقام کی شناخت ہوئی۔ یہ جگہ اس کے قریب تھی جہاں سے پہلے لاشیں ملی تھیں۔

'ٹریکر کی لوکیشن تبدیل ہو رہی تھی'

ہنزہ سے تعلق رکھنے والے ایک اور کوہ پیما عابد بیگ بھی براڈ پیک حادثے کے وقت کے ٹو پر اپنی مہم جوئی کے لیے چھ ہزار میٹر سے بلندی پر موجود تھے۔ حادثے کا سننے کے بعد اُنھوں نے اپنی مہم جوئی ترک کی اور واپس بیس کیمپ پہنچ گئے، جہاں پر اُنھوں نے منگما جی کے ساتھ مل کر مہم جوئی میں شرکت کی۔

عابد بیگ کا کہنا تھا کہ تلاش کی کارروائی کے دوسرے دن پاکستانی اور نیپالی کوہ پیماؤں کی قابلِ ذکر تعداد امدادی سرگرمیوں کے لیے جمع ہو چکی تھی۔ 'ہم سب نے مشترکہ طور پر سب سے سینیئر منگما جی کو اس ریسکیو ٹیم کا سربراہ تسلیم کر لیا تھا۔ ہم سب اس لیے اکٹھے ہوئے تھے کہ شاید ہم ان کے زندہ بچ جانے میں مدد فراہم کر سکیں۔ مگر جب ان کے ٹریکر کی لوکیشن چیک کی تو اُمیدیں کم ہونے لگیں۔' ان کا کہنا تھا کہ سہیل سخی کے ٹریکر کی لوکیشن چیک کی گئی تو ہم پر انکشاف ہوا کہ پہلے اس کی لوکیشن چھ ہزار دو سو میٹر پر تھی جبکہ اب اس کی لوکیشن چار ہزار میٹر پر پائی جا رہی تھی۔

اس طرح جن کوہ پیماؤں کے ٹریکر دستیاب تھے، ان کے ساتھ بھی یہی سلسلہ تھا کہ حادثے سے پہلے ان کی لوکیشن اوپر تھی اور حادثے کے بعد سب ٹریکر کی لوکیشن سو سے لے کر دو، تین سو میٹر نیچے تھی۔ یہ ہمیں بتانے کے لیے کافی تھا کہ ہمیں ان کے زندہ بچ جانے کی امید نہیں کرنی چاہیے۔

'گلیشیئر ٹوٹ کر گر رہا تھا اور ہم بال بال بچے'

عابد بیگ کا کہنا تھا کہ ریسکیو آپریشن کے دوران بھی انھیں خطرات کا سامنا رہا۔ 'میں اور سرباز اگلی صبح ایک مقام پر گلیشیئر کا ملبہ کھود کر لاش تلاش کر رہے تھے کہ اچانک ہم نے اس مقام پر سے آواز سنی جہاں پر پہلے ملبہ گرا تھا۔ یہ آواز ایسی تھی جیسے کچھ ٹوٹ رہا ہو۔ ہم فوراً سمجھ گئے کہ گلیشیئر ٹوٹ کر گر رہا ہے۔' اس وقت ہم ایک کھائی میں ریسکیو کر رہے تھے۔ ہم دونوں فوراً وہاں سے بھاگے اور کوئی 30 سیکنڈ کے فرق سے بچے۔ جب ہم وہاں سے بھاگے تو اس وقت اوپر سے ملبہ ہمارے سامنے آ کر گرا۔ اگر ہمارے حواس بحال نہ ہوتے اور ہم چوکنا نہ ہوتے اور اس آواز پر توجہ نہ دیتے تو شاید یہ ملبہ ہمارے اوپر گر جاتا۔

ملبہ گرنے کے بعد 'میں نے اور سرباز نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور سوچا چلو ہم بچ گئے۔ اب یہ ریسکیو آپریشن جاری رکھ سکتے ہیں۔' عابد بیگ کا کہنا تھا کہ وہ جس مقام پر پہلے ملبہ کھود رہے تھے وہاں پر اب اور ملبہ گر چکا تھا۔ 'ہمارا کام دگنا ہو گیا تھا مگر ہم نے لاشوں کو تلاش کرنا تھا۔ اس لیے ہم نے دوبارہ اپنا کام شروع کیا اور تھوڑی دیر کے بعد ہمیں وہاں سے دو اور لاشیں مل گئیں۔'

ان کا کہنا تھا کہ 'ابھی ہم ان لاشوں کو محفوظ ہی کر رہے تھے کہ اس کے فوراً بعد ہمیں ایک اور لاش نظر آئی۔ ہمیں فوراً سمجھ میں آ گیا کہ یہ لاش اوپر ملبے سے آئی ہے۔' عابد بیگ کا کہنا تھا کہ باقی لاشوں کی تلاش کا کام نیپالی کوہ پیماؤں نے کیا۔

ان کے مطابق پاکستانی کوہ پیما سہیل سخی کی لاش برآمد نہیں کی جا سکی لیکن اس کے ممکنہ مقام کی نشاندہی کر لی گئی تھی۔ 'ہمیں اندازہ ہے کہ سہیل سخی کی لاش کہاں پر ہے مگر ہمارے لیے کیا کسی کے لیے بھی وہاں پر اس وقت آپریشن کرنا ممکن نہیں ہے۔' ان کا کہنا تھا کہ 'میں نے اور سرباز نے فیصلہ کیا ہے کہ جب گلیشیئر تھوڑا پگھل جائے گا اور راستے آسان ہو جائیں گے تو ہم دوبارہ ستمبر میں سہیل سخی اور ایک اور نیپالی کی لاش کو نکالنے کے لیے جائیں گے۔'

★★★

میزر (Maser) اور لیزر (Laser) کیا ہیں؟

انجینئر محمود اقبال (اسٹرکچرل انجینئر و کنسلٹنٹ)

جدید دور میں میزر اور لیزر کا استعمال بہت عام ہو چکا ہے۔ دقیق سائینسی مضمون کو ہم آسان الفاظ میں سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ میزر، (Maser) کیا ہے؟ میزر (Maser) دراصل لیزر (Laser) کا "مائیکروویو ہم منصب" (Microwave Counterpart) ہے۔ دونوں ایک ہی "کوانٹمی طبیعی عمل" (Quantum Mechanical Process)، یعنی "تحریک یافتہ اخراج"، پر مبنی ہیں، لیکن میزر، مائیکروویوز خارج کرتا ہے، جبکہ لیزر روشنی خارج کرتا ہے۔ میزر (Maser) اور لیزر (Laser) ایسے آلات ہیں جو ایک ہی بنیادی طبیعی اصول یعنی 'تحریک یافتہ اخراج' (Stimulated Emission) کے ذریعے 'نہایت مرتکز' (Highly Focused) برقی مقناطیسی شعاعیں (Electromagnetic Radiation) پیدا کرتے ہیں۔ اس اصول کو پہلی بار البرٹ آئینسٹائن نے 1917ء میں "تحریک یافتہ اخراج" (Stimulated Emission) کے طور پر پیش کیا تھا۔ میزر (Maser) کا انگریزی میں، کا مطلب ہے (Microwave Amplification by Stimulated Emission of Radiation۔ اردو میں مطلب ہوا، (تحریک یافتہ اخراجِ شعاع کے ذریعے مائیکروویوز کی تقویت)۔ اس کی اہم خصوصیات میں، مائیکروویوز پیدا کرنا اور ان کی "تقویت" (Amplification) کرنا ہے۔ مائیکروویو، فریکوئنسیوں پر کام کرتا ہے (عموماً 1 سے 300 گیگا ہرٹز تک) (1 to 300 GHz)۔ پہلا کامیاب میزر 1953ء میں چارلس ہارڈ ٹاؤنز (Charles H. Townes) اور ان کے ساتھیوں نے تیار کیا تھا۔ اس کے استعمالات میں ایٹمی گھڑیاں (Atomic Clocks)، ریڈیو فلکیات (Radio Astronomy)، سیٹلائٹ مواصلات (Satellite Communication)، نہایت کم شور والے مائیکروویو ایمپلی فائر، (Extremely LowNoise Microwave Amplifiers) شامل ہیں۔ میزر کے بعد اب ہم لیزر کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیزر (Laser) کیا ہے؟

(Laser) کا مکمل مطلب ہے: (Light Amplification by Stimulated Emission of Radiation) اردو میں مطلب ہوا (تحریک یافتہ اخراجِ، شعاع کے ذریعے روشنی کی تقویت)۔ اس کی اہم خصوصیات میں، روشنی کی نہایت مرتکز شعاع پیدا کرنا ہے، جو "مرئی" (Visible)، "تحتِ سرخ" (Infra-Red) یا "بالائے بنفشی" (Ultra-Violet) ہو سکتی ہیں۔ پہلا عملی لیزر، 1960ء میں تھیوڈور ہیرالڈ میمن (Theodore H. Maiman) نے تیار کیا تھا۔ لیزر کی روشنی کی تین اہم خصوصیات ہیں۔

پہلی "یک رنگی" (Monochromatic) تقریباً ایک ہی طولِ موج (Wavelength) پر مشتمل ہوتی ہے۔ دوسری "ہم آہنگ" (Coherent) تمام موجیں ایک ہی مرحلے (Phase) میں رہتی ہیں۔ تیسری 'انتہائی سمتی' (Highly Directional): طویل فاصلے تک بہت کم پھیلتی ہے۔ کھیلوں کے قومی و بین الاقوامی پروگرامس کے وقت، یقیناً آپ نے "لیزر بیمس" کا نظارہ و لطف لیا ہوگا؟

اس کے استعمالات میں، فائبر آپٹک مواصلات (Fiber Optic Communication)، طبی جراحی (Medical Surgery)، صنعتی کٹنگ (Industrial Cutting)، ویلڈنگ (Welding)، بارکوڈ اسکینرز (Barcode Scanners)، سائنسی تحقیق (Scientific Research) اور ہولوگرافی (Holography) شامل ہیں۔ میزر اور لیزر دونوں "تحریک یافتہ اخراج" (Stimulated Emission) کے اصول پر کام کرتے ہیں۔ دونوں میں آبادی کا اُلٹاؤ (Population Inversion) ضروری ہوتا ہے، یعنی زیادہ ایٹم نچلی توانائی کی حالت کے بجائے "برانگیختہ" (Excited) حالت میں ہوتے ہیں۔ دونوں "ہم آہنگ" (Coherent) برقی مقناطیسی شعاعیں پیدا کرتے ہیں۔ خلاصہ کے طور پر دونوں میں جو فرق ہے وہ ایسے ہے۔

میزر (Maser): مکمل نام: تحریک یافتہ اخراجِ شعاع کے ذریعے مائیکروویوز کی تقویت۔ پیدا ہونے والی شعاع: مائیکروویوز (مرئی، تحتِ سرخ، بالائے بنفشی)۔ طولِ موج: زیادہ۔ فریکوئنسی: کم۔ عام استعمالات: ایٹمی گھڑیاں، ریڈیو فلکیات، مائیکروویو ایمپلی فائر۔

لیزر (Laser): مکمل نام: تحریک یافتہ اخراجِ شعاع کے ذریعے روشنی کی تقویت۔ پیدا ہونے والی شعاع: روشنی (مرئی، تحتِ سرخ، بالائے بنفشی)۔ طولِ موج: کم۔ فریکوئنسی: زیادہ۔ عام استعمالات: طب، صنعت، مواصلات، سائنسی تحقیق۔

عام معلومات کو آسان زبان میں سمجھنے کے بعد اب ہم ان کے موجدوں کے بارے میں جانتے ہیں کہ انہوں نے کس طرح

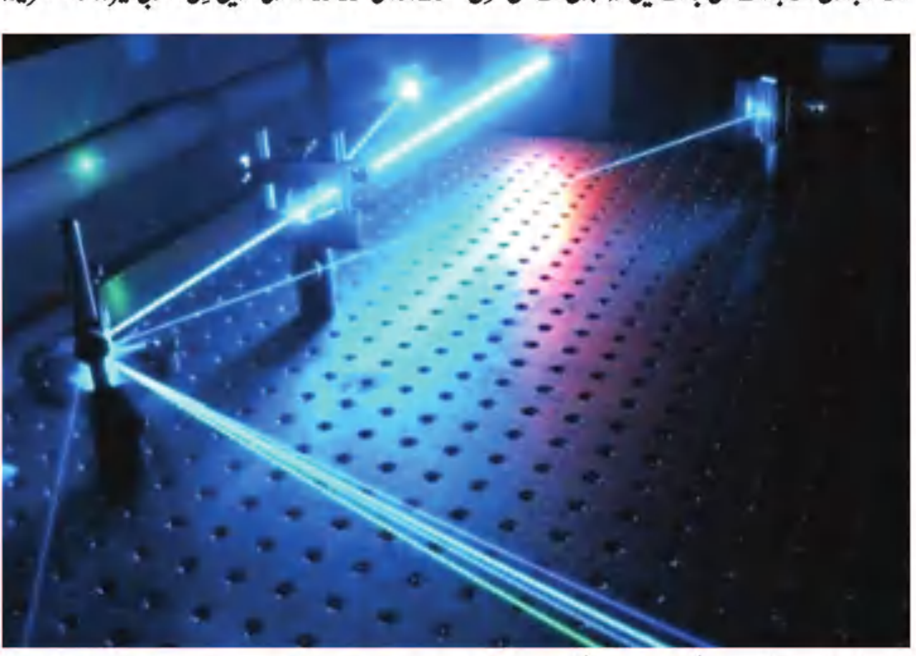

اپنی انتھک محنتوں کے ذریعہ نسلِ نوعِ انسانی کو فیضیاب کیا ہے۔ سب سے پہلے "میزر" کے موجد کے بارے میں جانتے ہیں۔ اس کا سہرا طبعیات کے نوبل انعام یافتہ سائینسداں چارلس ہارڈ ٹاؤنز کے سر بندھتا ہے۔ انہوں نے 1953 عیسوی میں دنیا کا پہلا میزر ایجاد کیا تھا۔ چارلس ہارڈ ٹاؤنز (Charles H. Townes) کو طبعیات کا نوبل انعام 1964 عیسوی میں عطا کیا گیا تھا۔ اس انعام کو انہوں نے دو اور سویت سائینسدانوں نکولائی گینا ڈیئیوچ باسوف (Nicolay Gennadiyevich Basov) اور الیگزینڈر میخائلووچ پروخوروف (Aleksandr Mikhailovich Prokhorov) کے ساتھ ساجھا تھا۔ انعام کا آدھا حصہ چارلس کو ملا تھا اور بقیہ آدھا بقیہ دونوں سویٹ طبعیات دانوں میں آدھا آدھا تقسیم ہوا تھا۔ نوبل انعام کمیٹی کا اقتباس ہے "کوانٹم الیکٹرانکس کے میدان میں بنیادی کام کرنے کے اعتراف میں، جس کی بدولت میزر۔ لیزر اصول پر مبنی ارتعاش پیدا کرنے والے (Oscillators) اور تقویت دینے (Amplifiers) والے آلات کی تیاری ممکن ہوئی"۔ چارلس ہارڈ ٹاؤنز 28 جولائی، 1915 عیسوی گرین وِل، جنوبی کیرولائنا، امریکہ میں پیدا ہوئے تھے اور 27 جنوری، 2015 عیسوی میں برکلے، کیلیفورنیا، امریکہ میں فوت ہوئے تھے۔ نوبل انعام کے وقت وہ نامور تعلیمی ادارہ میسا چوسٹس انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی، کیمبرج سے وابستہ تھے۔ اس کے بعد اب ہم لیزر کے موجد کے بارے میں جانتے ہیں۔ پہلا عملی لیزر 1960 عیسوی میں امریکی طبعیات داں و سائینسداں تھیوڈور ہیرالڈ میمن نے تیار کیا تھا۔ یہ روبی لیزر تھا۔ جس میں مصنوعی روبی کرسٹل استعمال کیا گیا تھا۔ اس لیزر نے مسلسل شعاع کے بجائے سرخ روشنی کی مختصر پلسز (pulses) پیدا کی تھیں۔ تھیوڈور ہیرالڈ میمن 11 جولائی، 1927 عیسوی میں لاس اینجلس، امریکہ میں پیدا ہوئے تھے اور 5 مئی، 2007 عیسوی میں وینکوور، کینیڈا میں انکی وفات ہوئی تھی۔

روزنامہ عوامی نیوز
کولکاتا | منگل، ۱۱/اگست ۲۰۲۶ء

آر جی کار اسپتال سانحہ دو سال مکمل مگر انصاف......؟

کولکاتا کے اعلیٰ سرکاری اسپتال میں دو سال قبل ایک جونیئر ڈاکٹر کی عصمت دری اور قتل کا دردناک سانحہ ہوا تھا جس میں نہ صرف پورے بنگال میں بلکہ پورے ملک میں تہلکہ مچا دیا تھا۔ اس جونیئر ڈاکٹر کی عصمت دری اور قتل کے واقعہ نے جس میں سکنڈ ایئر کی پوسٹ گریجویٹ آر جی کار اسپتال کے جونیئر ڈاکٹر کی کہانی ختم کر دی تھی لیکن اس سانحہ کے خلاف پورا بنگال احتجاج کی آگ میں جلنے لگا کیونکہ ریاستی حکومت اس ریپ اور قتل کی واردات کی نہ تو صحیح ڈھنگ سے چھان بین ہی کرا سکی تھی اور نہ اس معاملے میں کوئی خاص پہل ہوئی۔ اگست 2024 کا یہ واقعہ ریاستی حکومت کے زوال کا ایک اہم سنگ میل ثابت ہوا اور اگست 2026 میں جب اس سانحہ کے دو سال مکمل ہوئے اور بنگال میں نئی حکومت بھی چار ماہ پرانی ہو گئی جب احتجاجیوں نے مقتولہ جونیئر ڈاکٹر کی دوسری برسی کے موقع پر زبردست ریلی نکالی اور اس کا اقرار کیا کہ جس طرح سے سابق ترنمول حکومت اس کیس کو حل کرنے میں ناکام رہی، اسی طرح سے نئی بی جے پی حکومت بھی ناکام ہے اور اس سے کوئی امید نظر نہیں آ رہی ہے۔ نئی بی جے پی حکومت نے اس کیس کے سلسلے میں صرف تین آئی پی ایس افسروں کو معطل کیا اور ایسا کر کے اپنے تئیں یہ محسوس کیا کہ اس نے صحیح اقدامات کئے ہیں۔ احتجاجیوں کا کہنا ہے کہ اب وہ ساری امیدیں کھو چکے ہیں اور انہیں اس کا کوئی یقین نہیں ہے کہ انہیں اس معاملے میں انصاف ملے گا۔ اس حادثے کو اب دو سال گزر چکے ہیں اور کسی کو بھی اس کا یقین نہیں ہے کہ اس جرم کو صرف ایک شخص نے انجام دیا ہوگا جس کی گرفتاری عمل میں آئی ہے۔

9 اگست کو دو سال قبل کا واقعہ ہے جب ایک جونیئر ڈاکٹر کی لاش آر جی کار اسپتال میں ملی تھی چھان بین سے پتہ چلا کہ ریپ کرنے کے بعد اسے قتل کر دیا گیا ہے۔ 31 سالہ پوسٹ گریجویٹ تربیتی ڈاکٹر کی لاش ملی اور پوسٹ مارٹم اسی دن ہوا اور اسی رات کو اس کا کریا کرم کر دیا گیا۔ 10 اگست کو کلکتہ پولس کا سیوک رضا کار سنجے رائے کو سٹی پولس نے گرفتار کیا۔ سی سی ٹی وی فوٹیج سے پتہ چلا کہ جہاں پر جرم ہوا، وہ اسی جگہ پر دیکھا گیا۔ 11 اگست کو جونیئر ڈاکٹروں نے ایک زبردست احتجاجی ریلی نکالی اور انصاف کا مطالبہ کیا۔ 13 اگست کو سی بی آئی نے اس کیس کو اپنے ہاتھوں میں لیا جب کلکتہ ہائی کورٹ نے اس کا حکم دیا۔ 15 اگست کو ایک مشتعل ہجوم آر جی کار اسپتال میں داخل ہوا اور کئی شعبوں بشمول کرائم سین (مقام جرم) کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیا اور اس واقعہ نے اس شبہہ کو بڑھا وا دیا کہ ثبوتوں کو مٹانے کی سازش رچی گئی ہے۔ 17 اگست کو انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن نے ملک گیر سطح پر ہڑتال کیا اور ملک بھر میں پی ڈی سروس متاثر ہوئی۔ 20 اگست کو سپریم کورٹ نے حکم جاری کیا کہ اس کیس کو اس وقت جو بھی حالت میں ہے اسی میں چھوڑ دیا جائے اور پھر نیشنل ٹاسک فورس ڈاکٹروں کے تحفظ کے لئے قائم کیا گیا۔ 23 اگست کو ملک گیر سطح پر ڈاکٹروں نے ہڑتال کیا لیکن سپریم کورٹ کی مداخلت پر وہ ہڑتال ختم کر دی گئی۔ اس دوران سی بی آئی نے چھان بین شروع کی لیکن اس نے اسپتال میں مالی بے ضابطگیوں کی چھان بین کی سابق پرنسپل سندیپ گھوش کے معیاد میں مالی بے ضابطگیاں ہوئی ہیں۔ 14 ستمبر کو سندیپ گھوش کی گرفتاری عمل میں آئی ساتھ ہی سابق ٹالہ پولس اسٹیشن کے او سی ابھجیت منڈل کو گرفتار کیا گیا۔ 5 اکتوبر کو جونیئر ڈاکٹروں نے اسپلینڈ میں بھوک ہڑتال شروع کر دی۔ 21 اکتوبر کو جونیئر ڈاکٹروں نے اس وقت کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کے ساتھ نبنو میں بات چیت کی۔ 22 اکتوبر کو جونیئر ڈاکٹروں نے ہڑتال ختم کر دی۔ نومبر 2024 کو سی بی آئی نے سیالدہ کورٹ میں سنجے رائے کے خلاف فرد جرم عائد کر دیا۔

سی بی آئی کی چھان بین کو ناکامی کا مجموعہ بتایا جا رہا ہے کیونکہ سنجے رائے کو تو کلکتہ پولس نے گرفتار کیا تھا لیکن اس ریپ اور قتل میں دوسرے لوگ بھی جڑے تھے جس کا سبھوں کو یقین ہے اس بارے میں تو نئی حکومت کے پرچم تلے پولس اور سی بی آئی بھی ناکام ہے۔ (خ الف ف)

آسنسول: 200 فٹ لمبے قومی پرچم کے ساتھ ترنگا ریلی، سماج کے تمام طبقات کی حب الوطنی کے جذبے کے ساتھ شرکت

آسنسول: 10 ر اگست،(عوامی نیوز سروس): یوم آزادی سے پہلے آسنسول ہر گھر میں ترنگا کے لیے حب الوطنی کے جوش سے بھرا ہوا تھا پیر کی سہ پہر آسنسول کے رابندر بھون کے سامنے ایک عظیم ترنگا ریلی شروع ہوئی ریلی کی مرکزی توجہ کا مرکز 200 فٹ لمبا قومی پرچم تھا اس بڑے ترنگے کو ہاتھوں میں تھامے کئی اسکولوں کے طلباء، عوام، سرکاری افسران، عوامی نمائندوں اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے ریلی میں مارچ کیا اس موقع پر ویسٹ بردھمان کے ضلع مجسٹریٹ (ڈی ایم) ایس پونابالم، آسنسول-درگاپور پولیس کمشنر (سی پی) ڈاکٹر پرنب کمار، اور تین ایم ایل اے- کرشنیند و مکھرجی ، اربجیت رائے، اور پارتھ گھوش موجود تھے قابل ذکر ہے کہ مغربی بنگال حکومت کی پہل پر ریاست کے تمام اضلاع اور بلاکس میں ہفتہ بھر مختلف پروگراموں کے ذریعے 'ہر گھر ترنگا' مہم منائی جا رہی ہے اس کے تحت آسنسول، درگاپور اور مغربی بردھمان ضلع کے مختلف بلاکس میں ترنگا ریلی، رنگولی پروگرام اور عام لوگوں میں قومی پرچم تقسیم کرنے سمیت کئی پروگرام منعقد کیے جا رہے ہیں پیر کو رابندر بھون سے شروع ہونے والی ریلی میں لوگ حب الوطنی کے نعروں اور جوش وخروش کے ساتھ اپنے ہاتھوں میں 200 فٹ لمبا قومی پرچم اٹھائے آگے بڑھے۔ ریلی جی ٹی روڈ کے بھگت سنگھ موڑ، برن پور روڈ اور کورٹ موڑ سے ہوتی ہوئی پولو گراؤنڈ پر اختتام پذیر ہوئی۔ اس سلسلے میں مغربی بردھمان کے ضلع مجسٹریٹ ایس پونابالم نے کہا ہر گھر میں ترنگا پروگرام کو مدنظر رکھتے ہوئے ضلع کے مختلف علاقوں میں پہلے ہی کئی تقریبات کا انعقاد کیا جا رہا ہے اس اقدام کا بنیادی مقصد قومی پرچم کے احترام اور عوام میں حب الوطنی کا پیغام پھیلانا ہے آسنسول شمالی کے ایم ایل اے کرشنیندو مکھرجی نے کہا کہ ریاست بھر کے مختلف اضلاع اور بلاکس میں ہفتہ بھر ترنگا یاترا کا انعقاد کیا جا رہا ہے سرکاری افسران، عام لوگ، دانشور اور ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد شرکت کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قومی پرچم ہاتھ میں لے کر سڑکوں پر اکٹھے چل کر ملک کی جمہوریت اور قانون پر یقین رکھنے کا پیغام دیا جا رہا ہے ہاتھ جوڑ کر ملک کی جمہوریت اور قانون پر یقین رکھنے کا پیغام دیا جا رہا ہے۔ یوم آزادی کے موقع پر 200 فٹ لمبا قومی پرچم لے کر نکلنے والی اس ریلی نے آسنسول شہر میں حب الوطنی کے ماحول کو مزید روشن کر دیا۔ بتایا گیا ہے کہ "ہر گھر میں ترنگا" پروگرام 17 اگست تک چلے گا۔

ایک ہی رات 6 مقفل گھروں میں چوری کی واردات

آسنسول: 10 ر اگست،(عوامی نیوز سروس): 6 بند ای سی ایل کوارٹرز میں رات گئے چوری کی واردات سے علاقہ میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ یہ واقعہ گولائی موڑ کان کے رہائشی علاقے ای سی ایل کی نوکا جوڑا کولیری میں پیش آیا۔ پولیس نے سی سی ٹی وی فوٹیج کی جانچ کے بعد کیس کی تفتیش شروع کر دی ہے۔ اتوار کی رات دیر گئے، انڈال میں ای سی ایل کی نوکجرا کولیری کے گولائی علاقے میں چھ گھروں میں چوری کی وارداتیں ہوئیں مقامی ذرائع کے مطابق چوری کے وقت کوارٹرز میں کوئی موجود نہیں تھا۔ جس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے چور گھروں میں گھس کر مختلف سامان چوری کر کے فرار ہو گئے۔ چوری کا علم پیر کی صبح گھر واپس آنے پر شہریوں کو ہوا۔ اطلاع کے بعد تھانہ انڈال کی پولس جائے وقوعہ پر پہنچی۔ پولیس واقعے کی مختلف پہلوؤں سے تفتیش کر رہی ہے جس میں مقفل رہائش گاہوں کی تلاشی بھی شامل ہے۔ مقامی لوگوں کا دعویٰ ہے کہ کجرا گولائی کے علاقے میں اس سے پہلے بھی کئی مقفل مکانات میں چوری کی وارداتیں ہو چکی ہیں اس طرح کے واقعات کے بار بار ہونے سے علاقے میں خوف و ہراس کا ماحول ہے مقامی لوگوں کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ جائے وقوعہ سے سی سی ٹی وی فوٹیج میں دو مشکوک افراد کو دیکھا گیا ہے۔ ان کے پاس تیز دھار ہتھیار بھی بتائے جاتے پولیس ملزمان کی شناخت کے لیے سی سی ٹی وی فوٹیج کا جائزہ لے رہی ہے تاہم سی سی ٹی وی فوٹیج میں نظر آنے والے افراد واقعی چوری میں ملوث ہیں یا نہیں یہ تحقیقات مکمل ہونے کے بعد ہی واضح ہو سکے گا متعدد مقفل رہائش گاہوں میں بیک وقت ہونے والی چوریوں نے علاقے کے حفاظتی نظام پر سوالات اٹھائے ہیں۔ پولیس پورے معاملے کی جانچ کر رہی ہے۔

جموڑیہ میں تارا کولیری کان پر بی جے پی کا احتجاج

آسنسول: 10 ر اگست،(عوامی نیوز سروس): مغربی بردوان ضلع کے جموڑیہ علاقے میں کان میں ملازمت پر سیاسی تنازعہ ایک بار پھر سامنے آیا ہے۔ بی جے پی کے لیڈروں اور کارکنوں نے چورولیا میں تارا کولیری کان کے مین گیٹ پر احتجاج کیا۔ احتجاج کے دوران کان میں کوئلے کی پیداوار اور نقل وحمل مختصر طور پر متاثر ہوئی۔ اطلاعات کے مطابق بی جے پی کے مقامی لیڈر اور کارکن پارٹی کے جھنڈے لے کر کان کے مین گیٹ پر پہنچے اور روزگار کے مسئلہ پر احتجاج کرنے لگے مظاہرین نے الزام لگایا کہ کان روزگار فراہم کرنے میں جانبداری کا مظاہرہ کر رہی ہے اور بی جے پی کے حامیوں کو کام کے مواقع سے انکار کیا جا رہا ہے۔ بی جے پی کے حامیوں نے دعویٰ کیا کہ کان پر غیر منصفانہ تنقید کی جا رہی ہے مبینہ طور پر ترنمول کانگریس کے حامیوں کے ساتھ ترجیحی سلوک کیا جا رہا ہے۔ مظاہرین نے کان کے گیٹ پر نعرے لگائے اور اپنے مطالبات کا اظہار کیا مظاہروں نے کان سے کوئلے کی پیداوار اور نقل وحمل کو عارضی طور پر روک دیا۔ اس سے کان کے کام متاثر ہوئے۔ تارا کولری کان مغربی بنگال پاور ڈیولپمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ (WBPDCL) کے تحت اہم کانوں میں سے ایک ہے۔ یہ ریاست میں تھرمل پاور پلانٹس کو کوئلہ سپلائی کرتا ہے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس اور کمپنی کے اہلکار جائے وقوعہ پر پہنچ گئے۔ انہوں نے مظاہرین سے مذاکرات کر کے صورتحال کو پرسکون کرنے کی کوشش کی۔ قائل کرنے اور مذاکرات کے بعد، احتجاج ختم ہو گیا، اور کان میں کوئلے کی پیداوار اور نقل وحمل دوبارہ شروع ہو گئی۔ علاقے میں صورتحال فی الحال قابو میں ہے۔ ملازمت کے الزامات کے بارے میں کمپنی یا ترنمول کانگریس کی طرف سے فوری طور پر کوئی سرکاری ردعمل سامنے نہیں آیا۔

پولو گراؤنڈ، آسنسول میں سیپکٹکرا لیگ کا افتتاح

آسنسول: 10 ر اگست،(عوامی نیوز سروس): آسنسول کے پولو گراؤنڈ میں منفرد اور دلچسپ کھیل Sepaktakraw لیگ کا شاندار افتتاح ہوا۔ اس موقع پر مغربی بنگال کی وزیر اگنی مترا پال مہمان خصوصی کے طور پر موجود تھیں اور انہوں نے لیگ کا باقاعدہ افتتاح کیا اس تقریب میں کھلاڑیوں، کوچز اور سیپکٹکرا کے کھیل سے وابستہ مختلف عہدیداروں اور ممبران کے ساتھ معاشرے کے کئی سرکردہ افراد موجود تھے افتتاحی تقریب کے دوران کھلاڑیوں میں زبردست جوش وخروش دیکھا گیا۔ اس موقع پر وزیر اگنی مترا پال نے کہا کہ آسنسول کی کھیلوں کی دنیا کے لیے یہ فخر کی بات ہے کہ تھائی لینڈ سے متعلق یہ منفرد کھیل اب آسنسول میں منعقد کیا جا رہا ہے انہوں نے کہا کہ اس کھیل کے لیے مقامی کھلاڑیوں اور نوجوانوں میں جس طرح کا جوش وخروش دیکھا جا رہا ہے وہ بہت حوصلہ افزا ہے۔ آسنسول کے کھیل سے محبت کرنے والوں اور کھلاڑیوں کو مبارکباد دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس طرح کے ایونٹس سے شہر کے کھیلوں کے ہنر کو ترقی کا موقع ملے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ نوجوانوں کی اس کھیل کی طرف دلچسپی مزید بڑھے گی۔ یہ بات قابل غور ہے کہ Sepaktakraw جنوب مشرقی ایشیا کا ایک مقبول کھیل ہے، جس میں فٹ بال اور والی بال جیسے کھیلوں کی بہت سی خصوصیات کو ایک مرکب کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔

علماء، ائمہ، وکلاء اور مساجد کمیٹیوں کی اہم مشاورتی میٹنگ
اذان اور لاؤڈ اسپیکر کے استعمال سے متعلق اہم فیصلے

آسنسول 10 اگست (عوامی نیوز سروس) مسجد بیت المعمور، تالپوکھریہ آسنسول میں علماء، ائمہ، وکلاء اور مساجد کمیٹیوں سے وابستہ ذمہ داران شہر آسنسول و برنپور کی ایک اہم مشاورتی میٹنگ منعقد ہوئی جس کی صدارت حضرت مولانا مفتی خورشید اکرم رحمانی صاحب، امام وخطیب جامع مسجد، نے فرمائی۔ میٹنگ میں موجود علماء، ائمہ، وکلاء اور مساجد کے ذمہ داران نے موجودہ حالات کے تناظر میں مساجد میں لاؤڈ اسپیکر اور اذان کے سلسلے میں تفصیلی غور وخوض کیا تمام شرکائے اجلاس نے باری باری اپنے مفید مشورے پیش کیے۔ جبکہ وکلاء حضرات نے قانونی اعتبار سے اختیار کیے جانے والے ممکنہ طریق؟ کار اور متعلقہ قانونی پہلوؤں کی نشاندہی کی؟ تفصیلی مشاورت کے بعد باہمی اتفاقِ رائے سے متعدد اہم امور طے پائے۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ کسی بھی مسجد سے لاؤڈ اسپیکر یا مائک نہیں اتارا جائے گا البتہ سپریم کورٹ کی گائیڈ لائنز کے مطابق لاؤڈ اسپیکر کی آواز کو مقررہ حد کے اندر رکھتے ہوئے پانچوں وقت اذان دی جائے گی تمام مساجد کی کمیٹیوں سے گزارش کی گئی کہ وہ آواز کی پیمائش کے لیے مناسب ساؤنڈ لیول میٹر خریدیں اور اس کے ذریعے لاؤڈ اسپیکر کی آواز کو متعلقہ گائیڈ لائنز کے مطابق رکھیں۔ اجلاس میں یہ بھی طے کیا گیا کہ اگر کوئی شخص یا سرکاری اہلکار مسجد میں مائک اتارنے کے سلسلے میں آئے تو مسجد کے ذمہ داران ان سے تحریری حکم نامہ طلب کریں اگر کوئی شخص زبردستی کرنے کی کوشش کرے تو کسی بھی قسم کی مزاحمت سے گریز کرتے ہوئے اس کا نام اور عہدہ معلوم کیا جائے اور پورے واقعے کی ویڈیو ریکارڈنگ کر لی جائے تا کہ ضرورت پڑنے پر قانونی کارروائی کے لیے مناسب ریکارڈ موجود ہو۔ میٹنگ میں قانونی معاملات سے نمٹنے کے لیے وکلاء حضرات کی ایک خصوصی ٹیم بھی تشکیل دی گئی تمام مساجد کے ذمہ داران سے کہا گیا کہ کسی بھی مسجد کے سلسلے میں قانونی یا انتظامی نوعیت کا معاملہ پیش آنے کی صورت میں فوری طور پر اس ٹیم سے رابطہ کریں وکلاء حضرات نے یقین دلایا کہ جہاں اور جب ضرورت پیش آئے گی وہ اپنی قانونی صلاحیت اور استطاعت کے مطابق تعاون فراہم کریں گے۔ اجلاس میں یہ بھی طے پایا کہ پہلے مرحلے میں وکلاء کی ٹیم کے ذریعے ضلع انتظامیہ اور پولیس کمشنر (CP) کے توسط سے ایک باقاعدہ خط وزیر اعلیٰ تک پہنچایا جائے گا جس میں موجودہ صورتِ حال مساجد کے ذمہ داران کے تحفظات اور قانونی نکات کو پیش کیا جائے گا۔ شرکائے اجلاس نے اس بات پر زور دیا کہ موجودہ حالات میں تمام مساجد کے ذمہ داران قانون کا احترام کرتے ہوئے باہمی اتحاد، حکمت، صبر اور قانونی طریقہ کار کو اختیار کریں اور کسی بھی ناخوشگوار صورتِ حال سے بچنے کے لیے جذباتی اقدام سے گریز کریں۔ آخر میں صدرِ مجلس حضرت مولانا مفتی خورشید اکرم رحمانی صاحب نے دعا فرمائی، جس کے ساتھ یہ اہم مشاورتی نشست اختتام پذیر ہوئی۔

آدھی رات کو بغیر اطلاع کے بجلی کاٹنے کے خلاف دیہاتوں کے شدید احتجاج پر سپلائی بحال

آسنسول: 10 ر اگست،(عوامی نیوز سروس): رات اچانک اندھیرا چھا گیا۔ کوئی پیشگی اطلاع، کوئی اعلان نہیں، پھر بجلی کیوں بند کی گئی؟ جموڑیہ اسمبلی حلقہ کے تین گاؤں پنچو ریہ، ڈوبرانہ اور پنچوریا ڈنگل پاڑا کے باشندوں نے پیر کی آدھی رات کو یہ سوال اٹھایا۔ الزام کی انگلی ای سی ایل کے سون پور بازاری علاقے کی طرف اٹھی بجلی اچانک بند ہونے کی وجہ کیا ہے؟ گاؤں والوں کا دعویٰ ہے کہ پیر کی رات دیر گئے ای سی ایل انتظامیہ نے تینوں دیہاتوں کو بجلی کی سپلائی منقطع کر دی۔ مقامی رہائشی شنکر بنرجی نے الزام لگایا، "ہم گزشتہ 8-10 سالوں سے ای سی ایل کی لائن سے بجلی استعمال کر رہے ہیں اچانک اسے بند کرنے کی سازش رچی جا رہی ہے۔ کہتے ہیں ہمارے علاقے سے ECL منافع کما رہے ہیں لیکن ہمیں تھوڑی سی بجلی بھی فراہم نہیں کر سکتے؟ صبح ہوتے ہی مرد وخواتین سڑکوں پر آ گئے۔ بجلی بند ہونے کی خبر پھیلتے ہی سون پور بازاری ایریا کے دفتر میں پیر کی صبح سے ہی ہنگامہ برپا ہو گیا۔ لوگوں کی بڑی تعداد نے ای سی ایل کا گھیراؤ کر کے احتجاجی مظاہرہ کیا۔ پنچو ڈیا کی رہنے والی بنرجی جذباتی انداز میں کہتی ہیں، "گھر میں ایک چھوٹا بچہ ہے۔ ہم اسٹیٹ لائن بل ادا کرنے کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ ہمارا گھرانہ ECL پر منحصر ہے۔ آدھی رات کو بجلی منقطع ہوئی تو ہم کہاں جائیں گے؟" اس نے ریاست کے وزیر اعلیٰ سے بھی ہاتھ جوڑ کر مدد کی اپیل کی گھنٹوں کے احتجاج کے بعد جموڑیہ کے ایم ایل اے ڈاکٹر بچن مکھرجی نے مداخلت کی۔ ان کی کوششوں کی بدولت ای سی ایل انتظامیہ نے تینوں دیہاتوں میں بجلی کی سپلائی بحال کی۔ اس کے بعد گاؤں والوں نے اپنا احتجاج ختم کر دیا۔ لیکن سوال ابھی تک کھڑا ہے کیا بغیر اطلاع کے بجلی منقطع کی جا سکتی ہے؟ فی الحال بجلی کی سپلائی بحال کر دی گئی ہے لیکن تینوں دیہاتوں میں لوگوں کے ذہنوں میں ایک ہی خوف ہے کہ اندھیرا کب چھا جائے گا؟

غیر قانونی جھارکھنڈ لاٹری کے خلاف
مہم، لادوہا میں ایک گرفتار

آسنسول: 10 ر اگست،(عوامی نیوز سروس): فرید پور (لادوہا) پولیس اسٹیشن نے غیر قانونی لاٹری ٹکٹوں کے خلاف اپنی مہم میں کامیابی حاصل کی ہے۔ بنگرام کے رہنے والے کرانتی چودھری نامی شخص کو گرفتار کیا گیا پولیس ذرائع کے مطابق گرفتار شخص سے متعدد غیر قانونی لاٹری ٹکٹ برآمد ہوئے ہیں۔ اس کے خلاف متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کر کے پولیس نے تفتیش شروع کر دی ہے۔ اسے حراست میں لے کر پوچھ گچھ کر کے تفتیش کار یہ جاننے کی کوشش کر رہے ہیں کہ اس غیر قانونی لاٹری گینگ میں اور کون کون شامل ہے۔

آسنسول ضلع اسپتال میں آنکولوجی او پی ڈی کا آغاز

آسنسول: 10 ر اگست،(عوامی نیوز سروس): آسنسول ڈسٹرکٹ اسپتال میں کینسر کے مریضوں کے علاج کے لیے ایک اہم اقدام اٹھایا گیا۔ ریاستی شہری ترقیات اور میونسپل امور کے وزیر اگنی مترا پال نے اسپتال کے احاطے میں نئے تعمیر شدہ آنکولوجی آؤٹ پیشنٹ ڈپارٹمنٹ (او پی ڈی) کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر آسنسول ضلع اسپتال کے سپرنٹنڈنٹ، مغربی بردوان ضلع کے چیف ہیلتھ آفیسر، اسپتال کے ڈاکٹر، طبی عملہ اور دیگر ملازمین موجود تھے۔ ان کی موجودگی میں آنکولوجی او پی ڈی کا افتتاح کیا گیا۔ افتتاح کے بعد وزیر اگنی مترا پال نے کہا کہ آسنسول ضلع اسپتال میں کینسر کے مریضوں کے لیے کیموتھراپی کی سہولت پہلے سے موجود تھی، لیکن اس کا مکمل طور پر منظم طریقے سے آپریشن نہیں کیا جا رہا تھا اب، آنکولوجی او پی ڈی کے آغاز کے ساتھ، کینسر کے ماہرین ان کی کیموتھراپی کے علاج کے دوران مریضوں کے ساتھ موجود رہ سکیں گے۔ یہ مریضوں کو زیادہ موثر اور منظم علاج حاصل کرنے کی اجازت دے گا۔ انہوں نے کہا کہ آسنسول ڈسٹرکٹ ہسپتال میں آنکولوجی آؤٹ پیشنٹ ڈپارٹمنٹ (او پی ڈی) کا آغاز یقینی طور پر کینسر کے علاج کے میدان میں سنگ میل ثابت ہوگا اس سے آسنسول اور آس پاس کے علاقوں میں کینسر کے مریضوں کو علاج کے لیے دور تک جانے کی ضرورت کم ہو جائے گی۔ پروگرام کے دوران، 9 اگست 2024 کو کولکتہ کے آر جی کار میڈیکل کالج اور اسپتال میں ڈیوٹی پر موجود ایک خاتون ڈاکٹر کے ساتھ عصمت دری کی کےقتل کی یاد میں اسپتال کے احاطے میں دو منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی۔ اس موقع پر اگنی مترا پال نے کہا کہ اس المناک واقعہ کو دو سال ہو چکے ہیں لیکن اسے فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ڈیوٹی پر موجود خاتون ڈاکٹر کے اس واقعے نے پورے معاشرے کو ہلا کر رکھ دیا ہے انہوں نے مزید کہا کہ چیف منسٹر سوبھیند وادھیکاری کی ہدایت پر مغربی بنگال کے تمام اسپتالوں میں واقعہ کی برسی کے موقع پر دو منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی تا کہ اس المناک واقعہ کی یاد کو برقرار رکھا جا سکے اور مستقبل میں ایسے واقعات کو دوبارہ رونما ہونے سے روکا جا سکے۔

بنگال جھارکھنڈ سرحد پر مویشیوں سے لدا ٹرک ضبط، ڈرائیور اور 4 دیگر گرفتار

آسنسول: 10 ر اگست،(عوامی نیوز سروس): آسنسول-درگاپور پولیس کمشنریٹ کی پولیس نے جھارکھنڈ سرحد پر مویشیوں کی اسمگلنگ کی کوشش کو ناکام بنا دیا پیر کی صبح، مغربی بنگال اور جھارکھنڈ کی سرحد پر واقع ڈبر ڈیہی چیک پوسٹ پر کارروائی کرتے ہوئے گائے اور بھینسوں سے لدے ایک ٹرک کو ضبط کیا گیا اس معاملے میں کلٹی تھانے کی چورنگی چوکی کی پولیس نے پہلے ٹرک ڈرائیور سمیت کل چار افراد کو حراست میں لیا تھا۔ بعد میں انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ پولیس اور مقامی ذرائع کے مطابق جھارکھنڈ کے میتھن علاقے سے ایک ٹرک میں بڑی تعداد میں گائے اور بھینسیں لائی جا رہی تھیں وشو ہندو پریشد کی گورکشا سمیتی کو خفیہ ذرائع سے یہ اطلاع ملی اطلاع ملنے پر کمیٹی کے ارکان نے چورنگی چوکی پر پولیس کو اطلاع دی۔ اطلاع کی بنیاد پر پولیس نے فوری طور پر ڈبور ڈہی چوکی پر چیکنگ شروع کی۔ اسی دوران پولیس نے میتھن سے آنے والے ایک مشکوک ٹرک کو روکا ٹرک کی تلاشی لینے پر کئی گائیں اور بھینسیں برآمد ہوئیں۔ جانوروں کی نقل و حمل سے متعلق کوئی درست دستاویزات یا کاغذات پیش کرنے سے قاصر، پولیس نے ٹرک ڈرائیور اور اس کے ساتھیوں کو حراست میں لے کر ان سے پوچھ گچھ شروع کر دی۔ بعد میں انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ واقعہ کے بارے میں وشو ہندو پریشد گورکشا سمیتی کے نمائندے چندر شیکھر ساو نے کہا کہ پیر کی صبح ہمیں اطلاع ملی کہ یہ گائے اور بھینسیں میتھن سے ایک ٹرک میں لادی گئی ہیں۔ ٹرک ڈرائیور سے بات کرنے کے بعد، ابتدائی طور پر یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ انہیں بنگلہ دیش کی سرحد کی طرف اسمگل کیا جا رہا تھا پولیس نے بروقت کارروائی کرتے ہوئے ٹرک کو روک لیا۔ ہم مجرموں کے خلاف سخت قانونی کارروائی چاہتے ہیں۔ پولیس نے کہا کہ اس بات کا تعین کرنے کے لیے تفتیش شروع کر دی گئی ہے کہ مویشیوں کو کہاں لے جایا جا رہا تھا اور کیا اس اسمگلنگ کے اس گروہ میں کوئی بڑی شخصیات ملوث ہیں۔

صفحہ اول کا بقیہ

بقیہ: کولکاتا میں وزیر اعلیٰ

جذبے کو فروغ دینے پر زور دیا تھا۔ آج کی ترنگا یاترا کو اسی سلسلے کی ایک اہم اور نمایاں کڑی کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، جہاں سیاسی وابستگی سے بالاتر ہو کر قومی پرچم کو اتحاد کی علامت کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کی گئی۔ سیاسی مبصرین کے مطابق اس نوعیت کے عوامی پروگرام نہ صرف یوم آزادی کے جذبے کو تقویت دیتے ہیں بلکہ شہریوں میں قومی شعور، آئینی اقدار اور اجتماعی ذمہ داری کے احساس کو بھی فروغ دیتے ہیں۔ کولکاتا کی یہ ترنگا یاترا شہر میں حب الوطنی، یکجہتی اور مثبت عوامی شرکت کے ایک نمایاں منظر کے طور پر یاد رکھی جائے گی۔

بقیہ: بجرنگ دل اور وی ایچ پی

رکن پارلیمنٹ پپو یادو نے کچھ ایسی باتیں سامنے رکھیں، جو کہ فکر انگیز ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ بجرنگ دل، وی ایچ پی اور سادے لباس میں گھومنے والے غنڈے طالبات سے معافی منگواتے ہوئے نظر آئے، اور یہ حرکت غلط ہے۔ دراصل بہار کی راجدھانی پٹنہ اور سیوان میں مظاہرین طلبا پر ہوئی کارروائی کے بعد کانگریس نے ایک 'فیکٹ فائنڈنگ کمیٹی' بنائی تھی، جس میں پپو یادو کو بھی شامل کیا گیا تھا۔ آج اس فیکٹ فائنڈنگ کمیٹی کے اراکین نے دہلی واقع کانگریس ہیڈ کوارٹر میں پریس کانفرنس کر کئی اہم حقائق سامنے رکھے۔ پپو یادو نے خاص طور سے طالبات کے ساتھ ہوئی بدسلوکی پر افسوس ظاہر کیا اور کہا کہ یہ بچیاں تعلیمی نظام میں بہتری کا مطالبہ کر رہی تھیں، ان کے ساتھ غنڈہ گردی کی گئی ہے۔ انھوں نے تعلیمی نظام میں بہتری کے حوالہ سے کہا کہ "حکومت کمشنری یا ضلع میں امتحان سنٹر بنائے تا کہ بچوں کا خرچ نہ بڑھے اور مصیبتیں کم ہوں۔ حکومت غریب بچوں کے لیے ایک اچھا 'ا?ن لائن ایجوکیشن پلیٹ فارم' بنائے تا کہ بہتر اساتذہ اچھے سے پڑھائی کرا سکیں۔" انھوں نے یہ مطالبہ بھی کیا کہ "حکومت منظم طریقے سے 'امتحان کیلنڈر' جاری کرے۔" اس سے قبل بہار کانگریس انچارج شری کرشن الاورو نے میڈیا اہلکاروں کو بتایا کہ "بہار کے نوجوانوں پر اے کے-47 چلائی گئی۔ نوجوان گولیوں سے زخمی ہوئے، ان کا خون بہا اور خصوصاً یہ معاملہ سیوان کا ہے۔" انھوں نے بتایا کہ بہار پولیس نے پوری ریاست میں طلبا و نوجوانوں کو حراست میں لیا۔ انھوں نے سوال کیا کہ ملک میں طلبا حق کے لیے آواز اٹھا رہے ہیں، تو ان پر بربریت کرنے کا حکم کس کے اشارے پر دیا جا رہا ہے؟ بہار میں طلبا کے ساتھ جو کیا گیا، اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ حکومت کی کیا منشا تھی۔ الاورو نے بتایا کہ کانگریس کی طرف سے بہار کے 6 شہروں میں 6 فیکٹ فائنڈنگ ٹیمیں بھیجی گئی تھیں، جن کا کام طلبا، نوجوانوں میڈیا اور انتظامیہ سے مل کر یہ پتہ کرنا تھا کہ طلبا کے ساتھ ایسی بربریت کیوں ہوئی اور کس کے کہنے پر کی گئی۔ فیکٹ فائنڈنگ کمیٹی کے رکن اور این ایس یو آئی چیف ونود جھا کھڑ نے بھی اپنی باتیں میڈیا کے سامنے رکھیں۔ انھوں نے کہا کہ "بہار میں طلبا و نوجوانوں کے ساتھ دہشت گردوں جیسا سلوک کیا گیا۔ نوجوانوں کو رات میں حراست میں لیا گیا، ان کی ا?نکھوں میں پٹی باندھی گئی۔" انھوں نے یہ بھی بتایا کہ "نوجوانوں کے والدین کی کنپٹی پر بندوق رکھ کر دھمکی دی گئی کہ اگر آپ کے بچے حکومت کے خلاف آواز اٹھائیں گے تو ان کا انکاؤنٹر ہوگا۔" انھوں نے بتایا کہ فیکٹ فائنڈنگ کمیٹی کے اراکین نے کئی طلبا سے بات کی اور سب نے یہی کہا کہ انھیں فرضی مقدمات میں پھنسایا جا رہا ہے، لیکن این ایس یو آئی ان سبھی طلبا کے ساتھ کھڑی ہے اور ان کی جنگ لڑتی رہے گی۔

یوتھ کانگریس صدر اُدے بھانو چب بھی فیکٹ فائنڈنگ کمیٹی میں شامل کیے گئے تھے۔ انھوں نے کہا کہ "نریندر مودی نے اڈانی کو ایک روپے میں ہزار ایکڑ زمین دے دی، لیکن طلبا کو پیلیٹ گن، لاٹھی چارج، اے کے-47 کی گولی اور ایف ا?ئی ا?ر دی جا رہی ہے۔ طلبا کا کہنا ہے کہ اگر انھیں بھی ایک روپے میں امتحان دینے کو مل جائے تو اس سے ان کا بہت بوجھ کم ہو جائے گا۔" یوتھ کانگریس صدر نے طلبا کے کچھ اہم مسائل بھی میڈیا کے سامنے رکھے اور کہا کہ حکومت کو اس طرف توجہ دینی چاہیے۔

بقیہ: یوکرین کا روس

ڈرون نے آئل ریفائنری کو نشانہ بنایا جو یوکرائنی سرحد سے ایک ہزار کلومیٹر سے زیادہ دور ہے۔ اب تک 13 افراد کی ہلاکت کی اطلاع ہے۔ غور طلب ہے کہ اس سال دونوں جانب سے طویل فاصلے تک حملوں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ جس کے نتیجے میں عام شہری بھی مارے گئے ہیں۔ دریں اثناء سوشل میڈیا پر گردش کرنے والی ایک فوٹیج میں دکھایا گیا ہے کہ کس طرح یوکرائنی ڈرون نے 'Tatneft' کے زیر کنٹرول 'Taneko' ریفائنری کو نشانہ بنایا۔ ریفائنری کے سر کے ارد گرد دھوئیں کا ایک بہت بڑا شعلہ اڑتا ہوا دیکھا گیا۔ تاہم، نیوز ڈیلی ڈیجیٹل نے فوٹیج کی صداقت کی تصدیق نہیں کی۔ ادھر روس جمعرات کی رات سے پورے کیف میں تباہی مچا رہا ہے۔ دارالحکومت پر سینکڑوں ڈرونز اور درجنوں میزائل داغے گئے۔ یوکرین نے کہا کہ روس کی جانب سے کم از کم 74 میزائل اور 496 ڈرون فائر کیے گئے۔ رات بھر دارالحکومت میں دھماکوں کی آوازیں سنی گئیں۔ اس رات ہزاروں لوگ اپنی جان بچانے کے لیے بنکروں اور زیر زمین میٹرو اسٹیشنوں کی طرف بھاگے۔ پورا شہر سیاہ دھوئیں میں ڈھکا ہوا تھا۔ ادھر روس کا دعویٰ ہے کہ اس نے پیر کو یوکرین میں بھی مہلک حملے کیے ہیں۔ یوکرائن کے مقامی حکام نے دعویٰ کیا ہے کہ شمال مشرقی علاقے خارکیف کے ایک گاؤں پر روسی گولہ باری سے پانچ افراد ہلاک ہو گئے۔

بقیہ: کابل اور شام سے

ہتھیاروں کی طرح جدید ہیں۔ دہشت گرد تنظیمیں ڈرون سے کرپٹو کرنسی کا استعمال کر کے دنیا بھر میں دہشت پھیلا رہی ہیں۔ باخبر ذرائع کے مطابق وسطی افریقہ کے یہ ممالک ہمیشہ سے کمزور حکومتوں، بدعنوانی اور بدانتظامی کی افزائش گاہ رہے ہیں۔ اسی خلا سے جہاد کا بیج جڑ پکڑا۔ تاہم 2011 میں لیبیا میں قذافی کی حکومت کے خاتمے کے بعد دہشت گردی نے غیر معمولی شکل اختیار کر لی۔ نیٹو کے حملے میں آمر کے خاتمے کے بعد لیبیا تین حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ چونکہ جنوبی سرحد پر کوئی حکومت نہیں تھی اس لیے یہ ایک شاہراہ، تربیتی کیمپ اور دہشت گردوں کی اسلحہ کی منڈی بن گئی۔ قذافی کی موت کے بعد لیبیا کے اسلحہ خانے کو لوٹ لیا گیا۔ AK-47، راکٹ لانچروں اور گولہ بارود سے بھرے ہزاروں ٹرک صحارا سے ان علاقوں میں پہنچے۔ ان خطوں میں ان ہتھیاروں کی بربریت اب بھی برقرار ہے۔ یہی نہیں، قذافی کے لیے لڑنے والے تواریگ، چاڈیان اور نائیجیرین تربیت یافتہ کرائے کے فوجی ہتھیار لے کر ان علاقوں میں واپس آئے۔ 2012 میں، انہوں نے شمالی مالی میں تواریگ بغاوت شروع کی۔ اس خلا سے القاعدہ اسلامی مغرب (AQIB) ابھرا۔ جس نے بعد میں تقسیم ہو کر ایک کے بعد ایک دہشت گرد تنظیم کو جنم دیا۔ اگرچہ نام نہاد حکومت ممالک کے شہری علاقوں میں قائم رہی لیکن دیہات میں ان کا اثر و رسوخ آہستہ آہستہ بڑھتا گیا۔ سکول اور صحت کے مراکز بند کر دیے گئے۔ غربت، سیکورٹی اور حکومت کے خلاف لوگوں کے غصے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے عسکریت پسندوں نے ہزاروں مقامی لوگوں کو بھرتی کیا۔ پھر آہستہ آہستہ وسطی افریقہ کا وسیع علاقہ دہشت گردی کے لیے آزاد سرزمین بن گیا۔ یہ دہشت گردی صرف ساحل کے علاقے تک محدود نہیں ہے بلکہ آہستہ آہستہ خلیج گنی، بینن اور ٹوگو کے ساحلی ممالک تک پھیلنا شروع ہو گئی ہے۔ اسلامی حکومت کے قیام کے نام پر معدنی وسائل سے بھرے ان خطوں کی معیشت کا کنٹرول اب عسکریت پسندوں کے ہاتھ میں ہے۔ مالی اور برکینا فاسو میں سونے کی کانیں ہیں، چاڈ اور نائجر میں تیل کے ذخائر ہیں۔ عسکریت پسند ان معدنیات کو بلیک مارکیٹ میں فروخت کر کے بھاری رقم کما رہے ہیں۔ دہشت گردی پیسے کے ساتھ چل رہی ہے۔ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ 2025 میں اس خطے میں 9,800 سے زیادہ لوگ دہشت گردی کا شکار ہو چکے ہیں۔ عسکریت پسندوں نے گاؤں کے بعد گاؤں کو جلا دیا ہے۔ اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق فرانس نے 2022 تک افریقہ کے ساحلی علاقے سے اپنی فوجیں واپس بلا لیں، اس کے بعد سے ان خطوں میں دہشت گردوں کی ہلاکتوں کی تعداد میں تقریباً 10 گنا اضافہ ہوا ہے۔ فرانس کے چھوڑے ہوئے خلا کو پُر کرنے کے لیے مالی اور برکینا فاسو جیسے ممالک نے روسی کرائے کے فوجی واگنر اور افریقہ کور پر اپنا انحصار بڑھا دیا ہے۔ تاہم اس کا زیادہ اثر نہیں ہو رہا ہے۔ اقوام متحدہ نے اس صورتحال پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ ان کے مطابق ساحل اب عالمی دہشت گردی کا مرکز بن چکا ہے۔ اگر اس خطے میں دہشت گردی پر جلد قابو نہ پایا گیا تو پورا افریقہ ان کے چنگل میں آ سکتا ہے۔

مدعا علیہ کو دار القضاء ادارہ شرعیہ جھارکھنڈ میں طلبی

رانچی/آسنسول۔ دار القضاء ادارہ شرعیہ جھارکھنڈ رانچی کے نائب قاضی مولانا مفتی اعجاز حسین مصباحی نے کہا ہے کہ، دار القضاء ہذا میں دائر۔ مقدمہ نمبر: 26/407/786/ESJDQ۔

بنام: مدعا علیہ محمد اختر بن محمد کلو مرحوم، ساکن بدھا چمن تالاب، آسنسول، ڈاک خانہ آسنسول تھانہ سوت، ضلع بردوان پچھم بنگال کو حسب اصول وضابطہ قضاء نوٹس ہذا کے ذریعہ اطلاع دی جاتی ہے کہ بتاریخ 14 ر اگست 2026 بروز جمعہ 9 بجے دن دو معتبر شرعی گواہوں کے ساتھ دار القضاء ادارہ شرعیہ جھارکھنڈ، اسلامی مرکز، ہند پیڑھی رانچی میں حاضر ہو کر اپنا بیان اور گواہان کی شہادت پیش کریں۔ مدعیہ خوش نما پروین بنت محمد مجاہد قریشی ساکن تیغی نگر، قریشی محلہ لوہردگا جھارکھنڈ کو بھی اسی تاریخ میں دو معتمد گواہوں کے ساتھ دار القضاء میں طلب کیا گیا ہے۔ بصورت عدم حاضری بعد فیصلہ کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔ مدعا علیہ اسے ضروری سمجھیں۔

☆☆☆☆

'امت شاہ کی خاموشی، یعنی تشدد کو منظوری'
طلبا پر پولیس بربریت معاملہ میں راہل گاندھی نے پھر کیا حملہ

نئی دہلی،10 راگست: دہلی میں 20 جولائی کو مظاہرین طلبا پر پولیس کی بربریت معاملہ میں امت شاہ نے اب تک خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔ لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی لگاتار اس ایشو کو اٹھا رہے ہیں اور جوابدہی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ا؟ج انھوں نے ایک بار پھر سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر سخت تبصرہ کیا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ ''امت شاہ کی خاموشی صرف نظر انداز کرنا نہیں ہے، بلکہ یہ تشدد کو دی گئی منظوری ہے۔'' راہل گاندھی نے اپنی پوسٹ میں لکھا ہے کہ ''پیلیٹ گن، کیل لگی لاٹھیاں اور ا؟نسو گیس کے گولے... پُرامن طریقے سے صرف اپنے مستقبل کے بارے میں سوال پوچھ رہے طلبا پر ان سے حملہ کیا گیا۔ پولیس نے لڑکیوں کو پیٹا، کئی کے پرائیویٹ پارٹس میں چوٹیں ا؟ ئیں۔ نابالغ کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں۔'' وہ مزید لکھتے ہیں کہ ''مودی حکومت سوالوں کا جواب ایسی بربریت سے دیتی ہے۔ اور وزیر داخلہ؟ تقریباً 20 دن گزر چکے ہیں، لیکن امت شاہ اس معاملے پر جواب دینے کے لیے پارلیمنٹ تک نہیں ا؟ ئے۔ بحث کے لیے اپوزیشن کی ہر تجویز کو ٹھکرا دیا گیا ہے۔'' طلبا پر ہوئی بربریت اور ظلم کے لیے امت شاہ کو مبینہ طور پر ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ ''ان کی خاموشی صرف نظر انداز کیا جانا اور غلطی نہیں، یہ تشدد کو منظوری ہے۔ وہ یا تو گنہگار ہیں یا پھر نا قابل'' ساتھ ہی وہ لکھتے ہیں کہ ''ہم سپریم کورٹ کی نگرانی میں جانچ کا مطالبہ کرتے ہیں، اور جب تک انھیں جوابدہ نہیں ٹھہرایا جاتا، یہ جنگ نہیں رکے گی۔'' قابل ذکر ہے کہ اس معاملہ میں راہل گاندھی نے ایک مضمون انگریزی روزنامہ 'دی ہندو' میں لکھا۔ اس مضمون میں بھی راہل گاندھی نے امت شاہ کو دہلی میں طلبا پر ہوئی پولیس بربریت کے لیے جوابدہ ٹھہرایا ہے۔ مضمون میں انھوں نے لکھا ہے کہ ''صرف 2 امکانات ہیں۔ اول، انہوں نے طلبا پر حملے کی اجازت دی، ایسی صورت میں وہ قصوروار ہیں۔ دوم، انہیں اس بات کا کوئی علم نہیں تھا کہ یہ سب ہو رہا ہے، جس کا مطلب ہے کہ وہ مکمل طور پر نا قابل ہیں۔ دونوں صورتوں میں وزیر داخلہ کی حیثیت سے اس دن جو کچھ ہوا، اس کی ذمہ داری ان پر عائد ہوتی ہے اور انہیں استعفیٰ دینا چاہیے۔'' اس مضمون میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ ''ان کی خاموشی اور بے عملی ثابت کرتی ہے کہ انھوں نے طلبا پر حملے کی منظوری دی ہے۔ انھوں نے نہ کسی تحقیقات کا حکم دیا ہے اور نہ ہی کوئی بیان جاری کیا ہے۔ انھوں نے پارلیمنٹ آنے سے انکار کر دیا ہے، اور اپوزیشن کی جانب سے بحث کا مطالبہ کرتے ہوئے روزانہ پیش کی جانے والی تحریکوں کو سرسری طور پر مسترد کر دیا گیا ہے۔''

ہندوستان کا کتنا پیسہ بیرونِ ملک جا رہا ہے؟
ایف سی آر اے پر اکھلیش یادو کا حکومت سے سوال

نئی دہلی، 10 راگست: پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس کے دوران سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے سربراہ اور رکن پارلیمنٹ اکھلیش یادو نے ہندوستانی پیسے کے بیرونِ ملک جانے، غیر ملکی فنڈنگ پر نگرانی اور فارن کنٹریبیوشن ریگولیشن ایکٹ (ایف سی آر اے) سے متعلق مرکزی حکومت سے کئی سوالات کیے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو سب سے پہلے یہ واضح کرنا چاہیے کہ ہندوستان کا کتنا پیسہ بیرونِ ملک جا رہا ہے۔ اکھلیش یادو نے صحافیوں سے گفتگو میں کہا کہ بیرونِ ملک سے ہندوستان میں فنڈ لانے پر مختلف پابندیاں عائد ہیں، لیکن ہندوستانی پیسے کے بیرونِ ملک جانے کے معاملے میں اتنی روک ٹوک دکھائی نہیں دیتی۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ حکومت بیرونِ ملک منتقل ہونے والے ہندوستانی سرمائے پر کب روک لگائے گی۔ ایس پی سربراہ نے الزام لگایا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے اقتدار میں آنے کے بعد امیر اور بڑے لوگوں کے 'اچھے دن' آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہندوستانی پیسہ بڑی مقدار میں بیرونِ ملک جا رہا ہے تو حکومت کو اس بارے میں واضح جواب دینا چاہیے۔ انہوں نے ایف سی آر اے کے استعمال پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ کہیں یہ قانون اقلیتوں کو پریشان کرنے یا دہشت گردی اور ٹیرر فنڈنگ کے خلاف سخت کارروائی کا پیغام دینے تک محدود تو نہیں ہو گیا ہے۔ اکھلیش یادو نے دعویٰ کیا کہ ہندوستان کا بڑی مقدار میں پیسہ پہلے ہی بیرونِ ملک جا چکا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت کو اس معاملے میں شفافیت کے ساتھ اعداد و شمار سامنے رکھنے چاہئیں۔ ان کے مطابق ایف سی آر اے سمیت مختلف معاملات پر پارلیمنٹ میں حکومت اور اپوزیشن کے درمیان اختلافات بھی سامنے آ رہے ہیں۔ ایس پی کے رکن پارلیمنٹ رام گوپال یادو نے بھی ایف سی آر اے کے معاملے پر حکومت کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت کسی موضوع پر کچھ کرنا چاہتی ہے تو اس کے راستے میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنتی۔ انہوں نے 'ناری شکتی وندن ایکٹ' کا حوالہ دیتے ہوئے دعویٰ کیا کہ اسے ووٹنگ والے دن کی رات ہی نافذ کر دیا گیا تھا۔ ایف سی آر اے بل پر رام گوپال یادو نے کہا کہ اس معاملے میں ماہرین کی جانب سے مختلف تجاویز سامنے آ رہی ہیں۔ ان کے مطابق اپوزیشن اور حکومت کی جانب سے الگ الگ باتیں کہی جا رہی ہیں، لیکن انہیں پورا معاملہ درست نہیں لگ رہا۔ ایس پی کی رکن پارلیمنٹ ڈمپل یادو نے بھی ایف سی آر اے بل پر حکومت سے وضاحت طلب کی۔ انہوں نے حکومت سے شفافیت برقرار رکھنے اور قانون و ضوابط کو تمام تنظیموں پر یکساں طور پر نافذ کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ایف سی آر اے اور مختلف این جی اوز کے تحت رجسٹرڈ املاک کو نشانہ بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور اس سے لوگوں میں خوف کا ماحول پیدا ہو سکتا ہے۔ ڈمپل یادو نے سوال اٹھایا کہ حکومت کو واضح کرنا چاہیے کہ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) ایک رجسٹرڈ تنظیم ہے یا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ قانون سب کے لیے یکساں ہونا چاہیے اور پوری کارروائی میں شفافیت ضروری ہے۔

دہلی: عآپ اراکین اسمبلی نے سائیکل گھوٹالے پر کیا احتجاج،
نعرہ والی ٹی شرٹ پہن کر پہنچے اسمبلی، مارشل نے 6 کو کیا باہر

نئی دہلی،10 راگست: مانسون اجلاس کے دوسرے دن دہلی اسمبلی میں زبردست ہنگامہ دیکھنے کو ملا۔ عام آدمی پارٹی (عآپ) کے اراکین اسمبلی وزیر آشیش سود کے استعفیٰ کا مطالبہ کرنے والا نعرہ لکھے ٹی شرٹ پہن کر سائیکل سے اسمبلی پہنچے۔ بی جے پی نے عآپ اراکین اسمبلی کی اس حرکت پر سخت اعتراض کیا، جس کے بعد اسپیکر نے اراکین اسمبلی کو ایوان سے باہر کر دیا۔ دراصل عآپ کا الزام ہے کہ 4000 روپے کی سائیکل پر اسٹیکر لگا کر 7000 روپے میں خریدی گئی۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ دہلی حکومت کے ذریعہ ایک لاکھ 30 ہزار سائیکل کی 90 کروڑ روپے میں خریداری کے دوران 36 کروڑ روپے کا گھوٹالہ ہوا ہے۔ اس کو لے کر عآپ کے اراکین اسمبلی وزیر آشیش سود کے استعفیٰ کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق دہلی اسمبلی کے اسپیکر وجیندر گپتا نے عام آدمی پارٹی کے اراکین اسمبلی سنجیو جھا، جرنیل سنگھ، کلدیپ کمار، اجے، پریم کمار اور سوم دت کو مارشل آؤٹ کیا۔ یہ اراکین اسمبلی آشیش سود کے استعفیٰ کا مطالبہ کرنے والی ٹی شرٹ پہن کر ایوان میں پہنچے تھے۔ بی جے پی رکن اسمبلی اور دہلی اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر موہن سنگھ بشٹ نے اسپیکر وجیندر گپتا سے مطالبہ کیا عام آدمی پارٹی کے اراکین اسمبلی ایوان میں نعرہ والی ٹی شرٹ پہن کر آئے ہیں، انہیں ایوان سے باہر نکالا جائے۔ اسپیکر وجیندر گپتا نے عآپ اراکین اسمبلی کو کہا کہ نعرہ لکھی ٹی شرٹ پہن کر ایوان میں آنا قوانین کے خلاف ہے، اس کے لیے سخت کارروائی ہو سکتی ہے۔ وجیندر گپتا نے اراکین اسمبلی کو ایوان سے باہر جانے کے لیے کہا لیکن ان لوگوں نے اسپیکر کی بات نہیں مانی، جس کے بعد انہیں مارشل آؤٹ کیا گیا۔ اسپیکر نے کہا کہ عام آدمی پارٹی کی لیڈر آف اپوزیشن ایوان میں نہیں آئی ہیں۔ ہمیں نہیں معلوم کہ آپ کا لیڈر کون ہے؟ ہم لیڈر آف اپوزیشن یا گوپال رائے کو نامزد کریں گے۔ اس کے بعد عآپ اراکین اسمبلی نے کہا کہ ہم صرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں، آپ ہمیں یہ مسئلہ اٹھانے کا موقع دیں۔

مہاراشٹر کے کلیان میں آوارہ کتے کا خوف، 7 گھنٹوں میں
125 سے زیادہ افراد بنے شکار، کئی بچوں کی حالت نازک

ممبئی،10 راگست: مہاراشٹر کے کلیان میں واقع سندیپ ہوٹل سے کھڑک پاڑا کے درمیان ایک آوارہ کتے کا زبردست خوف پیدا ہو گیا ہے۔ اس آوارہ کتے نے محض 7 گھنٹوں میں تقریباً 125 لوگوں کو کاٹ لیا ہے، جس کی وجہ سے علاقے میں خوف و دہشت کا ماحول پیدا ہو چکا ہے۔ کتے کے کاٹنے کے بعد بڑی تعداد میں لوگ علاج کے لیے اسپتال پہنچے ہیں۔ رکمنی بائی اسپتال کے ڈاکٹر محمد انیس کے مطابق 9 اگست کو اسپتال میں کتے کے کاٹنے کے مجموعی طور پر 48 معاملے سامنے آئے ہیں، جب کہ کئی زخمی افراد علاج کے لیے پرائیویٹ اسپتالوں میں گئے ہیں۔ ڈاکٹر انیس نے بتایا کہ اسپتال پہنچنے والے مریضوں میں بیشتر مغربی کلیان کے چک گھر، گودریج ہل، آدھار واڑی اور ریتی بندر علاقوں کے رہنے والے ہیں۔ ایک ہی دن میں اتنی بڑی تعداد میں 'ڈاگ بائٹ' کے معاملے سامنے آنے سے اسپتال انتظامیہ پر بھی مریضوں کے علاج کا دباؤ بڑھ گیا ہے۔ ڈاکٹر کے مطابق کتے کے کاٹنے سے زخمی ہوئے مریضوں کی حالت نازک ہے۔ خصوصاً بچوں کو گہرے زخم ہونے کے معاملے سامنے آئے ہیں، جن کے لیے خصوصی علاج کی ضرورت ہے۔ گہرے زخم والے بچوں کو بہتر اور خصوصی علاج کے لیے سائن اسپتال بھیجا گیا ہے۔ وہاں پیڈیاٹرک سرجن یعنی بچوں کے خصوصی سرجن ان کا علاج کریں گے۔ صرف 7 گھنٹوں کے اندر تقریباً 125 سے 135 لوگوں کے زخمی ہونے کی وجہ سے مقامی لوگوں کی پریشانیاں بڑھ گئی ہیں۔ بڑی تعداد میں آوارہ کتے کے حملے کا شکار ہونے کے بعد علاقے میں تحفظ اور روک تھام کو لے کر سوال اٹھنے لگے ہیں۔

معروف میوزک کمپوزر اے آر رحمٰن کے بیٹے
اے آر امین کی گاڑی حادثے کا شکار، بال بال بچی جان

ممبئی،10 راگست: اے آر رحمٰن کے بیٹے اور گلوکار اے آر امین پیر کی صبح چنئی کے گنڈی علاقے میں کار حادثہ کا شکار ہو گئے۔ اولمپیا ٹیک پارک سگنل کے پاس ایک کیب سے ٹکر ہونے کے بعد امین اور ان کے دوست کو معمولی چوٹیں آئیں اور انہیں علاج کے لیے اسپتال لے جایا گیا۔ بعد میں دونوں کو چھٹی دے دی گئی اور وہ گھر لوٹ آئے ہیں۔ اب پولیس اس معاملے کی تحقیقات میں مصروف ہے۔ 'نیوز 18' کی ایک رپورٹ کے مطابق اے آر امین پیر کو صبح تقریباً 3:30 بجے اپنے دوست کے ساتھ کار میں جا رہے تھے۔ اسی دوران گنڈی میں اولمپیا ٹیک پارک سگنل کے پاس سائیڈ روڈ سے آ رہی کیب ان کی گاڑی سے ٹکرا گئی۔ ٹکر سے دونوں کاروں کو نقصان پہنچا۔ غنیمت کی بات یہ ہے کہ امین اور ان کے دوست کو کوئی شدید چوٹ نہیں آئی ہے۔ ٹکر کے بعد امین اور ان کے دوست کو کاویری اسپتال لے جایا گیا، جہاں معمولی چوٹوں کا علاج کرنے کے بعد انہیں چھٹی دے دی گئی اور وہ گھر لوٹ آئے۔ ٹکر کے باعث کیب میں سفر کر رہے ایک مسافر کو بھی چوٹیں آئیں اور انہیں علاج کے لیے کلیگنار سنٹینری سپر اسپیشلٹی اسپتال لے جایا گیا، جس کے بعد انہیں بھی چھٹی دے دی گئی۔ واضح رہے کہ انویسٹی گیشن ونگ نے اب معاملہ اپنے ہاتھ میں لے کر حادثے کی تحقیقات شروع کر دی ہے۔ پولیس نے دونوں گاڑیوں کو قبضے میں لے لیا ہے، مزید تفصیلات تحقیقات مکمل ہونے کے بعد ہی سامنے آ سکیں گی۔ قابل ذکر ہے کہ اے آر امین اپنے خاندان کی موسیقی کی وراثت کو آگے بڑھاتے ہوئے ایک پلے بیک سنگر کے طور پر اپنی پہچان بنا رہے ہیں۔ حال ہی میں انہوں نے رام چرن کی فلم 'پیڈی' کے گانے 'چکیری چکیری' کے تمل ورژن کے لیے اپنی آواز دی تھی اور جسلین رائل، ذوالقر سلمان اور مرنال ٹھاکر کے ساتھ انڈیپینڈنٹ ٹریک 'بھیگی بھیگی' میں بھی نظر آئے تھے۔

بین الاقوامی خبریں

'ایران اپنے فوجیوں کو تنخواہ بھی نہیں دے پا رہا!' امریکی صدر ٹرمپ کا دعویٰ

واشنگٹن،10 راگست: واشنگٹن اب تہران پر معاشی دباؤ بنانے کی حکمت عملی پر کام کر رہا ہے۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ایران کے خلاف ایک اور بڑی فوجی مہم سے قدم پیچھے کھینچنے کا اشارہ دیا ہے۔ اتوار کو 'ایکسیوس' کے ساتھ ایک انٹرویو کے دوران ٹرمپ نے ایران کے حوالے سے محتاط موقف اختیار کیا۔ ٹرمپ نے کہا کہ وہ ایران کی بگڑتی ہوئی معاشی صورتحال پر قریب سے نظر رکھ رہے ہیں۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا کہ ''ایران میں بہت زیادہ مہنگائی ہے اور ان کے پاس پیسے نہیں ہیں، اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نرم رویہ اپنا رہے ہیں اور ان کے ساتھ بات چیت کر رہے ہیں۔'' ٹرمپ کے مطابق ایران کی معاشی صورتحال انتہائی خراب ہے اور اس کے پاس اپنے فوجیوں کو تنخواہ دینے کے بھی پیسے نہیں ہیں۔ امریکی بحری ناکہ بندی نے تہران کی معیشت پر دباؤ میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ واضح رہے کہ آبنائے ہرمز میں جہازوں کی آمد و رفت کو لے کر امریکہ، ایران اور عمان کے درمیان ایک معاہدہ تجویز کیا گیا تھا۔ حالانکہ نئی شرائط کی وجہ سے یہ معاملہ تعطل کا شکار ہو گیا ہے۔ ایرانی قومی سلامتی کونسل کے سربراہ محمد باقر ذوالقدر نے ہفتہ کو مطالبہ کیا ہے کہ امریکہ جنگ کو مکمل طور سے ختم کرے، بحری ناکہ بندی ہٹائے اور فوج واپس بلا لے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے پابندیاں ہٹانے، منجمد اثاثوں کو بحال کرنے اور جنگی معاوضے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ علاوہ ازیں انہوں نے ایران کے علاقائی اتحادیوں کے خلاف امریکی فوجی کارروائی بند کرنے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ امریکہ نے آبنائے ہرمز سے گزرنے والے جہازوں پر ایران کے ذریعہ عائد کی گئی پابندیوں کو خارج کر دیا ہے، جس میں کمرشیل جہازوں پر ٹول لگانے کی کوئی بھی کوشش شامل ہے۔ 'وال اسٹریٹ جرنل' کی رپورٹ کے مطابق اگر ایران آبنائے ہرمز سے جہازوں کی آمد و رفت پوری طرح بحال کر دیتا ہے تو ٹرمپ نئے جوہری معاہدے کے بغیر بھی پیچھے ہٹنے کو تیار ہو سکتے ہیں۔ یہ امریکی نقطۂ نظر میں ایک بڑی تبدیلی ہوگی۔ قابل غور بات یہ ہے کہ جوہری مسئلہ مہینوں سے واشنگٹن کے مطالبات کے مرکز میں رہا ہے، لیکن تہران کے جوہری پروگرام پر بات چیت مشکل ثابت ہوئی ہے۔ ٹرمپ کا ماننا ہے کہ جوہری ٹھکانوں کے برباد ہونے کے بعد ایران کے لیے اپنی جوہری صلاحیتوں کو دوبارہ بحال کرنا انتہائی مشکل ہوگا۔ اس کے علاوہ امریکہ یہ بھی مانتا ہے کہ امریکی انٹیلی جنس ایجنسیاں کسی بھی خفیہ کوشش کا پتہ لگا لیں گی۔

اسرائیل نے ٹرمپ کا غزہ منصوبہ کیا مسترد، نیتن یاہو نے کہا 'اسرائیلی فوج نہیں ہٹے گی پیچھے'

تل ابیب، 10 راگست: اسرائیل نے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے غزہ معاہدے کو مسترد کر دیا ہے۔ اس سے ا؟بنائے ہرمز سے متعلق جاری کشیدگی ختم ہونے کے امکانات کم ہو گئے ہیں۔ دراصل ایران اور عمان کے درمیان آبنائے ہرمز کے انتظامات سے متعلق ممکنہ معاہدے کی خبریں گشت کر رہی ہیں۔ تہران نے پہلے ہی اشارے دے دیے ہیں کہ دشمن ممالک سے جڑے جہازوں کو اس اہم آبی گزرگاہ سے گزرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اس درمیان یمن میں ایران کے حمایت یافتہ حوثی باغیوں نے ملک کے بحیرہ؟ احمر کے ساحل پر حکومت کے زیر قبضہ ایک بندرگاہ پر حملہ کیا کر دیا ہے۔ اس سے جہاز کے راستوں کے لیے خطرہ اور خانہ جنگی کی طرف واپسی کا امکان بڑھ گیا ہے۔ حوثی باغیوں نے یہ بھی جانکاری دی ہے کہ پڑوسی ملک سعودی عرب میں ایک 'تیل دستیابی مرکز' پر حملہ کیا گیا ہے۔ بہر حال، اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے گزشتہ مہینے ٹرمپ کے ذریعہ غزہ سے متعلق پیش کردہ معاہدے کو خارج کر دیا اور واضح لفظوں میں کہا کہ اسرائیلی فوج تب تک واپسی نہیں کرے گی، جب تک حماس ہتھیار نہیں چھوڑ دیتا ہے۔ نیتن یاہو نے کابینہ کے اجلاس میں کہا کہ اسرائیل 15 نکاتی دستاویز کو خارج کرتا ہے، لیکن واشنگٹن کے ساتھ غزہ کے لیے منصوبوں پر گفتگو جاری رکھے گا۔ قابل ذکر ہے کہ امریکی صدر ٹرمپ نے کہا تھا کہ حماس کے ہتھیار چھوڑنے پر اسرائیلی فوج پیچھے ہٹ جائے گی۔ اس معاملہ میں حماس کے سیاسی بیورو کے رکن باسم نعیم کا کہنا ہے کہ ''ہم روڈ میپ کے لیے پرعزم ہیں۔'' انہوں نے کہا کہ گروپ کو امید ہے کہ ثالثی کا عمل اور امریکہ نیتن یاہو پر دباؤ ڈالیں گے، جو 27 اکتوبر کو ہونے والے انتخابات سے پہلے اقتدار حاصل کرنے کے لیے جد وجہد کر رہے ہیں۔ واضح رہے کہ 7 اکتوبر 2023 کو حماس کی قیادت میں اسرائیل پر ہوئے حملے سے غزہ جنگ شروع ہوئی تھی۔ یمن حکومت کی معاون 'قومی مزاحمتی افواج' نے بتایا کہ موکھا بندرگاہ پر حوثی حملے میں کم از کم 7 افراد (4 فوجی اور 3 عام شہری) مارے گئے اور 15 شہری زخمی ہوئے ہیں۔ وزارت اطلاعات کے اسسٹنٹ انڈر سکریٹری فائید العثمان نے کہا کہ باغیوں نے میزائل اور ڈرون داغے ہیں، جس کی وجہ سے بندرگاہ کی عمارتوں سمیت کافی نقصان ہوا ہے۔ بعد میں فوج نے بتایا کہ میزائلیں کئی علاقوں میں گری ہیں، جس میں ایک ٹیلی ویژن چینل کے قریب کی جگہ بھی شامل ہے۔ حوثیوں نے حملے کی ذمہ داری لی ہے اور کہا کہ انہوں نے فوج اور گوداموں کو نشانہ بنایا۔ حوثی فوج کے ترجمان یحییٰ ساری نے کہا کہ انہوں نے سعودی ڈرون کے ذریعہ جزا اور صعدہ صوبوں پر یمنی فضائی حدود کی خلاف ورزی کے جواب میں سعودی شہر جازان میں آرامکو ریفائنری کو بھی ڈرونز سے نشانہ بنایا گیا۔ سعودی وزارت توانائی نے بتایا کہ آرامکو ریفائنری کی ایک فیسلٹی میں آگ لگ گئی، لیکن جانی نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ وزارت نے آگ لگنے کی وجہ نہیں بتائی ہے۔ ان حملوں نے 2022 کے معاہدے کے بعد یمن میں خانہ جنگی کے دوبارہ سر اٹھانے کا خطرہ بڑھا دیا ہے۔ دوسری جانب ایران اور عمان آبنائے ہرمز کے دونوں جانب واقع ہیں۔ یہ دونوں ممالک ایک عارضی معاہدے کو حتمی شکل دینے پر کام کر رہے ہیں۔ اس معاہدے سے آبی گزرگاہ دوبارہ کھل جائے گی، جس کی وجہ سے جہاز ایران کے قریب سے داخل ہوں گے اور عمان کے قریب سے باہر نکلیں گے۔ بات چیت سے واقف 2 افراد نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر یہ معلومات فراہم کیں۔

کیا ٹرمپ اب جنگ سے باہر نکلنے کے راستے تلاش رہے ہیں؟

واشنگٹن،10 راگست: مغربی ایشیا میں ایران کے خلاف بڑے پیمانے پر فوجی مہم کے بارے میں ہفتوں کی جارحانہ بیان بازی کے بعد، امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ اب ایک ایسی جنگ سے نکلنے کے راستے تلاش کرتے نظر ا؟ رہے ہیں جس کا خاتمہ ان کی توقع سے کہیں زیادہ مشکل ثابت ہوا ہے۔ صدر ٹرمپ اب ایران کے ساتھ جوہری مسئلے کو ایک طرف رکھنے اور جنگ میں فتح کا اعلان کرنے پر آمادہ ہو سکتے ہیں، بشرطیکہ ایران آبنائے ہرمز کو مکمل طور پر آزاد بحری سفر کے لیے دوبارہ کھول دے۔ نیوز پورٹل 'اے بی پی' پر شائع خبر میں لکھا ہے کہ وال سٹریٹ جرنل کے مطابق صدر ڈونالڈ ٹرمپ ہفتوں سے ایسے ممکنہ نتائج پر کام کر رہے ہیں، نجی طور پر سینئر معاونین کو بتا رہے ہیں کہ وہ تہران کے ساتھ جوہری معاہدے کے بغیر جنگ ختم کر سکتے ہیں۔ تاہم، اس ممکنہ اخراج کی حکمت عملی کو حاصل کرنا اب تیزی سے مشکل ہوتا جا رہا ہے، کیونکہ ایران نے ٹرمپ کو آبنائے ہرمز کو مکمل طور پر دوبارہ کھولنے کے مطالبات کی ایک طویل فہرست پیش کی ہے، جو عالمی توانائی کی سپلائی کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ درحقیقت، تہران نے امریکہ کے سامنے مطالبات کی ایک فہرست رکھی ہے، جس میں اربوں ڈالر کی ادائیگی، امریکی بحری ناکہ بندی کا خاتمہ، علاقے سے امریکی فوجیوں کا انخلا اور متعدد دیگر رعایتیں شامل ہیں۔ میزائل اور ڈرون حملوں کے ذریعے آبنائے ہرمز میں جہاز رانی میں خلل ڈالنے کی ایران کی صلاحیت نے طویل عرصے سے اسے دنیا کی سب سے طاقتور ملک کے خلاف جاری جنگ میں ایک اہم فائدہ دیا ہے۔ اگرچہ امریکی صدر نے حالیہ ہفتوں میں ایران کے خلاف وسیع کارروائی کرنے کے بعد بارہا یہ دعویٰ کیا کہ آبنائے ہرمز مکمل طور پر آزادانہ بحری سفر کے لیے کھلا ہے، لیکن ان کے دعوے قبل از وقت ثابت ہوئے۔ ایران نے متحدہ عرب امارات کے جہاز پر میزائل حملہ کیا۔ اس کے بعد ایران کے ایک سینئر اہلکار نے ٹرمپ کے سامنے آبنائے ہرمز کو مکمل طور پر کھولنے کے لیے کئی شرائط رکھی تھیں۔

'سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای کی وائرل ویڈیو پرانی، لیکن وہ پوری طرح صحت مند'، ایران کا دعویٰ

تہران،10 راگست: ایران کے سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ کی صحت اور سوشل میڈیا پر وائرل ویڈیو کی صورتحال کو واضح کرتے ہوئے ایک ایرانی ذرائع نے دعویٰ کیا کہ سامنے آئی ویڈیو پرانی ہے۔ فی الحال سپریم لیڈر کی طبیعت ٹھیک ہے، سیکورٹی وجوہات کے باعث وہ عوامی طور پر کم نظر آ رہے ہیں۔ ایرانی ذرائع نے روسی خبر رساں ایجنسی 'تاس' کو بتایا کہ ''مجتبیٰ خامنہ ای کی جو ویڈیو حال ہی میں میڈیا میں جاری کی گئی تھی وہ اس وقت کی ہے جب وہ ایران کے سپریم لیڈر نہیں بنے تھے۔'' واضح رہے کہ اس سے قبل ایران کی خبر رساں ایجنسی 'مہر' نے ایک ویڈیو جاری کی تھی، جس میں مجتبیٰ خامنہ ای کچھ لوگوں سے بات چیت کرتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ ویڈیو میں واضح طور پر دیکھا جا رہا ہے لوگ ان کی باتیں مکمل توجہ سے سن رہے ہیں۔ حالانکہ ویڈیو کب اور کہاں ریکارڈ کی گئی تھی، اس کی کوئی اطلاع نہیں دی گئی تھی۔ رپورٹ کے مطابق مجتبیٰ خامنہ ای ایران کے سپریم لیڈر تب بنے جب ان کے والد آیت اللہ علی خامنہ ای کی امریکہ اور اسرائیل کے مشترکہ حملے میں موت ہو گئی تھی۔ رپورٹ کے مطابق سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای کی صحت بالکل ٹھیک بتائی جا رہی ہے۔ اتوار کو ہی انہوں نے سابق آئی آر جی سی کمانڈر محسن رضائی کو سپریم نیشنل سیکورٹی کونسل (ایس این ایس سی) میں اپنا نمائندہ مقرر کیا ہے۔ سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ ''ڈاکٹر محسن رضائی آپ کے قیمتی تجربے کو مدنظر رکھتے ہوئے میں آپ کو سپریم نیشنل سیکورٹی کونسل میں اپنا نمائندہ مقرر کرتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس اہم ذمہ داری کو ادا کرنے میں نمایاں کامیابی حاصل کریں گے اور اپنی ذمہ داریاں بہتر طریقے سے نبھائیں گے۔ میں آپ کی کامیابی کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں۔''

اکبر رضا جمشید اور ان کی تصنیف "یادوں کے چراغ"

سید مصباح الدین احمد

اردو ادب سے رغبت رکھنے والا شاید ہی کوئی شخص ہوگا جو سید اکبر رضا جمشید کے نام سے واقف نہ ہو۔ موصوف جوڈیشیل سروس میں رہے اور ضلع و سیشن جج ہو کر ریٹائر ہوئے۔ ان کے والد سید علی جواد مرحوم بھی ڈسٹرکٹ جج رہ چکے تھے۔ اردو شعر و ادب کا ذوق انہیں اسکول کے زمانہ سے ہی رہا ہے۔ تصنیف و تالیف کا شوق بھی انہیں اوائل عمر میں ہی ہوا۔ ان کی پہلی کتاب "نے شنیدۂ غالب" اس وقت شائع ہوئی تھی جب ان کی عمر محض ۲۵/برس تھی۔ فی الوقت وہ بارہ (۱۲) کتابوں کے مصنف ہیں جن میں "غالب خستہ جاں"، "بکھرے لوگ"، "اسلام نامہ"، "حیاتِ امیر المومنین حضرت علی ابن ابوطالب"، "خاتونِ اعظم" بے حد مقبول ہو چکی ہیں۔ ان تمام باتوں سے قطع نظر ان کی ایک حیثیت اردو زبان کے محافظ اور نگہبان کی بھی ہے۔ انہوں نے سال ۲۰۱۳ء میں شعرا اور ادبا کی حوصلہ افزائی کی خاطر "اکبر رضا جمشید اردو زبان و ادب ایوارڈ" قائم کیا جو پابندی کے ساتھ ہر سال ایک درجن سے زائد لوگوں کو دیا جاتا ہے۔ اس ایوارڈ پر ہونے والے تمام اخراجات وہ خود ہی برداشت کرتے ہیں۔

چہرہ درخشندہ، پیشانی تابندہ، سر پر چاندی جیسے بال، ذہن غرق خواب و خیال، درمیانہ قد، سنجیدہ خال و خد، لہجے میں متانت، مجسمۂ خلق و شرافت، محکمۂ عدلیہ کی شان، علم و ادب کے مردِ میدان، اردو کے بے لوث نقیب، مثالی مصنف و ادیب۔۔۔یہ ہیں ہمارے اکبر رضا جمشید صاحب۔ وہ ۵/جولائی ۱۹۴۴ء کو جمشید پور میں پیدا ہوئے جہاں ان کے والد منصف کے عہدہ پر فائز تھے۔ انہوں نے میٹرک کا امتحان دھباد ہائی اسکول سے ۱۹۵۷ء میں پاس کیا۔ والد صاحب کے ریٹائر ہونے کے بعد وہ ان کے ساتھ پٹنہ آ گئے۔ ۱۹۶۴ء میں پٹنہ کالج سے بی۔اے اور پھر ۱۹۶۴ء میں ہی لاء کالج سے بی۔ایل کے امتحانات پاس کئے۔ پٹنہ ہائی کورٹ کے معروف وکیل سید شاہ اصغر حسین کے زیر ماتحت انھوں نے ۱۹۶۶ء میں وکالت شروع کی۔ ۱۹۷۵ء میں وہ منصفی کے امتحان میں کامیاب ہو گئے۔ ان کی شادی ارشادی بیگم بنت نقی احمد کے ہمراہ ہوئی۔ اللہ نے انہیں دو لڑکے عطا کئے جن کے نام سید طیب رضا عرف سونا اور سید طاہر رضا عرف مونا ہیں۔

راقم الحروف کو دوبار موصوف کے دولت خانہ پر حاضری کا اتفاق ہوا ہے۔ پہلی بار مارچ ۲۰۱۸ء میں جناب انوار الحسن وسطوی کے ساتھ اپنی کتاب "صد برگ" کی تقریب اجرا میں مدعو کرنے گیا تھا۔ ۱۸/مارچ ۲۰۱۸ء کو مقامی انجمن فلاح المسلمین میں کتاب کی رسم اجرا انجام پذیر ہوئی تھی۔ دورانِ تقریر جمشید صاحب نے فرمایا تھا: "اپنی پہلی تصنیف کے ذریعہ مصنف نے قاری کو متوجہ کیا ہے، موصوف کی یہ کتاب تاریخی اور تحقیقی نوعیت کی ہے۔ امید ہے کہ یہ کتاب دلچسپی کے ساتھ پڑھی جائے گی"۔ میری حوصلہ افزائی کی غرض سے انہوں نے ۲۰۱۸ء کے "اکبر رضا جمشید اردو زبان و ادب ایوارڈ" پانے والوں میں میرا نام بھی شامل کر کے مجھے اعزاز بخشا۔

دوسری بار میں ۱۱/اکتوبر ۲۰۲۵ء کو موصوف کی رہائش گاہ پر رسمی ملاقات کی غرض سے حاضر ہوا۔ چند منٹ گفتگو کے بعد وہ اپنے ڈرائنگ روم سے مجھے لے کر زیریں منزل پر واقع اپنے دفتر میں آ گئے۔ دیر تک باتیں ہوتی رہیں اور چلتے وقت انہوں نے دو کتابیں مجھے دیں۔ ایک کتاب اپنی تحریر کردہ "یادوں کے چراغ" اور دوسری ڈاکٹر اے۔کے۔علوی کی "اکبر رضا جمشید: کثیر الجہت شخصیت" تھی۔

اکبر رضا جمشید بڑے پاکیزہ اور معصوم سرشت انسان واقع ہوئے ہیں۔ اتنے بڑے عہدے پر رہنے کے باوجود رعونت ان کو چھو کر بھی نہیں گزری ہے۔ انہوں نے اپنی ہر دلعزیزی کی مملکت محبت کی بنیاد پر قائم کی ہے جس وجہ کر ان کے احباب کا حلقہ بے حد وسیع ہے۔ وہ پوری زندگی ایمانداری کے اصول پر کاربند رہتے ہوئے مقدمات کے فیصلے سناتے رہے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ان کی شخصیت سادگی، سچائی اور ایمانداری کا پیکر معلوم ہوتی ہے۔

اس وقت میری تحریر کا موضوع ان کی کتاب "یادوں کے چراغ" ہے جس کا ایک سرسری مطالعہ نذر قارئین ہے۔ اس کتاب میں جمشید صاحب نے کل اکیس (۲۱) مشاہیر پر اپنے تاثرات قلمبند کئے ہیں اور اخیر میں اپنی مختصر خودنوشت بھی "جانے کیا تو نے کہی، جانے کیا میں نے سنی" کے عنوان سے شامل کر دی ہے۔ جن شخصیات کو انہوں نے موضوع بنایا ہے، ان کے اسمائے گرامی ہیں: علامہ جمیل مظہری (ادیب و شاعر)، سید شاہ اصغر حسین (قانون داں)، فخر الدین علی احمد (سابق صدر جمہوریہ ہند)، مولانا کلب عابد (عالم و مجتہد)، جسٹس سید سرور علی (سابق جج پٹنہ ہائی کورٹ)، جسٹس علی احمد (سابق جج پٹنہ ہائی کورٹ)، جسٹس نند لال اونٹ والیہ (سابق جج سپریم کورٹ)، جسٹس للت موہن شرما (سابق جج سپریم کورٹ)، مولانا محمد حجت (عالم و خطیب)، غلام سرور (سابق اسپیکر و صحافی)، عابد رضا بیدار (سابق ڈائرکٹر خدا بخش لائبریری پٹنہ)، نتیش کمار (سابق وزیر اعلیٰ بہار)، یونس سلیم (سابق گورنر بہار)، محمد شفیع قریشی (سابق گورنر بہار)، جسٹس آفتاب عالم (سابق جج سپریم کورٹ)، جسٹس سید نیر حسین (سابق جج پٹنہ ہائی کورٹ)، مولانا ظفر عباس (عالم و خطیب)، جسٹس اقبال احمد انصاری (سابق چیف جسٹس پٹنہ ہائی کورٹ)، مولانا سید محمد محسن (عالم و خطیب)، مولانا وصی حسن خاں (عالم و خطیب) اور دلیپ کمار (فلم اداکار)۔

کتاب کے مطالعہ سے یہ تاثر اُبھرتا ہے کہ اکبر رضا جمشید صاحب کے تعلقات اپنے وقت کے مشہور ترین اور صاحبِ جاہ حضرات سے بے حد والہانہ رہے ہیں۔ وہ ایک کشادہ ذہن اور وسیع المشرب انسان ہیں۔ شخصیات کے انتخاب میں وہ مسلک و مذہب نہیں دیکھتے ہیں۔ وہ جس سے بھی متاثر ہوتے ہیں، اسے اپنی تحریر کا موضوع بنا لیتے ہیں۔ یہ عام روش ہے کہ صاحبِ قلم حضرات شعرا اور ادبا پر ہی لکھنا پسند کرتے ہیں۔ یہ کام قدرے آسان ہے۔ ایسے لوگوں پر جن کی کوئی تصنیف نہیں ہے، محض واقعات اور مشاہدات کی بنا پر ان کے نقوش اُبھارنا ایک مشکل کام ہے۔ اکبر رضا جمشید نے ایسے بہت سارے لوگوں پر اپنے تاثرات لکھے ہیں۔ جسٹس سید سرور علی، سابق کارگزار چیف جسٹس پٹنہ ہوئی کورٹ کے متعلق ان کے مضمون کا ایک اقتباس ملاحظہ کیجیے: "سرور صاحب ایک عظیم انسان تھے۔ وہ بڑی دلکش اور محبوب شخصیت کے مالک تھے۔ ان کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ افسرانہ تحکم اور طمطراق کو عدالت میں ہی چھوڑ آتے تھے اور ملنے والے سے اتنی گرم جوشی سے ملتے تھے کہ ہر ملنے والا یہ احساس لے کر اُٹھتا تھا کہ وہ اس کے بہترین دوست ہیں۔ جس کا جی چاہے، ملاقات کے لئے آئے اور جب تک جی چاہے، بات کرے اور جب جی چاہے چلا جائے۔ طبیعت بہت انصاف پسند تھی۔ ان کی رگ میں ملت کی ہمدردی کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔" (ص:۲۷)

۱۹۶۷ء میں سوئز کینال کو لے کر عرب اور اسرائیل کی جنگ ہوئی تھی جس میں عربوں کی شکست ہو گئی تھی۔ اس واقعہ کے کچھ دنوں بعد سعودی عرب کے سفیر پٹنہ تشریف لائے تھے اور ایک جلسہ انجمن اسلامیہ ہال میں منعقد ہوا تھا۔ "فنِ صحافت کے تاجدار غلام سرور" کے زیر عنوان اپنے مضمون میں اس جلسے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

"سعودی عرب کے سفیر پٹنہ کے انجمن اسلامیہ ہال کے میدان میں تقریر کر رہے تھے۔ یکا یک اس وقت بارش ہونے لگی اور مجمع اُٹھ کر جانے لگا۔ غلام سرور اٹھے اور مجمع کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: "آپ کہاں جا رہے ہیں؟ بیٹھ جائیے اور سفیر عرب کو بتا دیجئے کہ ہم ہندوستانی مسلمان عربوں کی طرح بزدل نہیں جو میدان چھوڑ کر بھاگ جائیں۔ یہ تو پانی ہے، اگر آسمان سے آگ بھی برسے گی تو ہم میدان چھوڑ کر بھاگنے والے نہیں۔ ہم جو تہیہ کر لیتے ہیں، اسے پورا کرتے ہیں"۔ غلام سرور کی تقریر اور اندازِ بیان سن کر جانے والا مجمع لوٹ آیا اور پوری تقریر تیز بارش میں بھیگ کر معزز مہمان کی سنتا رہا۔" (ص:۴۹)

ایک بار حضرت مولانا سید کلب عابد صاحب، اکبر رضا جمشید صاحب کے والد مرحوم کے بیسواں کی مجلس پڑھنے پٹنہ تشریف لائے تھے۔ موقع کی مناسبت سے انہوں نے حقوقِ والدین پر ایک جامع تقریر فرمائی تھی۔ اس تقریر کا ایک حصہ جمشید صاحب نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "روایت ہے کہ ایک شخص رسالت مآبؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا کہ مجھے جہاد کی تمنا ہے مگر میرے ماں باپ دونوں زندہ ہیں اور وہ مجھے بہت چاہتے ہیں لیکن انہیں میرا میدانِ جنگ میں جانا گوارہ نہیں۔ نبی کریمؐ نے فرمایا: اس صورت میں تو اپنے ماں باپ کے پاس ہی رہ اور ان کی خدمت کر۔ ہر شخص کو اپنے ماں باپ کے آرام کا پورا خیال رکھنا چاہئے۔ ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کا عظیم اجر ہے۔" (ص:۲۵)

یوسف خان عرف دلیپ کمار، فلمی دنیا کی ایک بے حد معروف ہستی تھی۔ اپنے مضمون بعنوان "شہنشاہِ جذبات فلم اداکار دلیپ کمار" میں جمشید صاحب نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے دلیپ کمار کو بہت قریب سے دیکھا ہے اور ان سے باتیں بھی کی ہیں اور اتنا ہی نہیں، انہیں اپنی کتاب "غالب خستہ جاں" پیش بھی کر چکے ہیں۔ دلیپ کمار کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"انسان کے پاس دولت، شہرت اور عزت آجاتی ہے تو اس میں تکبر خود بہ خود آجاتا ہے۔ لیکن یہ بات دلیپ کمار صاحب میں نہیں تھی۔ میں نے انہیں بہت شریف اور نیک مزاج پایا۔ وہ دوسروں کی طرح فضول خرچی اور طمطراق پسند نہیں کرتے تھے۔ ان کے متعلق مشہور ہے کہ انہوں نے اپنے پیسوں سے بمبئی میں انجمن اسلامیہ اسکول کی عمارت بنوائی تھی۔ عمارت کی تعمیر کے بعد وہاں کے ہیڈ ماسٹر چاہتے تھے کہ ان کے نام کی چاندی کی تختی لگا دی جائے۔ جب یہ بات انہیں معلوم ہوئی تو انہوں نے سختی سے منع کیا اور کہا کہ تختی پر خرچ ہونے والی رقم سے وہ کسی یتیم بچے کی فیس بھر دیں۔" (ص:۹۹)

"یادوں کے چراغ" ۱۱۲ صفحات پر مشتمل ہے جس کا پیش لفظ خود مصنف نے تحریر کیا ہے۔ اخیر میں عمدہ کاغذ پر یادگار موقعوں کی تصویریں بھی شامل کی گئی ہیں۔ کتاب کی ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ اب تک کے اکبر رضا جمشید ایوارڈ یافتگان کی تصویریں بھی اس میں شامل کی گئی ہیں۔ کتاب کو پاکیزہ آفسیٹ، شاہ گنج، پٹنہ نے شائع کیا جس کی قیمت ۲۰۰ روپے ہے۔ اسے بک امپوریم اور پرویز بک ہاؤس، سبزی باغ، پٹنہ۔۴ سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

رابطہ: 8210125182

مودی نامہ: اخبار سے انسٹاگرام تک

ڈاکٹر محمد عظیم الدین

انسان جب سے اس کرۂ ارض پر وارد ہوا ہے، اس کے اندر دو جبلتیں بالکل ساتھ ساتھ پروان چڑھی ہیں: ایک اپنے لیے غذا کی تلاش اور دوسری اپنے وجود کا ناقابلِ علاج اشتہار۔ قدماء نے اگر غاروں کی تاریک اور نمناک دیواروں پر اپنے ہاتھوں کے بھدے نقش ثبت کیے تھے تو ان کا مقصد ہرگز یہ نہیں تھا کہ آنے والی نسلیں ان کی مصوری پر داد دیں، بلکہ وہ دراصل اس زمانے کا 'انسٹاگرام' ہی بنا رہے تھے۔ گویا وہ اپنے عہد کا پہلا سوشل میڈیا انفلوئنسر تھا، جو ہر آنے جانے والے کو یہ باور کرانا چاہتا تھا کہ اس خطے کا اصل مالک، ہیرو اور توجہ کا مرکز وہی ہے۔ زمانے نے بتدریج ترقی کی؛ سنگ تراشی سے شروع ہونے والا یہ کاوش طلب سفر طباعت کے راستے سے ہوتا ہوا ڈیجیٹل آلات تک جا پہنچا، مگر حکمرانوں کی وہ قدیم جبلت آج بھی اتنی ہی تر و تازہ ہے جتنی پتھر کے زمانے میں تھی۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اب اشتہار اور اقتدار میں وہی لازمی تعلق قائم ہو چکا ہے جو غالب کی تحریر میں نفاست اور چائے میں پتی کا ہوتا ہے۔ اگر عہدِ حاضر کے عظیم سیاسی جادوگروں کو دن میں 4 بار اپنے چہرے کی نمائش کا موقع نہ ملے، تو شاید انہیں ملک کا انتظام چلانے سے زیادہ اپنے وجود کے باقی رہنے پر شک ہونے لگے۔ ہماری اپنی قومی اور سماجی تاریخ دراصل مسلسل 'ترکِ تعلقات' کی وہ المناک مگر دلکش داستان ہے جس میں ہم نے جس چیز کو بھی سکون اور ذہنی یکسوئی کی خاطر اپنایا، ہمارے رہنماؤں نے اس پر اپنا ایسا سایہ ڈال دیا کہ ہمیں مجبوراً وہ جگہ چھوڑ کر آگے بڑھنا پڑا۔ مرزا غالب نے تو دلی کی تباہی پر صرف ایک بار دل برداشتہ ہو کر شہر چھوڑا تھا، مگر ہم نے جناب نریندر مودی کی پرخلوص اور لامتناہی تشہیری عنایات کے ڈر سے پورے کے پورے ذرائع ابلاغ اور مواصلاتی وسائل ترک کر دیے ہیں۔ ابتدا اخبارات سے ہوئی تھی، جو ایک زمانے میں شرافت، متانت اور صحافتی وقار کی آخری علامت سمجھے جاتے تھے۔ وہ بھی کیا مبارک دور تھا جب صبح کی تازہ چائے کی پیالی کے ساتھ اخبار کا مطالعہ ایک روحانی، تہذیبی اور فکری تجربہ ہوا کرتا تھا۔ اخبار کے صفحات پر کالم نگاروں کے سنجیدہ تجزیے، بین الاقوامی مباحثے اور خبروں کی وہ معصومیت ہوتی تھی جو انسان کو دنیا سے باخبر رکھتی تھی۔ مگر پھر اچانک سیاست دانوں کو احساس ہوا کہ اخبار خبریں شائع کرنے کے لیے نہیں بلکہ ان کی تصویروں کو مستقل طور پر محفوظ کرنے کا ایک کاغذ ہے۔ پھر وہ وقت آیا کہ ہم نے جب بھی صبح اخبار اٹھایا، اس کے پہلے، دوسرے اور بسا اوقات آخری صفحے پر مودی جی کا ایک دیو قامت، مسکراتا ہوا چہرہ اس طرح براجمان پایا جیسے کسی تاریخی قلعے کی قدیم اور بوسیدہ دیوار پر اچانک کسی ملٹی نیشنل کمپنی کا چمکتا ہوا نیا فلیکس بورڈ نصب کر دیا گیا ہو۔ حالت یہ ہو گئی کہ خبر ڈھونڈنے کے لیے تصویر کی داڑھی کے بالوں کے درمیان سے خوردبین لگا کر دیکھنا پڑتا تھا کہ آیا کہیں کوئی چھوٹی موٹی ملکی خبر بھی چھپی ہے یا نہیں۔ ہم نے جب یہ دیکھا کہ چائے کی پیالی میں سیاست کی کڑواہٹ اس قدر گھل چکی ہے کہ ذائقے کے بجائے صرف حبِ وطن کا درس ہی گھونٹ گھونٹ پینا پڑتا ہے، تو ہم نے شرافت کے ساتھ اخبار ہی کو خیرباد کہہ دیا اور پہلا محاذ بغیر کسی جنگ کے خالی کر دیا۔ اخبار ہاتھ سے چھوٹا تو ہم نے سوچا کہ اب ٹیلی ویژن کے پردے پر چلتے پھرتے انسانوں کو دیکھا جائے، شاید وہاں کوئی عقل و دانش کی بات سننے کو مل جائے اور خبروں کے سچ کا اندازہ ہو سکے۔ لیکن وہاں جو طوفانِ بدتمیزی برپا تھا، اس نے ثابت کیا کہ جدید میڈیا پر اب خبریں یا حقائق نہیں دکھائے جاتے بلکہ وہاں اقتدار کا ایک لامتناہی اور مسلسل 'افریکی ناچ' پیش کیا جاتا ہے۔ صحافی، جو کبھی معاشرے کی آنکھ سمجھے جاتے تھے، اب اس انداز میں نقیب بن چکے ہیں جیسے شاہی محل کے باہر کھڑے ہو کر نوبت بجا رہے ہوں۔ جس اینکر کو بھی دیکھیے، وہ ایسی طمطراق بھری آواز، خطیبانہ جوش اور جذباتی بانکپن کے ساتھ مائیک پر ٹوٹ پڑتا ہے، گویا اگر اس نے عالی جناب نریندر مودی جی کی تعریف میں ایک بھی لفظ کم بول دیا تو اگلے ہی لمحے اسٹوڈیو کی چھت اس پر آ گرے گی، یا کم از کم اس کی ملازمت ضرور ختم ہو جائے گی۔ اس بے پناہ عقیدت اور حقائق سے والہانہ پرہیز نے الیکٹرانک میڈیا کو ایسا 'گودی' بنایا کہ وہاں عقل، حیا اور غیرت تینوں نے اجتماعی 'استعفیٰ' دے کر حاضری رجسٹر سے اپنے نام بھی کٹوا لیے، جبکہ خوشامد کو مستقل تقرری کا پروانہ مل گیا۔ جہاں سچائی کو مسخرے پن کے چمکدار لباس میں ملبوس کر کے فروخت کیا جا رہا ہو، وہاں تماشائی بن کر بیٹھنا بھی گناہِ کبیرہ محسوس ہونے لگتا ہے۔ چنانچہ ہم نے اپنے ٹی وی کے ریموٹ کو آخری حسرت بھری نگاہ سے دیکھا، اسے الماری کے تاریک ترین گوشے میں دفن کیا اور اس دوسرے محاذ سے بھی اپنی عزت بچاتے ہوئے باوقار پسپائی اختیار کر لی۔ ریڈیو ہماری آخری پناہ گاہوں میں سے تھا، جہاں پرانے اور دلکش نغمے، ماضی کی مدھر یادیں اور شفیق آوازیں انسان کو زمانے کے سیاسی مصائب اور الیکشن کے شور سے کچھ دیر کے لیے بالکل آزاد کر دیتی تھیں۔ لیکن سیاست دان کی نظر سے شاید انسان کا سکون بھی برداشت نہیں ہوتا۔ فوراً 'من کی بات' کا غلغلہ بلند ہوا۔ مودی جی نے ریڈیو اور ایف ایم جیسے بے ضرر اور شریف آلے کو اپنے جذباتی، یکطرفہ اور لامتناہی ڈرامے کا ایسا مسکن بنایا کہ ہم جیسے یکسوئی کے طالبین کے لیے ریڈیو کا نوب گھمانا بھی کسی خطرناک مہم جوئی سے کم نہ رہا۔ آپ گاڑی میں سکون سے لتا منگیشکر اور محمد رفیع کے مدھر نغمے سن رہے ہوں کہ اچانک اسپیکر سے ایک مانوس سی للکار گونجے: "متروں......!" پھر ایک گرجدار، خطیبانہ آواز پوری سنجیدگی سے آپ کو یہ باور کرانے لگے کہ نالے کی گیس سے چائے بنانا بھی ممکن ہے اور امتحان میں زیادہ محنت سے بہتر خود اعتمادی کام آتی ہے۔ ایسے میں انسان کا ایمان متزلزل ہو یا نہ ہو، ڈرائیونگ کا توازن اور دماغ کا سکون ضرور ڈانواں ڈول ہو جاتا ہے۔ ریڈیو پر جب سے ہر چند دن بعد ایک ہی آواز کی لاتعداد آرزوئیں، نصیحتیں اور خودستائیاں ہمارے سکون پر یلغار کرنے لگیں، ہم نے اس قدیم، شریف اور بے زبان آلۂ صوت سے بھی ہمیشہ کے لیے توبہ کر لی۔ آخر وہ ریڈیو، جو کبھی غزل، گیت اور خبروں کا امین تھا، کب تک ایک ہی کردار کا ذاتی اسٹیج بنا رہتا؟ سو ہم نے بھی خاموشی اختیار کر لی اور دل کو یہ تسلی دی کہ شاید اب انسان کی اپنی تنہائی ہی واحد ذریعۂ ابلاغ رہ گئی ہے، جس پر ابھی تک کسی حکومتی تقریر نے قبضہ نہیں کیا۔ جب روایتی میڈیا کے تمام راستے ہم پر بند کر دیے گئے، تو ہم نے مجبوراً ڈیجیٹل دنیا کی طرف ہجرت کی اور فیس بک کے سرسبز میدان میں اپنا چھوٹا سا خیمہ گاڑ لیا۔ لیکن ہمارے رہنماؤں کی تشہیری بھوک کا پیٹ اتنا وسیع ہے کہ وہاں بھی ہماری بے دخلی میں زیادہ دن نہ لگے۔ فیس بک پر حکمران جماعت کے الگورتھم نے وہ اژدہام مچایا کہ ہر دوسری پوسٹ میں ملک کی تاریخی کامیابیوں اور اپوزیشن کی ناقابلِ معافی غداریوں کا سنسنی خیز اشتہار ہمارے سامنے آ کھڑا ہوتا۔ یوں لگتا تھا جیسے مارک زکربرگ نے یہ پورا سوشل نیٹ ورک صرف اسی عظیم مقصد کے لیے ایجاد کیا تھا تاکہ وشوگرو نریندر مودی کی مختلف زاویوں، مختلف لباسوں اور مختلف تاثرات کے ساتھ لی گئی دلکش تصاویر کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچایا جا سکے۔ ہم نے وہاں بھی اپنی شکست تسلیم کر لی اور دوستوں کے پیغامات پڑھنے کے بجائے صرف 'لائیک' کا بٹن دبا کر خاموشی سے نکل آئے۔ یوں فیس بک کا شاداب چمن بھی ہمارے لیے ایک سیاسی لشکرگاہ بن کر رہ گیا۔ ہماری آخری پناہ گاہ اب صرف انسٹاگرام رہ گئی تھی، جو 'جین زی' یعنی نئی نسل کا وہ بے فکر اور رنگین جزیرہ تھا جہاں لوگ اپنی زندگی کی چھوٹی چھوٹی خوشیاں، کھانے کی خوبصورت تصاویر اور بے معنی ڈانس ریلز شیئر کر کے اپنا دل بہلاتے تھے۔ ہم نے معصومیت سے سوچا کہ یہاں کم از کم کوئی الیکشن مہم نہیں ہوگی، نہ کوئی طویل سیاسی خطبہ ہوگا اور نہ ہی کسی جی ڈی پی کی جعلی شرح کا ڈھنڈورا پیٹا جائے گا۔ مگر افسوس! ہماری یہ خوش فہمی بھی ساحل پر بنے ریت کے محل کی طرح ڈھے گئی۔ جنتر منتر پر نوجوانوں اور طلبہ کے حالیہ احتجاج اور مظاہروں کے بعد جب مودی جی کو یہ خدشہ محسوس ہوا کہ نئی نسل ان کے پرانے سحر اور تقریروں سے باہر نکل رہی ہے، تو انہوں نے بغیر کسی تاخیر کے انسٹاگرام پر بھی باضابطہ چڑھائی کر دی۔ اب حالت یہ ہے کہ جیسے ہی انسٹاگرام کھولو، کہیں مودی جی کسی غیر ملکی سربراہ کو زبردستی گلے لگا رہے ہیں، کہیں کسی برفیلی پہاڑ کی چوٹی پر تنہا، ڈرامائی اور مفکرانہ انداز میں چہل قدمی کر رہے ہیں، اور کہیں ان کی 'ٹرینڈنگ ریلز' کے پس منظر میں وہ جدید سائیڈ میوزک بج رہا ہوتا ہے جو کل تک محلے کے بے روزگار لونڈے اپنی موٹر سائیکلوں پر بجایا کرتے تھے۔ گویا میر تقی میر کی غزل پر ڈی جے کا ریمکس لگا دیا گیا ہو۔ یہ حیرت انگیز منظر دیکھ کر دل کے نہاں خانے سے بس ایک ہی آہ اور التجا نکلتی ہے: "ارے مہاراج! اسے تو چھوڑ دیتے!" زندگی میں ہر پلیٹ فارم پر قبضہ کرنا، ہر الیکٹرانک اسکرین پر اپنا چہرہ چپکانا اور دنیا کے ہر ڈیجیٹل کونے میں اپنی اجارہ داری قائم کرنا آخر کون سی سیاسی ضرورت یا نفسیاتی مجبوری ہے؟ جب حکمرانوں کی تشہیری ہوس اس حد تک بڑھ جائے کہ وہ انسٹاگرام کے خوبصورت فلٹرز اور ملک کی تلخ حقیقتوں کے فرق کو بھول جائیں، تو سمجھ لینا چاہیے کہ جمہوریت اب صرف 15 سیکنڈ کی ایک 'ریل' بن چکی ہے جسے دیکھا، تھوڑا سا مسکرائے اور پھر اسکرول کر کے آگے بڑھا دیا گیا۔ اب جب کہ انسٹاگرام بھی مودی جی کی تشہیری مہم کا مستقل دفتر بن چکا ہے، تو سوال یہ نہیں رہا کہ ہم کیا دیکھیں، بلکہ یہ ہے کہ ہم کہاں چھپیں؟ اندیشہ تو یہ ہے کہ اگر کل کو ناسا کسی نئی کہکشاں میں زندگی دریافت کر لے، تو پہلے ہی دن وہاں ایک سرکاری فوٹوگرافر مودی جی کی مسکراتی ہوئی تصویر اتارتا دکھائی دے، اور نیچے کیپشن جگمگا رہا ہو: "یہ تاریخی کامیابی بھی ہماری دوراندیش قیادت کا ثمر ہے۔" ایسے میں بے اختیار غالب یاد آ جاتے ہیں:

رہیں اب ایسی جگہ چل کر جہاں کوئی نہ ہو
ہم سخن کوئی نہ ہو اور ہم زباں کوئی نہ ہو

فرق صرف اتنا ہے کہ غالب کو اپنے زمانے کے لوگوں سے شکایت تھی، اور ہمیں اپنے زمانے کے خودساختہ وشوگرو سے۔

رابطہ: 8275232355

"بہاء الدین کلیم۔ حیات اور شاعری": مختصر تعارف

پروفیسر محمد محفوظ الحسن

بہاء الدین کلیم "حیات اور شاعری" ظفر اللہ پالوی کی تحقیقی کاوشوں کا خوبصورت ثمر ہے۔ ظفر اللہ پالوی اعلیٰ تعلیم سے بہرہ ور ہیں، درس و تدریس کے شعبے سے تعلق رہا ہے، مزاج میں نرمی اور ملنساری ہے، سائنس کے طالب علم رہے ہیں اور سائنس ہی کی تدریس سے وابستہ رہے ہیں۔ سینئر سکنڈری اسکول میں پرنسپل کے عہدہ پر ایک عرصہ تک خدمات انجام دینے کے بعد سبکدوشی کی زندگی گذار رہے ہیں۔ درس و تدریس کے تعلق سے مختلف سندوں کے علاوہ علمی تشنگی بجھانے اور اپنے ادبی شعور کی جلا کے لئے آزاد امیدوار کی حیثیت سے اردو ادب میں اعلیٰ سند یافتہ ہیں۔ زیر گفتگو کتاب ان کا تحقیقی کارنامہ ہے۔ مشہور محقق عطاء اللہ پالوی کے صاحب زادے ہیں۔ اس لئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ ادب اور تحقیق سے ان کی دل چسپی ان کے خون میں شامل ہے۔

بیسویں صدی کی نصف دہائی میں بہار بالعموم اور پٹنہ بالخصوص کی ادبی فضاؤں میں جن لوگوں کی گونج سنائی دیتی تھی ان میں ایک نام بہاء الدین کلیم کا بھی تھا۔ جنہوں نے طالب علمی کے علاوہ زندگی کے بیشتر ایام بہار کے مختلف علاقوں میں بسلسلہ ملازمت گذارا۔ آخری دور ملازمت میں پبلک سروس کمیشن کے ممبر کی حیثیت سے سبکدوش ہوئے۔ آخری ایام پٹنہ میں گذارے اور برطانیہ کے برمنگھم میں مالک حقیقی سے جا ملے۔

بہاء الدین کلیم نثر اور شاعری دونوں میں طبع آزمائی کرتے تھے۔ ان کی شہرت ان کی مرتبہ کتاب "گلستان ہزار رنگ" کی زیادہ مرہون منت ہے۔ اس کتاب کا مقدمہ مولانا ابوالکلام آزاد نے لکھا تھا جس کی حیثیت تاریخی ہے۔ مولانا آزاد نے کتاب کی خوبی اور خامی دونوں کی نشاندہی کی ہے اور غالباً نام بھی ان کا ہی پسند کردہ ہے۔

بہاء الدین کلیم کی ادبی شناخت کی کوشش نہ تو ان کے عہد میں ہوئی اور نہ ہی ان کی وفات کے بعد ان کی خدمات پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی۔ غالباً اہل دانش کو اس کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی۔ اردو ادب سے وابستہ اہل نقد و نظر عام طور پر مردہ پرستی کے لئے مشہور ہیں لیکن بہاء الدین کلیم کو یہاں بھی کوئی یاد کرنے والا نصیب نہیں ہوا۔ ظفر اللہ پالوی (جنہوں نے خود کو ڈاکٹر کہیں نہیں لکھا ہے جبکہ وہ اس کے حقدار رہے) قابل مبارکباد ہیں کہ انہوں نے اپنے ادبی ذوق کی تسکین کے لئے اپنا موضوع تحقیق نگراں ڈاکٹر طیب ابدالی کے مشورہ سے بہاء الدین کلیم کی ادبی خدمات کا انتخاب کیا۔ سندی مقالہ تحریر کیا اور ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔

ایک سو اٹھارہ صفحات پر مشتمل سندی تحقیقی مقالہ کا پیش لفظ پروفیسر سید مشتاق احمد نے تحریر کیا ہے جو بے حد مختصر ہے۔ پروفیسر موصوف نے ظفر اللہ پالوی کے آبائی گاؤں کا تعارف کرانے کے بعد بہاء الدین کلیم کی ادبی خدمات سے صرف نظر پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے ظفر اللہ پالوی کی بہاء الدین شناسی کو سراہا ہے۔ حرف آغاز کے دو صفحات میں ظفر اللہ پالوی نے اپنے ادبی ذوق کی تسکین اور اعلیٰ تعلیم کے حصول پر روشنی ڈالتے ہوئے تحقیقی مقالے

کے نگراں اور موضوع تحقیق کے انتخاب کے تعلق سے ضروری اطلاعات فراہم کی ہیں، اس کے بعد بیس صفحات میں بہاء الدین کلیم کی زندگی، نشیب و فراز، ددیہالی اور ننھالی خاندان کا تعارف مختصر لیکن خوبصورتی سے کرایا ہے جس سے بہاء الدین کلیم کی 'سیرت' و شخصیت کے نقوش واضح ہو جاتے ہیں۔ بہاء الدین کلیم کی ادبی خدمات پر تعارف بھی مختصر مگر جامع ہے۔ ان کی تمام مطبوعہ تحریروں سے روشناس کرایا گیا ہے نیز بہاء الدین کلیم کے مطبوعہ کلام کی تلاش تحقیق کے بعد ان سب کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ مطبوعہ کلام میں ۴۴ غزلیں، چار نظمیں ایک نعت شریف شامل ہے۔

گلستان ہزار رنگ کے تعلق سے ڈاکٹر راجندر پرساد اور جواہر لال نہرو کے انگریزی خطوط اور مولانا آزاد کے مقدمہ کو بھی کتاب میں شامل کر کے اسے ایک تاریخی نوعیت کا حامل بنا دیا ہے۔ اس مقدمے میں مولانا آزاد نے کیا ہے؟ کیا نہیں ہے؟ اور کیا ہونا چاہئے کو موثر انداز میں اس طرح پیش کیا ہے کہ مقدمہ پڑھنے کی خواہش انگڑائی لینے لگتی ہے۔ یہ مختصر مقدمہ تنقید، تحقیق اور انتخاب کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ بہاء الدین کلیم کی شاعری کا فنی، تنقیدی اور تجزیاتی مطالعہ بھی اس میں شامل ہوتا تو بہاء الدین کلیم کی شاعرانہ انفرادیت کے نقوش زیادہ واضح ہو سکتے تھے۔ سرورق کے اندرونی صفحات پر بہاء الدین کلیم کی مختلف تصویریں یادگار ہیں۔ آخری صفحے کے اندرونی حصے میں جامع مسجد دریاپور سبزی باغ، پٹنہ کی تصویر اور دریاپور مسجد کے صحن میں بہاء الدین کلیم کے دادا کے مزار کی تصویر ان کے خاندانی مذہبی، دینی روایات کی امانت دار ہونے کی گواہ ہے، یہ مسجد سید فصیح احمد صاحب نے تعمیر کرائی تھی یہ اطلاع بھی تاریخی نوعیت کی حامل ہے۔ پشت پر مصنف کی تصویر اور ان کے علمی فتوحات کی تفصیل درج ہے۔ صفحہ ۵ پر بہاء الدین کلیم کی تصویر اور اس کے نیچے درج یہ شعر:

منزل و راہ سے وحشت کبھی اتنی تو نہ تھی
جستجو تشنۂ لذت کبھی ایسی تو نہ تھی

قارئین ادب سے بالعموم اور ناقدین کرام اور مفتیان ادب سے کیا کچھ مطالبہ کر رہا ہے یہ بتانے کی ضرورت نہیں۔

ظفر اللہ پالوی قابل مبارک باد ہیں کہ انہوں نے بہاء الدین کلیم کی ادبی خدمات پر بڑی دبیز گرد کی چادر کو ہٹانے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ توقع ہے اہل علم و ادب ان کی پذیرائی کریں گے اور کلیم شناسی کی جانب اگلا قدم بڑھائیں گے۔

رابطہ: 9430840627

موبائل: نعمت بھی، ذمہ داری بھی

کیفی حیدر قاسمی

موجودہ دور کو اگر ڈیجیٹل دور کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ موبائل فون ہماری روزمرہ زندگی کا ایک لازمی حصہ بن چکا ہے۔ تعلیم، کاروبار، ملازمت، علاج، بینکنگ، رابطے، معلومات کے حصول اور ہنگامی حالات میں مدد کے لیے موبائل کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔ آج چند لمحوں میں دنیا کے کسی بھی کونے میں موجود شخص سے رابطہ کرنا، علم حاصل کرنا، آن لائن تعلیم حاصل کرنا، سرکاری خدمات سے فائدہ اٹھانا اور بے شمار ضروری کام انجام دینا موبائل کی بدولت نہایت آسان ہو گیا ہے۔ اگر اس کا استعمال شعور، مقصد اور اعتدال کے ساتھ کیا جائے تو یہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے۔ لیکن زندگی کا ایک اصول یہ بھی ہے کہ ہر اچھی چیز اپنی حد میں اچھی ہوتی ہے۔ جب کسی نعمت کا استعمال ضرورت سے بڑھ جائے تو وہ فائدے کے بجائے نقصان کا سبب بننے لگتی ہے۔ موبائل بھی اسی اصول سے مستثنیٰ نہیں۔ جب ہم گھنٹوں بلا مقصد اسکرین پر نظریں جمائے رکھتے ہیں تو اس کے اثرات ہمارے جسم، ذہن، وقت، تعلقات اور کارکردگی پر نمایاں ہونے لگتے ہیں۔ ان نقصانات میں سب سے زیادہ عام اور تیزی سے بڑھنے والا مسئلہ "موبائل نیک" (Text Neck) ہے۔ یہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب انسان مسلسل گردن جھکا کر موبائل استعمال کرتا رہتا ہے۔ طبی ماہرین کے مطابق جب ہمارا سر سیدھا ہوتا ہے تو گردن پر تقریباً 4 سے 5 کلوگرام وزن کے برابر دباؤ پڑتا ہے، لیکن جیسے ہی سر 30 ڈگری جھکتا ہے تو یہ دباؤ تقریباً 18 کلوگرام تک پہنچ جاتا ہے، اور اگر گردن 60 ڈگری تک جھکی ہو تو یہ دباؤ 27 کلوگرام کے قریب ہو سکتا ہے۔ ذرا تصور کیجیے! ہماری گردن کئی گھنٹوں تک گویا ایک بھاری بوجھ اٹھائے رہتی ہے۔ یہی مسلسل دباؤ گردن کے درد، کندھوں کی اکڑن، اوپری کمر کی تکلیف، سر درد، ہاتھوں میں جھنجھناہٹ اور بعض اوقات اعصاب کی خرابی کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ صرف جسم ہی نہیں، بلکہ ذہن بھی اس کے اثرات سے محفوظ نہیں رہتا۔ موبائل کا حد سے زیادہ استعمال آنکھوں میں جلن، نیند کی خرابی، توجہ میں کمی، ذہنی تھکن، بے چینی اور چڑچڑے پن کو جنم دے سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ گھر کے افراد کے ساتھ گفتگو، بچوں کے ساتھ وقت گزارنا، مطالعہ، عبادت اور حقیقی سماجی تعلقات بھی متاثر ہونے لگتے ہیں۔ انسان آہستہ آہستہ حقیقی دنیا سے زیادہ مجازی دنیا میں رہنے لگتا ہے۔ تاہم خوش آئند بات یہ ہے کہ ان نقصانات سے بچنا مشکل نہیں۔ چند سادہ سی عادتیں ہماری صحت اور زندگی دونوں کو بہتر بنا سکتی ہیں۔ موبائل استعمال کرتے وقت اسے حتی الامکان آنکھوں کی سطح پر رکھیں تاکہ گردن کم جھکے۔ ہر 20 سے 30 منٹ بعد ایک مختصر وقفہ لیں، گردن اور کندھوں کی ہلکی ورزش کریں اور آنکھوں کو آرام دیں۔ سونے سے کم از کم ایک گھنٹہ پہلے موبائل کا استعمال ترک کر دیں تاکہ پرسکون اور گہری نیند آ سکے۔ کھانے کے وقت، عبادت کے دوران، گاڑی چلاتے ہوئے اور اہل خانہ کے ساتھ گفتگو کرتے وقت موبائل کو ایک طرف رکھنا بھی ایک بہترین عادت ہے۔ اسی طرح بچوں کے موبائل استعمال کے لیے مناسب وقت مقرر کرنا اور خود بھی اس کی پابندی کرنا نہایت ضروری ہے، کیونکہ بچے نصیحت سے زیادہ عمل سے سیکھتے ہیں۔ موبائل نے ہماری زندگی کو آسان ضرور بنایا ہے، لیکن زندگی کا مقصد موبائل نہیں، بلکہ موبائل ہماری زندگی کو بہتر بنانے کا ایک ذریعہ ہے۔ ہمیں ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھانا چاہیے، مگر اس کے اسیر نہیں بننا چاہیے۔ اعتدال، وقت کی قدر اور صحت کا خیال ہی دانشمندی کی علامت ہے۔ آئیے عہد کریں کہ ہم موبائل کو علم، ترقی، خیر اور مثبت مقاصد کے لیے استعمال کریں گے، اس کے استعمال میں توازن قائم رکھیں گے، اپنی صحت، اپنے خاندان اور اپنے قیمتی وقت کی حفاظت کریں گے۔ یہی شعور ہمیں ٹیکنالوجی سے بھرپور فائدہ بھی دے گا اور اس کے نقصانات سے بھی محفوظ رکھے گا۔

Aawami news Kolkata
Also published from Ranchi & Patna
Tuesday, 11th August 2026

روزنامہ عوامی نیوز کولکاتا
منگل ، ۱۱/اگست ۲۰۲۶ء

SPORTS کھیل کی دنیا

بنگلہ دیش کے خلاف دوٹسٹ سیریز کے لئے آسٹریلیا بلاوجہ فکرمند

آسٹریلیا کی ٹیم اسٹار بالروں سے بیحد مضبوط مگر کوچ متفکر کیوں؟

ڈاروین (آسٹریلیا)۱۰/اگست: آسٹریلیا اس وقت بنگلہ دیش کے ساتھ دوٹسٹوں کی سیریز کھیلنے جا رہا ہے اور پہلا ٹسٹ کل جمعرات سے شمالی خطہ ڈاروین (آسٹریلیا) میں کھیلا جائے گا۔ چونکہ بنگلہ دیش اس وقت پاکستان اور زمبابوے کے خلاف شاندار فتوحات کے بعد کرکٹ کے تینوں فارمیٹ میں اس وقت ایک مضبوط ٹیم بنا ہوا ہے لہٰذا اس بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ کرکٹ آسٹریلیا کو بھی اس کی فکر لگ گئی ہے اور وہ بنگلہ دیش کو یوں آسانی سے نہیں لے رہا ہے بلکہ آسٹریلیا کے ہیڈ کوچ اینڈریو میکڈونالڈ نے پوری ٹیم کو سرزنش کردی ہے کہ آسٹریلیا چونکہ اس ٹسٹ سیریز میں سبھی اسٹار کھلاڑیوں کو فیلڈ کررہا ہے تاہم وہ ایک دوسرے پر بھروسہ کرکے نہ رہیں کہ اس کا فارم اگر خراب ہے تو کوئی غم نہیں، ٹیم میں دوسرے اسٹار کھلاڑی ہیں اور انہیں اندازہ ہوگا بنگلہ دیش کی ٹیم میں بہترین فاسٹ بالر اور بہترین بلے باز ہیں لیکن اس کے باوجود آسٹریلیا کو پوری طرح سے محتاط ہوکر کھیلنا ہوگا بلکہ پورے طور پر سنجیدگی کے ساتھ وہ بنگلہ دیش کے خلاف کھیلے ورنہ آسٹریلیا اپنے مقام پر برقرار نہیں رہ سکے گا۔

آسٹریلیا کے فاسٹ بالر جوس ہنزلووڈ نے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ آسٹریلیا کے لئے بنگلہ دیش کے ساتھ یہ سیریز بہت ہی اہم ہے اور خاص طور پر اس لئے بھی کہ بنگلہ دیش کے سبھی کھلاڑی اس وقت آسٹریلوی کھلاڑیوں کی نظر میں نئے اور انجانے ہیں اور انہیں سمجھنا مشکل ہے۔ جن کھلاڑیوں کی کارکردگی سے پہلے سے آگاہی ہوتی ہے اس کے ساتھ کھیلنا آسان ہوتا ہے لیکن جو کھلاڑی بالکل انجان ہوں اس کے متعلق کچھ بھی کہا نہیں جا سکتا ہے۔ آسٹریلوی کوچ نے اس سیریز کے لئے آسٹریلیا کے تمام اسٹار بالروں کو ٹیم میں شامل کیا ہے جس میں جوس ہیزلووڈ، مچل اسٹارک، پیٹ کمینز، ناتھن لیون وغیرہ شامل ہیں اس کے علاوہ کیمرون گرین، جوس اینگلس اور ٹراویس ہیڈ کی سپر بلے بازی ہے۔ یوں دیکھا جائے تو آسٹریلیا کی ٹیم جو گزشتہ دس برسوں کے دوران انہی تمام اسٹار کھلاڑیوں کے بل بوتے پر آگے بڑھ رہی ہے اسے بنگلہ دیش کے خلاف دوٹسٹوں کی سیریز میں پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس وقت آسٹریلوی ٹیم کسی قدر نروس ہے۔

سہل عبدالصمد کی ہیٹ ٹرک سی آئی ایس ایف کو نصف درجن گول سے شکست فاش

10/اگست: ڈیورنڈ کے میں گروپ مرحلے کا آخری میچ قواعد کا معاملہ ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے کہ موہن بگان سی آئی ایس ایف جیسی 'کمزور' ٹیم کے خلاف آسانی سے جیت جائے گا۔ ایسٹ بنگال نے آرمی ٹیم کو 8 گول دیے تو کہیں نہ کہیں نادیدہ دشمنی نظر آئی۔ Panagiotis Dilemperis کی ٹیم نے کشور بھارتی اسپورٹس کمپلیکس میں 6-0 سے کامیابی حاصل کی۔ ساحل عبدالصمد نے ہیٹ ٹرک کی۔ لیکن گرین میرون آرمی اس میچ کو بہت بڑے مارجن سے جیت سکتی تھی۔ گولوں کے سیلاب کے درمیان بھی، موہن بگان منبیر سنگھ اور لسٹن کولاسو کے گول سے محروم ہونے کے رجحان سے پریشان رہے گا۔

سی آئی ایس ایف کے خلاف، سہل، لسٹن، اور منبیر، ڈیجان ڈریگک کے ساتھ اس حملے میں ایک غیر ملکی کے طور پر شامل ہوئے۔ میگوئل فیگیر وا اور جیمی میک لارن ریزرو میں تھے۔ موہن بگان نے پہلے 15 منٹ کو منظم کرنے میں کچھ وقت لیا۔ پہلا گول 17 ویں منٹ میں ہوا۔ مخالف دفاع کی غلط فہمی کے باعث گیند ساحل کے پاؤں میں آگئی۔ اس نے گیند کو خالی جال میں ڈالا۔ اگلے منٹ، ایک اور گول۔ اس بار یہ آسان تھا۔ ڈریجک نے مڈ فیلڈ سے گیند حاصل کی اور باکس میں داخل ہوئے۔ وہاں سے دوسری بار سہل کے پاس گئے۔ اس کے آس پاس کوئی اور نہیں تھا۔

تیسرا گول 24 ویں منٹ میں ہوا۔ منبیر سنگھ نے حریف کے ڈیفنڈر کو کندھے پر اٹھا کر شاندار گول کیا۔ اس کی سزا کی اپیل بھی مسترد کردی گئی۔ سہل نے 36 ویں منٹ میں اسے 4-0 کردیا۔ اس نے باکس میں دو یا تین لوگوں کو مارنے کے بعد گول کیا۔ پہلے ہاف میں مزید کوئی گول نہیں ہوا۔ دوسرے ہاف میں گول حاصل کرنے میں مزید 20 منٹ لگے۔ جیمی میک لارن نے متبادل کے طور پر گول کیا۔ وہ ابھی پوری طرح فٹ نہیں ہے۔ تاہم اتنے عرصے بعد میدان میں واپسی کے بعد وہ اپنا 'گولڈن ٹچ' نہیں بھولے۔ اس نے باکس کے بائیں جانب گیند کو کیچ کیا اور بہترین جگہ کے ساتھ اسکور کیا۔ ابھیشیک ٹیکچم سنگھ نے 72 ویں منٹ میں گول کیا۔

گروپ مرحلے میں تین جیت۔ ڈربی فتح۔ تین میچوں میں 15 گول۔ اس وقت بھی اس میچ میں پریشانیاں تھیں۔ منبیر نے پچھلے میچ میں ہیٹ ٹرک کی تھی۔ اگرچہ وہ اس میچ میں سرگرم تھے لیکن موقع سے فائدہ نہیں اٹھا سکے۔ کبھی وہ غلط جگہ سے گزرتا ہے، کبھی باہر گولی چلا دیتا ہے۔ تاہم سب سے زیادہ پریشان کن چیز لسٹن کولاسو ہے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ رفتار میں حریف کو پیچھے چھوڑ رہا ہو۔ لیکن وہ ٹھیک سے شاٹس نہیں لے سکتا۔ اسے وصول کرنے میں بھی پریشانی ہو رہی ہے۔ میگوئل نے آج میدان نہیں لیا۔ وہ آج سبز مرون جرسی میں بھی نظر نہیں آئے۔ موہن بگان کے شائقین ڈیورنڈ کے اگلے میچ میں میگوئل کا جادو دیکھنے کا انتظار کریں گے۔

آئی پی ایل کا مالی دباؤ، بھارتی کھلاڑی انجریز کے باوجود کھیلنے پر مجبور

10/اگست: بھارتی کرکٹ میں آئی پی ایل کے دوران کھلاڑیوں پر پڑنے والے دباؤ اور انجریز کے باعث قومی ٹیم کے لیے مشکلات بڑھتی دکھائی دے رہی ہیں۔ بی سی سی آئی کے بینگلور میں قائم سینٹر آف ایکسلنس کے ایک ذرائع کے مطابق بعض کھلاڑی فرنچائزز اور مالی دباؤ کے باعث انجری کے باوجود آئی پی ایل میں کھیلتے رہتے ہیں

جس سے بعد میں ان کی بحالی اور قومی ٹیم میں واپسی کا عمل پیچیدہ ہوجاتا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ مسلسل کرکٹ اور جسم پر بڑھتا بوجھ خاص طور پر عمر رسیدہ کھلاڑیوں میں اوور یوز اور اسٹریس انجریز کا خطرہ بڑھا دیتا ہے۔ کھلاڑی آئی پی ایل کے دوران تکلیف برداشت کرکے کھیلتے ہیں اور پھر بحالی کے لیے سینٹر آف ایکسلنس پہنچتے ہیں جہاں فزیوتھراپسٹس کو ان کی صحت بحال کرنے کے مشکل مرحلے کا سامنا ہوتا ہے۔ یہ صورتحال ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب بھارت سری لنکا کے خلاف دوٹیسٹ میچوں کی سیریز سے قبل کئی اہم کھلاڑیوں سے محروم ہوچکا ہے۔ سائی سدرشن کے علاوہ جسپریت بمراہ، ہرشیت رانا، نتیش کمار ریڈی اور واشنگٹن سندر بھی انجری کے باعث دستیاب نہیں۔ اس صورتحال نے فرنچائز کرکٹ اور قومی ٹیم کی ضروریات کے درمیان توازن پر نئی بحث چھیڑ دی ہے۔

کیا آسٹریلیا کے کھلاڑی سب سے زیادہ ترجیح انڈیا میں آئی پی ایل کو دیتے ہیں؟

سڈنی (آسٹریلیا)،10/اگست: آسٹریلیا کے ہیڈ کوچ اینڈریو میکڈونالڈ نے کہا کہ اگرچہ آسٹریلیا کی ٹیم 27-2026 میں بے حد مصروف شیڈول رکھتی ہے لیکن اس کے باوجود ٹیم کے کھلاڑی آئی پی ایل کے لئے خود کو ایڈجسٹ کرسکتے ہیں لیکن یہ فاسٹ بالروں پر منحصر ہے کہ وہ آسٹریلوی ٹیم کے طویل شیڈول میں خود کس حد تک ایڈجسٹ کرسکتے ہیں کیونکہ ایک فاسٹ بالر کھیل نہیں سکتا اس نے اگر زبردستی کھیلنے کی کوشش کی تو پھر اس کا کیریئر مختصر ہوکر رہ جاتا ہے۔ اور ٹیم کے ٹسٹ اسٹار و فاسٹ بالروں کو اپنے طور پر اس کا فیصلہ کرلینا ہے اور ان کا اپنا فیصلہ ہی سب سے اہم ہوگا۔ ابھی جمعرات سے آسٹریلیا کو بنگلہ دیش کے خلاف دو ٹسٹوں کی سیریز کھیلنی ہے اور آئندہ 12 مہینوں کے دوران آسٹریلیا کو 20 ٹسٹ اور 14 ون ڈے انٹرنیشنل کھیلنے ہیں اور 2027 کا آئی پی ایل اس وقت ہوگا جب آسٹریلیا 5 ٹسٹوں کی سیریز کھیلنے انڈیا کا دورہ کرے گی اور اسی دوران ورلڈ ٹسٹ چمپئن شپ کا فائنل انگلینڈ میں ہوگا جس کے بعد آسٹریلیا کو انگلینڈ کے ساتھ 5 ٹسٹوں کی ایشیز سیریز کھیلنا ہوگی۔ میکڈونالڈ نے کہا کہ میں اس حقیقت کو جانتا ہوں کہ آج دنیا کا ہر کرکٹر صرف آئی پی ایل میں کھیلنے کی باتیں کرتا ہے۔ آسٹریلیا کے بھی بہت سارے اسٹار کھلاڑی آئی پی ایل کھیلنے میں مصروف رہتے ہیں اور وہ آئی پی ایل چھوڑ نہیں سکتے کیونکہ انہیں آئی پی ایل کے ذریعہ کروڑوں کا فائدہ ہوتا ہے اور وہ دوماہ تک چلنے والے آئی پی ایل میں کھیل اتنا پیسہ حاصل کرلیتے ہیں کہ اتنی رقم وہ دوہ اپنے بورڈ کی نمائندگی کرتے ہوئے پانچ برسوں میں حاصل نہیں کرسکتے۔ اس وقت آسٹریلیا کے اسٹار کرکٹر پیٹ کمینز، مچل اسٹارک جوس ہیزلووڈ، کیمرون گرین، جوس انگلس اور ٹراویس ہیڈ کے نام آئی پی ایل میں گردش کررہے ہیں۔ 2023 میں پیٹ کمینز، مچل اسٹارک اور ٹراویس ہیڈ نے آئی پی ایل کو نظرانداز کرکے ورلڈ ٹسٹ فائنل کو ترجیح دی تھی اور آسٹریلیا کو چمپئن کرایا تھا۔

انڈر20 ایتھلیٹکس چمپئن شپ: بسنت کمار نے ہائی جمپ میں سلور میڈل جیت کر رقم کی تاریخ، شاہنواز کو ملا کانسی کا تمغہ

10/اگست: بسنت کمار میگھوال نے اوریگن کے یوجین میں ہو رہے انڈر 20 ایتھلیٹکس چمپئن شپ میں مردوں کے ہائی جمپ میں سلور میڈل جیت کر تاریخ رقم کی ہے۔ انہوں نے 2.21 میٹر کی اپنی پرسنل بیسٹ جمپ کی برابری کی۔ راجستھان کے گنگانگر کے رہنے والے 19 سالہ بسنت کسی بھی عالمی سطح کی ایونٹ میں ہائی جمپ میں میڈل جیتنے والے پہلے ہندوستانی بن گئے ہیں۔ بسنت نے پہلے 2.06 میٹر، پھر 2.12 میٹر اور 2.17 میٹر کی بلندی عبور کی۔ اس کے بعد 2.21 میٹر کی شاندار جمپ نے پوڈیم پر ان کی جگہ پکی کردی۔ ٹاپ 3 ایتھلیٹس نے 2.21 میٹر کی بلندی عبور کی، لیکن 'کاؤنٹ بیک' اصول کی بنیاد پر بسنت نے سلور میڈل اپنے نام کیا۔ الجزائر کے یونس اپاچی نے گولڈ میڈل جیتا، جبکہ برطانیہ کے اوئس پول نے برونز میڈل حاصل کیا۔ دوسری جانب شاہنواز خان نے مردوں کی لانگ جمپ میں 7.84 میٹر کی بہترین جمپ کے ساتھ برونز میڈل جیتا۔ یہ کسی ہندوستانی مرد لانگ جمپر کی جانب سے جیتا گیا پہلا عالمی سطح کا میڈل بھی ہے۔ شروعات میں پیچھے رہنے کے بعد شاہنواز نے تیسرے راؤنڈ میں 7.84 میٹر کی زبردست جمپ لگائی اور پھر پانچویں راؤنڈ میں 7.83 میٹر کی جمپ کے ساتھ دنیا کے بہترین ایتھلیٹس کے درمیان اور پوڈیم پر اپنا مقام بنایا۔ اٹلی کے انزولی نے 7.97 میٹر کی بہترین جمپ کے ساتھ گولڈ میڈل جیتا، جبکہ آسٹریلیا کے میک گرودر (7.96 میٹر) نے سلور میڈل پر قبضہ کیا۔ جمعہ کے روز جیولن تھرو میں آشیش یادو کے سلور میڈل کے بعد یہ اس چمپئن شپ میں ہندوستان کا تیسرا میڈل ہے۔ اس کے ساتھ ہی ہندوستانی کھلاڑیوں نے 2021 کے انڈر 20 ورلڈ ایتھلیٹکس چمپئن شپ میں اپنی اب تک کی بہترین کارکردگی (کل 3 میڈلز) کی برابری کرلی ہے۔ ایونٹ ختم ہونے میں ابھی ایک دن باقی ہے اور ہندوستان کے پاس ٹورنامنٹ کی تاریخ میں سب سے زیادہ میڈلز جیتنے کا ریکارڈ قائم کرنے کا سنہری موقع ہے۔ اس سے پہلے ہندوستان کی خواتین کی 4×400 میٹر ریلے ٹیم۔ جس میں بھومیکا نیہتے، طہورا خاتون، تنو چودھری اور تھیا اروملم شامل تھیں۔ ان لوگوں نے اپنی ہیٹ میں ٹاپ 3 میں جگہ بنا کر فائنل کے لیے کوالیفائی کیا۔ انہوں نے (39.533) کا وقت لیا، جبکہ امریکہ (32.663) اور آسٹریلیا (33.683۔ سیزن کا بہترین وقت) ان سے آگے رہے۔ بھومیکا نے بے خوف ہوکر شاندار شروعات (55.81) کی۔ طہورا نے ہندوستان کی امیدیں برقرار رکھیں (54.54)، جبکہ تنو نے تیسرے مرحلے میں زبردست دوڑ (53.87) لگا کر ٹیم کو آگے بڑھایا اور تھیا اروملم نے دباؤ کے باوجود ریس مکمل کی (55.31)۔ ہفتے کے روز آشیش نے جیولن تھرو ایونٹ میں سلور میڈل جیت کر ہندوستان کے لیے میڈل کا کھاتا کھولا تھا۔ اتر پردیش کے 19 سالہ آشیش یادو 2016 میں نیرج چوپڑا کے بعد اس چیمپئن شپ میں میڈل جیتنے والے ہندوستان کے پہلے تھرو ور بن گئے۔

Published and Printed by Prem Shankar for AAWAMI NEWS, 30, Chittaranjan Avenue, 4th Floor, Kolkata - 700012 Printed at Saraswati Print Factory Pvt. Ltd. - 789, Chowbhaga West, Near Chaina Mandir, Kolkata- 700105, Editor-Prem Shankar, News Editor : Khurshid Akhter Farazi, - RNI No. WBURD/2014/56804

پرنٹر و پبلیشر شری پریم کے ذریعہ 30/چترنجن ایونیو، چوتھی منزل، کولکاتا۔ 12، سرسوتی پرنٹ فیکٹری پرائیوٹ لمیٹیڈ۔ 789، چوبھاگا ویسٹ نزد: چائنا مندر، کولکاتہ۔ 105 سے شائع ۔ ایڈیٹر: پریم شنکر ، نیوز ایڈیٹر: خورشید اختر فرازی۔ (پی آر بی ایکٹ کے تحت خبروں کے انتخاب کے لئے جوابدہ) RNI WBURD/2014/56804